نوائے افغان جہاد

ربیع الثانی/جمادی الاول ۱۴۳۴ھ فروری 2013ء

امتِ مسلمہ کا عروج
ملتِ کفر کا زوال
جہادِ فی سبیل اللہ

الجزائر
شام
مالی
عراق
لیبیا
افغانستان
مصر
پاکستان
صومالیہ
یمن

خطِ اول ہیں پوری ہی ملت کا ہم
دیکھنا تم بھی۔۔۔چھوٹے نہ ہم سے علم
اڑتالیس اقوامِ باطل سے جنگ ہے بہم
ساتھ تم بھی تو دو نا، قدم بہ قدم

امیرالمومنین حضرت عمر بن خطاب کا اہل کوفہ کے نام مکتوب

الحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ ......اما بعد

’’میں تمہارے پاس عمار بن یاسر کو گورنر اور عبداللّٰہ بن مسعود کو معلم ووزیر بنا کر بھیج رہا ہوں ...... یہ دونوں رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے برگزیدہ ساتھی اور بدر کے مجاہد ہیں، ان کی اقتدا کرو اور ان کا حکم مانو، میں نے عبداللّٰہ کو ایثار کر کے تمہارے پاس بھیجا ہے، میں نے انہیں تمہارے خزانہ کا نگراں بنا دیا ہے، اور عثمان بن حنیف کو (عراق کے مزروعہ علاقہ) سواد کی پیمائش اور لگان بندی کا منتظم مقرر کیا ہے اور تینوں کے لیے ایک بکری یومیہ بطور راشن مقرر کر دی ہے، نصف مع پیٹ کے، عمارؓ کے لیے اور بقیہ ابن مسعودؓ اور عثمانؓ کے لیے‘‘۔

(طبقات ابن سعد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۲

ربیع الثانی/جمادی الاول ۱۴۳۴ھ فروری 2013ء

سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا ''اٹھو اور دشمنوں سے لڑو''۔ یہ سن کر ایک شخص نے دشمن پر تیر چلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس کے لیے جنت واجب ہوگئی''۔ (مسند احمد)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہاد ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت کا پرچم تھام کر نکلو......

ربیع الاول کی ''گہما گہمی'' ماند پڑتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ووارفتگی کے چھار سو پھیلے عنوانات اگلے سال تک کے لیے داخل دفتر ہو چکے ہیں......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر پڑے پُر صعوبت اور کٹھن حالات سے نظریں چُرا کر ''میں صدقے یا رسول اللہ'' کی صدائیں آنے والے ربیع الاول تک موقوف ہو چکی ہیں.....گلیاں، بازار، گھر اور در و دیوار چند دن کی ''رونق افروزی''، سجاوٹ اور چراغاں کے بعد اپنی ڈگر پر واپس آ چکے ہیں......اسے کیا کہا جائے کہ اب ''عشق رسول'' کے اظہار کے لیے چوکوں، چوراہوں پر انڈین گانوں پر تھرکتے نوجوان اور ٹنوں وزنی کیک ضروری قرار پائے ہیں۔ ساری دنیا کے کفار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت پر حملہ آور ہیں......امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ علیہ کے بقول ''نبی نوع انسان کو عزت بخشنے والی ہستی کو کفار نے گالیاں دی ہیں''......لیکن ہمارے یہاں جلوس نکالنے، شادیانے بجانے، بھنگڑے ڈالنے اور جشن منانے کو ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و آگہی کا تقاضا سمجھ لیا گیا ہے.....جشنِ ولادت کی خوشیوں میں مگن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے کوسوں دور کردار اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کے خلاف اعلان جنگ کرنے والے کفار کے لیے ذرہ بھر بھی تشویش کا باعث نہیں......بے ہودگی کے ان رسیاؤں کی وجہ سے کفار کے ماتھے ٹھنکتے ہیں نہ اُن کی پیشانیوں پر بل پڑتے ہیں بلکہ انہیں تو اِن کی ''کارگزاریوں'' سے کامل اطمینان میسر آتا ہوگا......کہ ہم حرمت رسول، شعائر اسلام اور امت کے وجود پر کیسے ہی کاری وار کیوں نہ کر گزریں، ان ''عشاق'' پر اس کا کوئی اثر ہوگا نا ہی یہ ہماری طرف سے برپا کیے گئے سیلاب کفر و الحاد کے لیے کسی قسم کے خطرے کا باعث بن سکتے ہیں......

اس کے برعکس دنیا بھر کے کفار کے لیے وہ 'طائفہ منصورہ' دردسر بنا ہوا ہے جس نے دلائل شرعیہ کی بنیاد اس حقیقت کو سمجھا کہ آج کے پرفتن دور اور ایمان کُش دور میں کفار کی دریدہ دہنیوں کا مقابلہ کرنے، اُن کی ناپاک جسارتوں کا سدباب کرنے اور امت پر حملہ آور سیلاب کفر کے سامنے بند باندھنے کا واحد طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم جہاد کو تھامنے میں ہے......اللہ کے یہ بندے ''مروجہ عشق'' کے تمام تقاضوں سے قطعی بے بہرہ ہیں لیکن حقیقی اور سچی محبت کی ہر ہر ادا کو اپنے کردار و عمل میں بسائے ہوئے ہیں......کوئی آکر تو دیکھے، اُسے یہاں توحید الٰہی کی گواہی دیتی زندگیاں، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈھلا سراپا، محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور و لبریز قلوب اور حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی خاطر کفار کے گلے کاٹتے عاشقانِ رسول اور محبانِ نبی ملیں گے......یہ عاشق اور محبّ اپنی زندگیوں کو دنیائے ارضی پر شریعت کی حاکمیت اور عمل داری کے لیے وقف کر چکے ہیں......اسی لیے تو یہود و ہنود اور نصاریٰ، لادین و ملحد اقوام اور کفار کے اتحادی مرتدین کی غضب ناکی کا اول و آخر ہدف یہی قرار پائے ہیں۔

افغانستان میں گیارہ سال سے زائد عرصہ تک ان بندگانِ خدا کے ہاتھوں پٹنے اور ذلیل و رسوا ہونے کے بعد عالمی کفر کا سردار امریکہ 'ہلکے سُروں' میں کہنے پر مجبور ہوا کہ ''ممکن ہے مستقبل میں ایک بھی امریکی فوجی افغانستان میں نہ رہے''۔ اللہ کی مدد اور اُس کی نصرت سے یہ ''ہلکے سُر'' آنے والوں دنوں میں 'بلند آہنگ چیخ و پکار' کی صورت اختیار کریں گے۔ امریکہ کی چودھراہٹ افغانستان کی مٹی میں مل کر خاک ہو چکی ہے......لہٰذا افریقہ میں فرانس کی سرکردگی میں مجاہدین کے خلاف کارروائی شروع کی گئی ہے، جس کا مجاہدین نے مسکت اور دوٹوک انداز میں جواب دیا ہے۔ مالی، الجزائر اور صومالیہ میں اسلام کے خلاف صلیبی جنگ میں وہی منظر نامہ ہے کہ جو ۲۰۱۱ء کے اواخر میں افغانستان پر صلیبی چڑھائی کے دوران تھا۔ کفر کی متحدہ افواج ہیں......مرتدین کی مکمل حمایت اور علمی تعاون ہے جب کہ مقابلے میں تنہا و بے سروسامان مجاہدین اسلام ہیں......گیارہ سال کے تجربے سے کفار نے کچھ نہیں سیکھا......جب عقلوں پر اللہ کی مار پڑ جائے تو بار بار تباہی کے راستوں کا انتخاب کرنا ہی پڑتا ہے۔

پاکستان میں 'پادری سرکس' کا اختتام ہو چکا......دیگر بہت سے مواقع کی طرح متذکرہ 'تھیٹر ڈرامہ' بھی ایسا ہی موقع تھا جس نے پاکستانی ذرائع ابلاغ کی اصلیت کو واشگاف انداز میں کھول کر رکھ دیا......یہ میڈیا اپنے آقاؤں کے حکم اور 'کروڑوں کی چمک' کے عوض ڈگڈگی بجاتے کسی بھی مسخرے اور نوسرباز کو عوام کے ذہنوں پر سوار کرنے کا گُر اچھی طرح سے جان چکا ہے۔ اسی میڈیا اور مفسد نظام نے کوئٹہ میں روافض کے ''مظلومیت بھرے'' ڈرامے میں خوب رنگ بھرا اور شیعوں کی تمام تر بدمعاشیوں سے صرف نظر کر کے اُن کے تمام ''احکامات'' کو بے چون و چرا تسلیم کیا جب کہ باڑہ کے شہدا کے وارثین کے مقابلے میں ''ریاستی رٹ'' مضبوط کی گئی اور آزاد قبائل میں امریکی اتحادی پاکستانی فوج کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل عام کو قابل اعتنا بھی تصور نہ کیا گیا۔ ان حالات میں مسلمانانِ پاکستان کے لیے صرف ایک ہی راستہ بچا ہے......وہی راستہ جس پر افغانستان کے مسلمان گامزن ہوئے اور اللہ نے اُن کے ہاتھوں ''زمینی خداؤں'' کا بیڑا غرق کروایا......اُسی راستے کو شام، یمن، صومالیہ، الجزائر، عراق اور مالی کے مسلمانوں نے پسند کیا تو قربانیوں اور شہادتوں کے باوجود دنیا و آخرت کی سعادتیں اُن کا مقدر بن رہی ہیں......یہی راستہ اہل پاکستان کا بھی منتظر ہے......لہو و لعب کی بجائے تقویٰ اور خشیتِ الٰہی کا راستہ، زبانی کلامی عشق رسول کے دعووں کو ثابت کرتے ناچ گانوں کی بجائے حبِ رسول کے تقاضوں سے کردار کو مزین کرنے کا راستہ، ہر سیاسی مداری اور فوجی آمر کی مالا جپنے کی بجائے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا راستہ......یہ راستہ مشقتوں، صعوبتوں اور آزمائشوں سے بھلے بھرا ہوا ہے لیکن کامل نجات، حقیقی فلاح، ہر طرح کے خسارے سے چھٹکارا اور ذلت و پستی سے نکل کر عزت و شرف کی منزلوں سے ہمکنار ہونا ہے تو اس کے علاوہ کوئی سبیل ہرگز نہیں......

نفسانی خواہشات سے نجات کے پچاس ذرائع

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ

خواهش کا مفهوم:

اپنی طبیعت اور مزاج کے موافق کسی چیز کی طرف میلان کا نام خواہش ہے۔ انسانی بقا کے پیش نظر انسان کے اندر اس میلان اور خواہش کی تخلیق کی گئی ہے۔ کیونکہ اگر انسان کے اندر کھانے پینے اور نکاح کرنے کا میلان نہ ہوتو کھانے پینے اور نکاح سے رک جانے کی وجہ سے ہلاک ہوجائے۔ خواہش انسان کو اپنا مقصد ومراد حاصل کرنے پر آمادہ کرتی ہے جیسا کہ غصہ وغضب انسان سے اذیت رساں چیزوں کو دفع کرتا ہے لہٰذا خواہش نہ ہی مطلقاً قابل مذمت ہے اور نہ ہی مطلقاً قابل تعریف۔ جیسا کہ غضب ہے کہ نہ وہ مطلقاً مذموم ہے اور نہ ہی مطلقاً محمود۔ بلکہ خواہش یا غضب دونوں کی برائی میں قدرے تفصیل ہے۔ وقت، حالات اور مواقع کے لحاظ سے کبھی یہ بہتر ہوتے ہیں اور کبھی بدتر۔

خواهش کی مذمت کیوں؟

چونکہ بیش تر خواہشات کے پیچھے چلنے والے، شہوات کا اتباع کرنے والے، غضب پرست لوگ نفع بخش حد پر نہیں رکتے۔ اس لیے عمومی غلبہ ضرر کو دیکھتے ہوئے خواہش، شہوت اور غضب کی مذمت مطلقاً کردی جاتی ہے کیونکہ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو ان قوتوں میں عدل کرسکتے ہوں اور حدود پر ٹھہر جاتے ہوں۔ جیسا کہ مزاجوں میں ہوتا ہے کہ ہر طرح سے معتدل مزاج انسان کم یاب ہوتے ہیں، کسی نہ کسی خلط اور کیفیت کا غلبہ ضرور ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک ناصح کو شہوت وغضب کی قوتوں کو اعتدال پر لانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

خواہش میں اعتدال افراد عالم کی اکثریت کے لیے نہایت ہی دشوار ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جب جب خواہش کا ذکر کیا تو اس کی مذمت فرمائی اور حدیث نبوی میں بھی اس کی مذمت ہی آئی ہے۔ البتہ جب کوئی قید اور تخصیص ہوتو معاملہ مختلف ہوجاتا ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہوجائیں''۔ (شرح السنۃ)

یہ مقولہ مشہور ہے کہ خواہش غیر محفوظ جائے پناہ ہے۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''خواہش، خواہش پرست کو پستی میں گرادیتی ہے۔ انجام کی فکر کے بغیر وقتی لذت کی طرف بلاتی اور فوری طور پر شہوت پوری کرنے کے لیے آمادہ کرتی ہے خواہ اس کی بنا پر دنیا وآخرت میں عظیم آلام ومصائب کا سامنا کرنا پڑے''۔

واضح رہے کہ آخرت سے پہلے دنیا میں ہی ہر عمل کا ایک انجام ہوتا ہے لیکن خواہش انسان کی عاقبت اندیشی ختم کرکے اسے انجام کے دیکھنے سے اندھا کردیتی ہے۔ جب کہ عقل اور دین ومروت انسان کو ہر ایسی لذت وشہوت سے روکتے ہیں جن کا انجام ندامت وشرمندگی اور درد والم ہو۔ نفس جب ان لذتوں اور شہوتوں کی طرف بڑھتا ہے تو دین وعقل ومروت میں سے ہر ایک اس سے مخاطب ہو کے کہتے ہیں کہ ایسا نہ کر۔ لیکن اطاعت اسی کی ہوتی ہے جو غالب ہو۔

آپ دیکھتے ہیں کہ ایک بچہ اپنی خواہش کو ترجیح دیتا ہے خواہ اس کے نتیجے میں بربادی ہاتھ آئے کیونکہ وہ عقل کا کچا ہوتا ہے۔ ایک بے دین آدمی اپنی خواہش کو ترجیح دیتا ہے خواہ اس کا نتیجہ آخرت کی تباہی ہو کیونکہ وہ دین کا کچا ہوتا ہے اور ایک بے حمیت انسان اپنی خواہش کو ترجیح دیتا ہے خواہ اس کی حمیت داغ دار یا ختم ہوجائے کیونکہ وہ حمیت کا کچا ہوتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول سنہرے حروف سے لکھنے کے قابل ہے کہ اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ ٹھنڈا پانی پینے سے میری مروت میں خلل پڑے گا تو میں اسے نہیں پی سکتا!

خواهشات آزمائش هیں:

چونکہ انسان کا امتحان خواہشات کے ذریعے رکھا گیا ہے اور وہ ہر وقت کسی نہ کسی حادثہ سے دوچار ہوتا رہتا ہے، اس لیے اس کے وجود میں دو حاکم بنادیے گئے، ایک عقل اور دوسرا دین۔ پھر انسان کو حکم دیا گیا کہ خواہشات کے حوادث کو ہمیشہ ان دونوں حاکموں کے پاس لے جائے اور ان کے فیصلوں پر سر تسلیم خم کرے۔ انسان کو چاہیے کہ ایسی خواہشات کو بھی دبانے کی عادت ڈالے جن کا انجام مامون ومحفوظ ہو، تاکہ اس میں اذیت ناک انجام والی خواہشات کے چھوڑ دینے کی قوت پیدا ہو۔

خواهش کی غلامی سے نجات کیسے؟

اگر یہ سوال کیا جائے کہ اس شخص کے نجات کی کیا صورت ہے جو خواہشات کا غلام بن چکا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کی توفیق اور مدد سے آئندہ سطور میں ذکر کیے گئے چند امور کے اپنانے سے اس کی نجات ممکن ہے۔

عزیمت:

ا۔ ایسی آزادانہ عزیمت جس میں اپنے نفس کے موافق ومخالف غیرت موجود ہو۔

16 دسمبر: صوبہ اورزگان..........خاص اورزگان..........مجاہدین اور اتحادی افواج کے درمیان شدید لڑائی..........دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان اٹھا کر پسپا

۲۔ صبر کا تلخ گھونٹ:

صبر کا تلخ گھونٹ جس کی تلخی گوارہ کرنے پر اس گھڑی اپنے نفس کو آمادہ کر سکے۔

۳۔نفسانی قوت:

وہ نفسانی قوت جو اس تلخ گھونٹ کے پینے پر حوصلہ افزائی کرے۔ درحقیقت شجاعت ایک گھڑی کی صبر ہی کا نام ہے۔ اور وہ زندگی کتنی پر کیف زندگی ہے جسے بندہ نے اپنے صبر سے پایا ہو۔

۴۔عاقبت اندیشی:

حسن عاقبت اور خوش انجامی کو پیش نظر رکھنا اور اس کو تلخی کا علاج سمجھنا۔

۵۔لذت والم کا موازنہ:

اس بات کو مدنظر رکھنا کہ خواہشات کی لذت سے وہ تکلیف اور سزا کہیں زیادہ ہے جو اس کے نتیجہ میں آتی ہے۔

۶۔اپنے مقام ومرتبہ کا خیال:

اللہ کے نزدیک اور اس کے بندوں کے دلوں میں موجود اپنے مقام ومرتبہ کو بچانے کی کوشش کرنا کیونکہ یہ چیز خواہشات کی لذت سے بہت بہتر اور زیادہ سودمند ہے۔

۷۔پاک دامنی کی مٹھاس کو ترجیح:

عفت و پاکدامنی کی لذت ومٹھاس کو گناہ ومعصیت کی لذت پر ترجیح دینا۔

۸۔شیطان کی عداوت:

اس بات پر خوش ہونا کہ اپنے دشمن (شیطان) پر غلبہ حاصل کر لیا اور اسے غیظ وغضب اور فکر وغم کے ساتھ ناکام ونامراد واپس کر دیا اور اس کی امید وآرزو پوری نہ ہو سکی۔

معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے متعلق یہ بات بہت پسند ہے کہ وہ اپنے دشمن کی ناک مٹی میں ملائے اور اسے غصہ دلائے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری ہے:

وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلاً اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ (التوبة: ۱۲۰)

''اور جو کسی ایسی جگہ چلے جو کفار کے لیے موجب غیظ ہوا ہو اور دشمنوں کی جو کچھ خبر لی ان سب پر ان کے نام (ایک ایک) نیک کام لکھا گیا''۔

نیز فرمایا:

لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (الفتح: ۲۹)

''تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے''۔

نیز فرمایا:

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرَاغَماً كَثِيْراً وَّسَعَةً (النساء: ۱۰۰)

''جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن کو چھوڑے گا وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اور کشادگی بھی''۔

قیام کی جگہوں سے مراد وہ جگہیں ہیں جن کے ذریعے اللہ کے دشمنوں کی ناک مٹی میں ملا سکے۔ سچی محبت کی علامت یہ ہے کہ محبوب کے دشمنوں کو مبتلائے غیظ کیا جائے اور ان کی ناک خاک آلود کی جائے۔

۹۔مقصد تخلیق پر غور:

اس بات پر غور کرنا کہ اس کی تخلیق خواہشات کے پیچھے چلنے کے لیے نہیں ہوئی بلکہ ایسے عظیم کام کے لیے اسے وجود بخشا گیا ہے جس کا پانا خواہشات سے دوری کے بغیر ناممکن ہے۔

۱۰۔تمیز نفع وضرر:

نفس کو ایسی چیزوں کا خوگر نہ بنائے جس کی بنا پر ایک بے عقل چوپایہ اس سے بہتر قرار پائے کیونکہ حیوان طبعی طور پر اپنے نفع وضرر کی تمیز کر لیتا ہے اور نقصان پر فائدہ کو ترجیح دیتا ہے۔ انسان کو اسی مقصد کی خاطر عقل سے نوازا گیا، اگر وہ نفع وضرر میں تمیز نہ کر سکے یا تمیز ومعرفت کے باوجود ضرر کو ترجیح دے تو ظاہر ہے کہ ایک بے خرد چوپائے کی حالت اس سے بہتر قرار پائے گی۔

۱۱۔برے انجام پر غور:

اپنے دل میں خواہشات کے انجام پر غور کرے اور دیکھے کہ گناہوں اور نافرمانیوں کی بنا پر کتنی فضیلتیں فوت ہو گئیں اور کتنی ذلتوں سے ہم کنار ہونا پڑا۔ ایک لقمہ نے کتنے لقموں سے محروم کر دیا۔ ایک لذت نے کتنی لذتوں سے دور کر دیا۔

کتنی ہی خواہشات اور شہوتیں ایسی ہیں جو انسان کی شان وشوکت کو مٹی میں ملا دیتی ہیں۔ اس کا سر جھکا دیتی اور اس کی نیک نامی کو بدنامی سے بدل دیتی ہیں۔ اس کی رسوائی کا سامان فراہم کرتی اور اس کے وجود کو ایسی ذلت وعار سے لت پت کر دیتی ہیں جسے پانی سے دھو کر صاف نہیں کیا جا سکتا مگر کیا کیا جائے کہ خواہش پرست کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔

۱۲۔کیا کھویا کیا پایا؟

جس سے اس کی خواہش متعلق ہے اس سے مقصد کی تکمیل کے بعد کا تصور کرے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد اپنی حالت کا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

16 دسمبر: صوبہ لغمان............صدر مقام مہترلام............مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر حملہ..................درجنوں افغان فوجی ہلاک اور زخمی

صحبتِ صالحین

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمدللّٰہ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین من یھدی اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا وشفیعنا ونبینامحمداعبدہ رسولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم تسلیماکثیرا کثیرا اما بعد فاعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یاایھاالذین آمنوااتقوااللّٰہ و کونوا مع الصادقین

اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ صادقین کی معیت اختیار کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے......مومن کی زندگی کا مقصود تقویٰ ہے......قرآن کریم میں مختلف آیات میں اور مختلف مقامات پر تقویٰ کا حکم وارد ہوا ہے...... یہ مقصود اور مطلوب کیسے حاصل ہو؟ **وکونوا مع الصادقین** فرما کر یہ رہ نمائی کی گئی ہے کہ صادقین کی معیت اختیار کرو......صادقین کون لوگ ہوتے ہیں؟ صادقین وہ لوگ ہوتے ہیں کہ جن کا باطن اُن کے ظاہر کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے......یعنی جیسے اُن کا ظاہر پاک صاف نظر آتا ہے، جیسے اُن کا ظاہر شریعت کے مطابق محسوس ہوتا ہے......اسی طریقے سے اُن کا باطن بھی پاک صاف ہو اور شریعت کے مطابق ہو۔ اگر ظاہر تو پاک صاف ہے اور شریعت سے اُس کی مطابقت بھی نظر آ رہی ہے لیکن باطن اُس سے مختلف ہے اور وہ شریعت سے مطابقت نہیں رکھتا تو یہ لوگ صادق قرار نہیں دیے جائیں گے...... ان کا قول، عمل ہر ایک چیز میں صادق ہونا ضروری ہے......صادق القول بھی ہوں اور وہ صادق العمل بھی ہوں، تب اُن کو صادقین کہا جائے گا۔

اُن کے ساتھ معیت اختیار کرنے کی ایک صورت ہے کہ اُن کے پاس رہیں اور اُن سے رہ نمائی حاصل کی جائے......معیت کی دوسری صورت یہ ہے کہ اُن سے وابستہ ہو جایا جائے، اُن کے ساتھ متعلق ہو جائیں، دور رہتے ہوئے بھی اُن کی رہ نمائی حاصل کریں اور اُن کی ہدایات کے مطابق زندگی گزاریں......یہ بھی معیت کی ایک صورت ہے۔ اور معیت کی یہ صورت بھی ہے کہ اُن کے حالات کا مطالعہ کریں، اُن کے ملفوظات کو پڑھیں اور اُن کی زندگی کے واقعات سے سبق حاصل کریں۔ لیکن پہلی صورت کہ اُن کے پاس رہ کر اُن سے رہ نمائی حاصل کی جائے اور اپنی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کی جائے، یہ زیادہ مفید ہے۔

میں نے اپنا وقت ایسے صادقین کے ساتھ گزارا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اپنی صلاحیت کی کمی کی وجہ سے جیسا حق تھا ہم اُن سے استفادہ نہیں کر سکے لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اُنہی صادقین کی صحبت میں رہ کر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک نعمت عظیمہ اور ایک نعمت جلیلہ یہ عطا فرمائی کہ اپنی زندگی کو طالب علمی کے لیے مختص کر دیا۔ ہمیں کبھی یہ خیال نہیں آیا اور کبھی ہمارے دل میں یہ وسوسہ پیدا نہیں ہوا کہ ہم طالب علم نہ ہوتے، ہم کچھ اور ہوتے...... یہ بات کبھی دل میں نہیں آئی۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے طالب علموں کی معیت میں رہنے کو ہمارا مقدر بنا دیا۔ اسے ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت سمجھتے ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں۔ بشری کمزوریوں سے تو انسان خالی نہیں ہوتا لیکن میں نے جن حضرات کے ساتھ وقت گزارا اور اُن کی معیت میں رہ کر یہ نعمت نصیب ہوئی۔ اس پر قلب پوری طرح مطمئن ہے اور شرح صدر ہے......اُن کے حالات میں کئی چیزیں میں نے ایسی دیکھیں جو عام ابنائے زمانہ کے اندر مفقود ہیں۔ مثال کے طور پر میں نے کبھی وہاں یہ نہیں دیکھا کہ کسی کی غیبت ہو رہی ہو......کبھی نہیں دیکھا......میں نے کبھی وہاں یہ نہیں دیکھا کہ لایعنی قول اور فعل کا ارتکاب ہو رہا ہو......ہر کام با مقصد اور ہر بات با مقصد......گپ شپ کا کوئی قصہ وہاں نہیں ہوتا......اُن کے ہاں غیبت کا کوئی تصور نہیں......اُن کے ہاں لایعنی کا کوئی گزر نہیں......اور اسی طرح اُن کے ہاں رجوع الی اللہ کا پورا پورا اہتمام......رجوع الی اللہ اور تعلق مع اللہ کا بڑا زبردست اہتمام......اور اس کے ساتھ ساتھ اوقات کی پابندی، ہر کام کو اُس کے وقت پر کرنا یہ اُن کا معمول تھا۔

اللہ کے ایک بندے کے ساتھ پندرہ برس میں نے گزارے ہیں۔ اور یہ ساری باتیں مسلسل پندرہ برس میں دیکھتا رہا ہوں......ایک دوسرے اللہ کے بندے کے ساتھ دس سال میں نے گزارے ہیں اور وہاں بھی یہ صورت حال موجود تھی......ایک اللہ کے بندے کے ساتھ پانچ سال میں نے گزارے ہیں اور وہاں بھی یہی کیفیت اور یہی صورت حال پائی......ایک بندہ خدا کے ساتھ تین سال میں نے گزارے...... پندرہ اور دس پچیس، پچیس اور پانچ تیس، تیس اور تین......تینتیس......یہ تینتیس سال ان صادقین کے ساتھ گزارنے کا فائدہ یہ ہوا کہ......میں نے آپ کو بتایا کہ میری استعداد کی کمی اور میری اہلیت کی کمی کی وجہ سے جو فائدہ مجھے حاصل ہونا چاہیے تھا وہ تو نہیں ہوا......لیکن ایک بہت بڑا فائدہ مجھے یہ ہوا کہ مجھے اس طالب علمانہ زندگی میں اللہ تعالیٰ نے شرح صدر نصیب فرمایا......میرے خاندان کا پس منظر بالکل مختلف ہے......اور میری نااہلیت کا تقاضا، وہ بھی بالکل مختلف......لیکن میں آپ کے درمیان موجود ہوں......اور چھپن ستاون

17 نومبر: صوبہ لغمان..........صدر مقام مہترلام..........افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ..........3 فوجی گاڑیاں تباہ..........8 افغان فوجی ہلاک..........درجنوں زخمی

سال ہو گئے ہیں، اسی طرح طالب علموں کے ساتھ رہتے ہوئے......

میں نے آپ کو بتایا کہ کبھی مجھے یہ خیال نہیں گزرا کہ میں طالب علم نہ ہوتا، کبھی میری یہ خواہش نہیں ہوئی کہ میں اس کے علاوہ زندگی کی کسی اور لائن کو اپنے لیے اختیار کرتا......اللہ تبارک وتعالیٰ نے پورا انشراح عطا فرمایا......تو اس لیے میرے دوستو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے اندر تقویٰ پیدا ہو ......اور جیسے ہمارا ظاہر ہے کہ پگڑی بھی ہے، رومال بھی ہے، کرتہ بھی ہے، شلوار بھی ہے اور ٹخنوں سے اوپر ہے......اور ہم دیکھنے میں بڑے اچھے اور بڑے بھلے نظر آتے ہیں......لیکن اگر ہمارا باطن ایسا نہیں ہے تو ہم بہت خطرناک ہیں......ہمیں اپنے باطن کو بھی ایسا ہی بنانا چاہیے۔ اور باطن کی ظاہر کے ساتھ مطابقت اور ظاہر کی باطن کے ساتھ مطابقت مکمل ہونی چاہیے......اور وہ رشد وصلاح کے انداز اور خیر اور تقویٰ کے عنوان سے ہونی چاہیے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت بڑی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے کہ ہم دینی اداروں سے تعلق رکھتے ہیں، رجال دین کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں......دینی اداروں سے تعلق اور رجال دین سے تعلق کی وجہ سے عوام الناس ہم سے بہت سی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں، اُن کی بہت سے توقعات ہمارے ساتھ متعلق ہوتی ہیں......اگر خدانخواستہ ہمارے ظاہر اور باطن میں مطابقت نہ ہوئی تو ہم سوائے فریب دینے کے اور سوائے لوگوں کو دھوکہ دینے کے اور کیا کریں گے؟ ہم نے ایسے ایسے لوگ دیکھے کہ جن کی علمی استعداد کوئی قابل ذکر نہیں تھی لیکن یہ کہ اُنہوں نے صادقین کے ساتھ تعلق صحیح قائم کیا اور وہ اُن اللہ والوں کے ساتھ وابستہ ہو گئے......تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن سے ایسے ایسے ایسے کام لیے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے، عقل دنگ رہ جاتی ہے......

اور وہ لوگ بھی دیکھے جن کی قابلیت کا طالب علمی کے زمانے میں طوطی بولتا تھا، اُن کی قابلیت کی نہایت معلوم نہیں ہوتی تھی، اُن کی قابلیت کی صحیح صورت حال کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا لیکن یہ کہ صادقین سے اُنہوں نے رابطہ نہیں رکھا، اپنی دیانت پر اُن کو گھمنڈ تھا اور اپنی قابلیت پر اُن کو ناز تھا، اُس ناز کی وجہ سے وہ برباد ہو گئے اور وہ ہی برباد نہیں ہوئے بلکہ اپنی اولاد کو بھی برباد کر دیا، وہی برباد نہیں ہوئے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی تباہ کر دیا۔

ہمارے ایک رفیقِ درس تھے جو اپنی قابلیت اور اپنی استعداد کے لحاظ سے انتہائی قابل رشک تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کو خوب نوازا تھا......لیکن گھر والے اُن کی تعلیم کو جاری رکھنے کے حق میں نہیں تھے......طرح طرح کی مشکلات اور طرح طرح کی پریشانیاں اُن کے سامنے آتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کو کوہِ استقامت بنایا......میزان سے لے کر بخاری شریف تک میں اور وہ صرف ہم سبق ہی نہیں رہے بلکہ حجرہ بھی ہمارا ایک ہی ہوا کرتا تھا، ایک ہی حجرے میں ہم رہتے تھے۔ میں اُن کے حالات سے خوب اچھی طرح واقف تھا، وہ میرے حالات سے خوب اچھی طرح واقف تھے۔ اُنہوں نے اپنی طالب علمی کو جس دل جمعی اور سکون کے ساتھ پورا کیا، وہ قابل رشک ہے......آج ہمارے طالب علم کے لیے ذرا سی کوئی پریشانی پیدا ہو جاتی ہے تو وہ سلسلہ تعلیم چھوڑنے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور بہت سے لوگ چھوڑ بھی بیٹھتے ہیں لیکن اُنہوں نے ایسا نہیں کیا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کے خاندان کی کایا پلٹ دی......وہ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے تو اُن کے سارے بھائی پھر حافظ بھی ہوئے، عالم بھی ہوئے اور صرف بھائی حافظ اور عالم نہیں ہوئے بلکہ سیکڑوں ہزاروں لوگوں نے اُن سے علمی اور عملی فیض حاصل کیا......وجہ کیا تھی؟ وجہ یہ تھی کہ صادقین سے وابستہ تھے، صادقین سے متعلق تھے......صادقین سے متعلق ہونے کے بعد آدمی نا صرف یہ کہ مستفید ہوتا ہے بلکہ وہ مفید بھی بن جاتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اُس سے فیض رسانی کا کام لیتے ہیں۔

لہٰذا گزارش یہ ہے کہ یک سوئی کے ساتھ اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ وابستہ ہونا چاہیے اور اس میں کوئی دنیاوی مفاد نہیں ہونا چاہیے۔ اور خلوص کے ساتھ اُس سے وابستہ ہو کر پھر اپنی زندگی کو سنوارنے کے لیے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے آگے قدم بڑھانا چاہیے۔ کبار علما میں آپ سنتے ہیں حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا، حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ کا، اور پھر شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کا، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کا، شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا......آپ مجھے بتائیں کہ مولانا قاسمؒ اور مولانا گنگوہیؒ صرف دو طالب علم تھے یا اُن کے ساتھ پڑھنے والے اور بھی تھے؟ اور بھی بہت تھے لیکن اُن کا کچھ پتہ نہیں......مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ الہند کے ساتھ پڑھنے والے اور بھی تھے یا یہی دو تھے؟ یقیناً بہت سے تھے ان کے ساتھ پڑھنے والے......علی ھذا القیاس دوسرے جن حضرات کا میں نے نام لیا ہے، وہ اکیلے نہیں تھے......اُن کے ساتھ پڑھنے والے اور بھی بہت تھے۔ ان کو آج آپ ہر محفل میں یاد کرتے ہیں، ان کے علوم کا چرچا کرتے ہیں، ان کے اخلاق کا ذکر ہوتا ہے......کیوں؟ اس لیے کہ اِنہوں نے صادقین کی معیت اختیار کی۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

17 دسمبر: کابل............وسط کابل میں امریکی فوج کی کنٹریکٹ کمپنی کے مرکز پر فدائی حملہ............150 کے قریب صلیبی اور مقامی ورکر ہلاک اور زخمی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں عبادات کا شوق وذوق

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا بڑی پاکی اور بڑے ثواب کا کام ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اول اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پنج وقتہ نماز کے ساتھ پنج وقتہ وضو بھی فرض کر دیا تھا بعد کو اگرچہ اس کی فرضیت منسوخ ہوگئی لیکن بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عملاً اس کے پابند رہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز نئے وضو کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

ہمیشہ باوضو رہنا:

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

ما اقیمت الصلوۃ منذ اسلمت الا وانا علی وضو

''جب سے میں اسلام لایا ہر نماز کے وقت باوضو رہتا تھا''۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کل تم مجھ سے پہلے کیونکر جنت میں داخل ہوگئے۔ بولے'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا معمول یہ ہے کہ جب اذان کہتا ہوں تو دو رکعت نماز لازمی طور پر پڑھ لیتا ہوں اور جس وقت وضو ٹوٹ جاتا ہے اسی وقت فوراً وضو کر لیتا ہوں''۔

پنجوقتہ مسواک کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمال طہارت ونظافت کی وجہ سے پنج وقتہ مسواک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر امت پر شاق نہ ہوتا تو میں پنج وقتہ نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا بھی حکم دیتا لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جوشِ عمل کے سامنے کون سا کام شاق تھا...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے اس شدت کے ساتھ اس کا التزام کیا کہ ہمیشہ قلم کی طرح کان پر مسواک رکھے رہتے تھے۔

نماز پنج گانہ:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جس مستعدی وسرگرمی کے ساتھ نماز پنج گانہ ادا فرماتے تھے اس کے متعلق احادیث میں نہایت کثرت سے واقعات مذکور ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب جماعت کھڑی ہوتی تھی تو تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس تیزی سے دوڑتے تھے کہ شور ہو جاتا تھا۔ سخت سے سخت مصروفیت کی حالت میں بھی جب نماز کا وقت آتا تھا تو تمام کاروبار چھوڑ کر سیدھے مسجد کی طرف روانہ ہو جاتے تھے۔

حضرت سفیان ثوریؒ سے روایت ہے:

کانوا یتبایعون ولا یدعون الصلوۃ المکتوبات فی الجماعۃ

''صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین بیع وشرا کرتے تھے فرض نماز کو جماعت کے ساتھ کبھی نہ چھوڑتے تھے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ'' ایک بار میں بازار میں تھا کہ نماز کا وقت آ گیا، تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دکانیں بند کر کے مسجد چلے گئے۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیت **رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ** ایسے لوگ جن کو تجارت کے کاروبار اللہ کی یاد سے نہیں روکتے...... ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی''۔

سخت سے سخت تکلیف میں بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نماز قضا نہیں ہوسکتی تھی۔ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخم لگا اسی رات کی صبح کو لوگوں نے نماز فجر کے لیے جگایا تو بولے ہاں جو شخص نماز چھوڑ دے اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ چنانچہ اسی حالت میں کہ زخم سے متصل خون جاری تھا نماز پڑھی۔

اگر کسی رکاوٹ کی وجہ سے نماز قضا ہو جاتی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سخت برہمی پیدا ہوتی۔ غزوہ خندق میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز عصر قضا ہوگئی تو کفار کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سورج غروب ہو رہا ہے اور میں نے اب تک نماز عصر نہیں پڑھی۔

نماز جمعہ:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز جمعہ کو نہایت اہم سمجھتے تھے اور اس کی اہمیت کا اظہار مختلف طریقوں سے کرتے تھے۔ اسلام کی تاریخ میں اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مدینہ منورہ میں جمعہ کو قائم کیا تھا، ان کے انتقال کے بعد جب جمعہ کی اذان ہوتی تھی تو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان پر رحمت کی دعا کرتے تھے۔ ان کے بیٹے نے ایک روز اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے ہم کو جمعہ کے لیے جمع کیا اس وقت ہماری تعداد صرف چالیس تھی۔

تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین غسل جمعہ کا نہایت اہتمام کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بغیر غسل کیے ہوئے اور بغیر خوشبو لگائے ہوئے کبھی شریک جمعہ نہیں ہوتے تھے۔

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

17 دسمبر: صوبہ کابل......... کابل شہر......... امریکی فوجی مرکز پر فدائی حملہ......... 10 سے زائد امریکی فوجی ہلاک اور کئی زخمی

بیٹھنے، لیٹنے، سونے اور چلنے کے آداب

مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ

متفرق والگ الگ ہوکر نہ بیٹھنا:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ،آپ صلی اللہ علیہ وسلم وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے میں تمہیں الگ الگ بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟

مسلمانوں کو ایک ساتھ مل جل کر یا صف میں بیٹھنا چاہیے تا کہ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ بھی نہ ہو اور آپس میں تفریق و جدائی اور انتشار کی کیفیت بھی پیدا نہ ہوا۔اور ان کافروں کے ساتھ بھی مشابہت نہ ہو جن کے بارے میں اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے:

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ Oعَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ (المعارج: ۳۶،۳۷)

''تو ان کافروں کو کیا ہوا ہے کے کہ آپ پر دوڑے چلے آئے ہیں داہنے سے اور بائیں سے ٹولیاں بن بن کر''۔

مسلمانوں میں اجتماعیت ،الفت، وحدت اور مودت برقرار رکھنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر موقعہ اور ہر حالت میں مجتمع ہو کر رہنے کا حکم دیا ہے۔

آدھا سائے میں آدھا دھوپ میں نہ بیٹھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:تم میں سے کوئی شخص جب سائے میں بیٹھا ہوا اور سایہ اس سے ہٹ جائے اس کے جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو کچھ سائے میں تو اسے وہاں سے اٹھا جانا چاہیے۔

شرح السنہ میں انہی سے مروی ہے کہ تم میں سے جب کوئی شخص سائے میں بیٹھا ہو اور سایہ اس سے ہٹ جائے تو اسے وہاں سے ہٹ جانا چاہیے اس لیے کہ یہ شیطان کی بیٹھک ہے۔انسان اگر دھوپ میں بیٹھنا چاہے تو پورا دھوپ میں بیٹھے، سائے میں بیٹھنا چاہے تو پورا سائے میں بیٹھے، آدھا سائے میں آدھا دھوپ میں بیٹھنے سے مزاج میں فساد پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ بدن پر دو متضاد چیزیں اثر انداز ہوتی ہیں۔

اس طرح بیٹھنے کو شیطان کی بیٹھک اور مجلس اس لیے قرار دیا گیا ہے کہ یا تو وہ اس طرح بیٹھتا ہے یا اس کی طرف اس لیے اضافت کی گئی ہے کہ وہ اس طرح بیٹھنے پر ابھارتا ہے کہ انسان کو نقصان پہنچے اور دین و دنیا دونوں خراب ہو جائیں یا بدن کو ضعیف کرتا ہے تا کہ عبادت میں سست ہو۔

عورت کو مردوں سے الگ ہوکر چلنا چاہیے:

حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد کے باہر راستے میں عورتوں مردوں کو ایک دوسرے سے خلط ملط دیکھ کر عورتوں سے یہ فرماتے سنا:''تم پیچھے رہا کرو، تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ تم راستے کے درمیان چلو، تم لوگ راستے کے ایک کنارے پر چلا کر، چنانچہ اس کے بعد عورتیں دیوار سے لگ جایا کرتی تھیں یہاں تک کہ ان کے کپڑے دیوار سے اٹک جایا کرتے تھے۔

عورت شرم و حیا کی پتلی ہے۔اسے یہ حکم ہے کہ اجنبی مردوں سے دور رہے۔ ان کے ساتھ راستے میں خلط ملط نہ ہو، ضرورت سے نکلے تو ایک طرف ہو کر چلے، مردوں کے شانہ بشانہ اور ان کے ساتھ ساتھ چلنا بڑی بے حیائی اور گناہ کی بات ہے۔مومن عورت اس کا تصور نہیں کر سکتی۔حیا عورت کا زیور ہے، حیا ایمان کا شعبہ اور حصہ ہے جس میں حیا نہیں اس کا ایمان کامل نہیں۔آج کل اسے ترقی پسندی سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ بد دینی، جہالت اور بے حیائی ہے جسے کافروں نے مسلمان عورتوں کو خراب کرنے، ان کے دین و ایمان اور عزت وآبرو پر ڈاکہ ڈالنے اور اپنے سفلی جذبات کی تسکین کے لیے ان میں مختلف حیلوں، بہانوں اور طریقوں سے رائج کیا ہے۔

دوعورتوں کے درمیان چلنا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص دو عورتوں کے درمیان چلے۔سابقہ حدیث میں عورت کو تعلیم دی گئی اور چلنے میں حیا ملحوظ خاطر رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔اس حدیث میں مرد کو مروت و حیا کا خیال رکھنے کا حکم دیا گیا اور مواضعِ تہمت اور فتنہ میں پڑنے سے منع کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

''پس مسئلہ سیدھا سادھا ہے......امریکہ ہرگز اس اذیت سے نہیں نکلے گا جب تک کہ وہ جزیرۃ العرب کو چھوڑ نہیں دیتا، فلسطین میں مداخلت سے باز نہیں آجاتا اور ساری مسلم دنیا میں دہشت گردی سے رک نہیں جاتا۔یہ تو حساب کا سیدھا سادھا سوال ہے جو امریکہ کے کسی بھی بچے کو حل کرنے کے لیے دیا جائے تو وہ ایک سیکنڈ میں حل کر دے گا......لیکن امریکی کارکردگی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مسئلہ ہرگز حل نہ ہوگا جب تک کہ تلواریں ان کے سر پر نہ چمکیں''۔

(شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ)

18 دسمبر: صوبہ کنڑ.........ضلع ماراورا.........مجاہدین کے ساتھ جھڑپ.........ایک کمانڈر سمیت 6 افغان فوجی ہلاک

امام کے ساتھ گزرے ایام

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

شیخ اسامہ بن لادنؒ نے جہاد فی سبیل اللہ کے دوران میں بہت عسرتیں برداشت کیں۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ان کی فی سبیل اللہ قربانیوں کو قبول فرمائیں اور انہیں علّیین میں اعلیٰ درجات سے نوازیں۔ شیخ اسامہ بن لادنؒ کے نزدیک دنیا کی کوئی حیثیت نہیں تھی، بقول شاعر:

جب اس نے قدم اٹھایا تو اس کے عزم کی پختگی اس کی آنکھوں سے چھلک رہی تھی، پیچھے مڑنے کے تمام امکانات کو اُنہوں ختم کر دیا......بس اس کی تلوار اس کی رائے میں مشیر تھی ......اور وہ اصحابِ سیف کے سوا کسی کو اپنا دوست بنانے پر راضی نہ تھا

اس مردِ مجاہد نے جب جہاد کو غم بنایا تو اسی کو حرزِ جاں بنالیا، جب قناعت کی تو اسی پر مطمئن ہو گیا اور جب قربان کرنے پر آیا تو اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کر دیا۔ انہوں نے اپنے آپ کو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے وقف کر دیا تھا اور اپنا سب کچھ اس کے لیے لگا دیا۔ حالانکہ اس سے قبل شیخ کی زندگی آسائشوں سے بھرپور تھی اور اب اس میں صرف مصائب و آلام اور مشقت ہی مشقت تھی۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْاْ مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء وَزُلْزِلُواْ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللّهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّهِ قَرِيبٌ (البقرۃ: ۲۱۴)

''کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یونہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیے گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب خدا کی مدد آئے گی؟ دیکھو خدا کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے''

جب ہم تورا بورا میں تھے تو شیخؒ یہ والی آیت تلاوت کرتے، پھر سب بھائیوں سے کہتے، کہو! متٰی نصر الله (اللہ کی مدد کب آئے گی) سب بھائی یہ کلمہ پکارتے، جواباً شیخؒ ہمیں اس آیت کا آخری حصہ سنا کر خوش خبری دیتے اَلاَ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْب (بے شک اللہ کی مدد قریب ہے)......

بتانا یہ مقصود ہے کہ شیخ اسامہؒ راہ جہاد میں بہت سختیاں برداشت کرنے والے تھے۔ ان سختیوں کے بارے میں جو شیخؒ نے ہم سے بیان کیں، ایک روس کے خلاف جہاد کے دور کا واقعہ ہے۔ شیخ اسامہ بن لادنؒ نے کابل کی فتح کی منصوبہ بندی کی۔ شیخ اسامہؒ کو اس بات کی شدید چاہت تھی کہ کابل کو فتح کرنے کے لیے ایک بڑا حملہ کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے تمام جہادی تنظیموں کو جمع کر کے کابل کے محاصرے اور اس کو فتح کرنے کے لیے ایک بہت بڑا منصوبہ ترتیب دیا۔ شیخؒ نے اس منصوبے کی تنفیذ کے لیے اسلحہ اور افراد مہیا کرنے اور راستے بنانے کے لیے خطیر رقم خرچ کی۔ یعنی اپنی تمام تر صلاحیتیں، وسائل اور وقت اس منصوبے کو کامیاب بنانے کے لیے صرف کیا۔ اسی منصوبے کے سلسلے میں وہ ایک جہادی سفر پر گئے...... برسبیل تذکرہ عرض کر دوں کہ میرے علم میں نہیں کہ کبھی شیخ اسامہؒ نے جہاد اور اسلام کی خدمت کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے سفر کیا ہو۔ سردی کا موسم تھا، برف بہت زیادہ اور ہوا یخ بستہ اور انتہائی سرد تھی۔ بہت زیادہ برف باری کی وجہ سے ان کا راستہ بند ہو گیا اب وہ نہ آگے جا سکتے تھے نہ واپس لوٹ سکتے تھے۔ یقیناً جو لوگ پہاڑی علاقوں کے موسم اور برف باری سے واقف ہیں وہ اس صورت حال کی سنگینی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ گاڑیوں کو چھوڑ کر واپس پیدل چلیں شاید کوئی جگہ مل جائے جہاں اس برف اور شدید سردی سے پناہ لے سکیں۔ شیخ اسامہؒ بتاتے تھے کہ سارے علاقے کو برف نے ڈھانپ رکھا تھا۔

بہر حال اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کی پہاڑوں کے درمیان گھرے ایک مکان کی طرف رہنمائی کی جس میں دو افغان مجاہد ٹھہرے ہوئے تھے۔ یہ اللہ کی رحمت اور فضل تھا کہ اس نے انہیں اس بیابان میں مزید تنگی اور صعوبت کا شکار ہونے سے بچا لیا اور یہ لوگ ان دو مجاہدین کے ہمراہ اس گھر میں پناہ گزین ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم بھی ادھر پھنسے ہوئے ہیں کہ دیہات کی طرف جانے والے تمام راستے برف کی وجہ سے بند ہیں اور ہم اس انتظار میں ہیں کہ برف پگھلے اور راستہ کھل جائے۔ یہ صورت حال اپنی نہاد میں کافی مشکل اور تنگی کا سامان لیے ہوئے تھی لیکن شیخؒ کی آزمائش میں اس وقت اور بھی اضافہ ہو گیا جب اس دوران میں شیخؒ شدید ملیریا میں مبتلا ہو گئے۔ ان شاء اللہ یہ بھی ان کے درجات میں بلندی کا باعث ہو گا۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بتایا کہ ملیریا بڑھتا گیا یہاں تک کہ مجھے پیشاب کے ساتھ خون آنے لگا۔ ہمارے جو بھائی طبیب ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ انتہائی خطرناک علامت ہے اور اکثر بیماریوں کے ساتھ اگر اکٹھی ہو جائے تو عموماً موت کا باعث بن جاتی ہے۔

18 دسمبر: صوبہ نورستان............مجاہدین کا ایک چیک پوسٹ پر حملہ............درجنوں افغان فوجی ہلاک اور زخمی

یہ انتہائی شدید ملیریا کی علامت ہے جو خون کے سرخ خلیوں کے ٹوٹنے اور الکلی کے تلف ہونے کو ظاہر کرتی ہے۔ المختصر شدید سردی اور برف میں اس بیابان میں ایک اکیلے مکان کے اندر شیخؒ کو شدید ملیریا ہوگیا۔ شیخؒ کہتے تھے کہ مجھے یقین ہوگیا کہ میری موت کا وقت آ گیا ہے۔ ساتھیوں نے شیخؒ کے لیے کوئی دوا یا علاج کی کوئی تدبیر سوچنی شروع کی۔ اس گھر میں ایک مرغی تھی اور اس کے ساتھ چوزے بھی تھے۔ گھر کے مالک کو اس مرغی اور چوزوں سے بہت انسیت تھی۔ ساتھیوں نے اس سے بات کی کہ یہ مرغی ہمیں دے دو تا کہ ہم ذبح کر کے اس قریب المرگ مریض کو کھلائیں۔ اس نے انکار کر دیا، شیخؒ نے بتایا کہ ساتھیوں نے اسے دگنی تگنی قیمت کی پیش کش کی پھر جا کر وہ راضی ہوا اور ساتھیوں نے مرغی ذبح کی اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شیخؒ کو اس مہلک مرض سے شفا بخشی۔

اسی طرح جو لوگ شیخؒ کو جانتے ہیں یا ان کے ساتھ رہے ہیں وہ اس بات سے واقف ہیں کہ شیخؒ کی صحت بہت کمزور تھی حتیٰ کہ جلال آباد کے معرکوں کے دوران، کمزوری کی وجہ سے شیخؒ اکثر بے ہوش ہو جاتے اور ڈرپ لگانی پڑتی۔ ایک دفعہ ان کا بیٹا عبداللہ جلال آباد کے محاذ پر ان کے ساتھ تھا، انہیں سانس کی تکلیف ہوگئی۔ میں نے انہیں دمے کا انجکشن لگایا اور اللہ کے فضل سے وہ بالکل ٹھیک ہوگئے۔

اسی طرح جہاد کے راستے میں شیخؒ نے جو مشکلات برداشت کیں ان میں سے ایک اور اہم موقع وہ تھا جب امریکی صلیبی افغانستان میں داخل ہوئے......ہم ایک مقام سے دوسرے مقام پر لگاتار جگہیں بدل رہے تھے۔ ہمیں راتوں کو سفر کرنا ہوتا تھا اور بہت سخت پہاڑی ڈھلانوں سے نیچے اترنا ہوتا تھا۔ کئی دفعہ چار چار گھنٹے تک ہمیں یہ پہاڑی اترائی اترنی پڑتی۔ اس دوران میں ہمیں کسی قسم کی لائٹ یا روشنی جلانے کی اجازت نہیں تھی کہ کہیں پہاڑوں کے اردگرد دیہات کے لوگ روشنی دیکھ کر متجسس نہ ہوں کہ پہاڑوں پر اس وقت کون لوگ چل رہے ہیں۔

بہرحال مجھ بندہ فقیر کی کیفیتِ بینائی تو آپ کے سامنے ہی ہے اور شیخ اسامہ بن لادنؒ کے بارے میں شاید لوگوں کو پتہ نہ ہو ان کی ایک آنکھ کی بینائی نہیں تھی، بچپن میں ایک حادثے میں ضائع ہوگئی تھی۔ توجہ سے دیکھنے والا شیخؒ کی مشہور ویڈیو میں اس کا مشاہدہ کر سکتا ہے جس میں شیخؒ عید کے موقع پر نشانہ بازی کر رہے ہیں، تو بندوق کو دائیں کی بجائے بائیں ہاتھ سے چلا رہے ہیں کیوں کہ شیخؒ کی دائیں آنکھ کی بینائی نہیں تھی۔ چنانچہ اس اندھیرے میں ایک آنکھ کی بینائی کے ساتھ شیخؒ اس پہاڑ سے اتر رہے تھے۔ اللہ کی قدرت وہ پہاڑ نوکیلے پتھروں سے بھرا تھا، اندھیرے میں ہمارے پاؤں بار بار ان پتھروں سے پھسلتے تھے اور نظر بھی کچھ نہیں آتا تھا اور ہم پہاڑی لوگ بھی نہیں تھے۔ بہت مشکل اور تکلیف سے ہم نیچے اترے۔ المختصر جب کافی دیر چلنے کے بعد ہم تھوڑی دیر آرام کے لیے بیٹھے تو شیخؒ نے مجھ سے کہا کہ آپ تھوڑی دیر مجھے تنہا چھوڑیں گے، میں نے کہا جی بہتر! شیخؒ دراصل اپنی ٹانگیں ذرا پھیلانا چاہتے تھے۔ بعد میں انہوں نے مجھ سے کہا: آپ کو پتہ ہے میں نے آپ کو ذرا دور جانے کو کیوں کہا؟ میں نے کہا: کیوں؟ کہنے لگے: اندھیرے میں مَیں گر گیا تھا، میرے ٹخنے کی ہڈی ایک نوک دار پتھر پر مڑ گئی اور میں سارے وزن کے ساتھ اس پر گرا۔ درد اتنی شدید تھی کہ میں سمجھا کہ میری پنڈلی ٹوٹ گئی ہے لیکن اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور پنڈلی نہیں ٹوٹی۔ میں نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے آپ کو بچا لیا۔

ایک اہم سفر مجھے یاد ہے، افغانستان پر امریکی صلیبی حملے کے دوران میں ایک دفعہ جب ہمیں ایک جگہ سے اگلی جگہ جانا تھا تو اس کے لیے ڈیڑھ دن پیدل چلنا تھا۔ یہ سفر رات کے پہلے پہر شروع ہوا۔ پہلے مرحلے میں ہمیں ایک بلند پہاڑ پر چڑھنا تھا۔ رہبر ہم سے کہنے لگا: آپ لوگ کوشش کریں کہ فجر سے پہلے یا فجر تک اس پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ جائیں تا کہ کوئی ہمیں پہاڑ پر چڑھتے ہوئے نہ دیکھے، کیوں کہ اس علاقے میں منافقین بہت زیادہ ہیں اس کے علاوہ یہاں گڈریے اور آبادی بھی کافی ہے۔ پہاڑ کی چڑھائی ہمارے لیے بہت مشکل تھی لیکن اللہ نے آسانی کی اور پہاڑ چڑھنے کے بعد ہم نے سفر جاری رکھا۔ شیخؒ کے لیے اس سفر میں بھی ہمیشہ کی طرح ان کے درجات کی بلندی کے لیے ایک اور آزمائش آ گئی۔ شیخؒ کو یہ مشکل پیش آئی کہ ان کا جوتا ان کے پاؤں کے سائز کے مطابق نہیں تھا۔ جو لوگ پہاڑوں پر پیدل چلنے کا تجربہ رکھتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر جوتا پاؤں کی مناسبت سے نہ ہو تو کتنی تنگی اور مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے عام پلاسٹک کی چپلیں پہن رکھی تھیں......جب آپ کا جوتا، پاؤں سے تنگ یا کھلا ہو تو پھر آپ کو مصیبت کے لیے تیار ہو جانا چاہیے، کیونکہ چند گھنٹے چلنے کے بعد آپ کے پاؤں زخمی ہو جائیں گے اور ایک ایک قدم اُٹھانا عذاب بن جائے گا۔ اس سفر کے دوران میں شیخ اسامہؒ کو اس آزمائش سے گزرنا پڑا۔ جوتا ان کے پاؤں کے مطابق نہیں تھا اور وہ تمام وقت اس تکلیف کو برداشت کرتے رہے اور چلتے رہے۔ پھر ہم ایک جگہ پہنچے تو رہبر کہنے لگا کہ اس مرحلے سے ہمیں بہت تیزی سے گزرنا ہوگا، تو آپ جتنا تیز چل سکتے ہیں چلیں۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے، چنانچہ ہم بہت سرعت سے چلنا شروع ہوگئے۔ جب ہم نے یہ مرحلہ بھی طے کر لیا تو ظہر اور عصر کے درمیان کا وقت تھا، شیخؒ نے رہبر سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں آرام کرنا چاہیے۔ رہبر نے انکار کر دیا کہ نہیں ابھی ہم آرام نہیں کر سکتے یہ جگہ مناسب اور محفوظ نہیں ہے، ابھی ہمیں سفر جاری رکھنا چاہیے۔ شیخؒ نے تسلیم کیا اور ہم چلتے رہے یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہوگیا۔ مغرب تک ہم ایک چوٹی پر پہنچے اور وہاں کچھ دیر آرام کیا۔ شیخؒ نے رہبر سے کہا ہم رات یہیں گزاریں گے۔ رہبر ان سے کہنے لگا نہیں ہم یہاں نہیں رکیں گے۔ مطلوبہ جگہ یہاں سے تقریباً دو گھنٹے کی پیدل مسافت پر ہے، ہم وہاں پہنچ

19 دسمبر: صوبہ قندھار.........ضلع سپین بولدک.........مجاہدین کا ایک پولیس چوکی پر حملہ.........چوکی کمانڈر سمیت 9 پولیس اہلکار ہلاک.........4 زخمی

جائیں پھر آپ لوگ کھائیں پئیں اور آرام کریں۔ شیخؒ نے کہا: میں مزید نہیں چل سکتا اس لیے ہم یہیں رات گزاریں گے۔ رہبر نے کہا: لیکن یہ بالکل کھلی جگہ ہے، کوئی ایسی چیز نہیں جس میں ہم پناہ لے سکیں۔ شیخؒ نے کہا: کوئی مسئلہ نہیں۔ وہ کہنے لگا: گہرے بادل چھائے ہوئے ہیں، بارش کا خدشہ ہے۔ شیخؒ نے کہا: پھر بھی ہم رات یہیں گزاریں گے۔ ان شاء اللہ چند گھنٹے یہاں رکیں گے اور علی الصبح روانہ ہو جائیں گے۔ بالآخر رہبر خاموش ہو گیا...... بہرکیف ہم کھلے آسمان کے نیچے زمین پر لیٹ گئے، جلد ہی ہم پر تیز، موسلا دھار بارش برسنی شروع ہوگئی۔ یہ گھٹا ٹوپ بادل غالباً دو یا تین گھنٹے تک وقفے وقفے سے ہم پر برستے رہے۔ ہمارا تمام سامان گیلا ہوگیا تھا۔ ہم کیا کرتے؟ میرے پاس ایک لاٹھی اور چادر تھی اس سے میں نے بارش سے بچنے کے لیے ایک عارضی خیمہ سا بنایا، دو اور ساتھی بھی میرے ساتھ اس چادر کے نیچے آگئے۔ تین لوگ ایک چادر کے نیچے بارش سے کیا بچ سکتے تھے، بس یوں ہی دل بہل رہا تھا کہ ہم چادر کے نیچے ہیں۔ منوں پانی ہمارے سروں پر برسا اور اس کے ساتھ شدید اور ہولناک گرج چمک بھی تھی جس سے پہاڑ قندیلوں کی طرح چمکتے تھے۔ بالآخر صبح ہوئی اور ہم دوبارہ چلے اور اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ وہاں پہنچے تو وہ گھر والا بھائی بہت خوش تھا، کہنے لگا ہم نے فصل کاشت کی تھی لیکن بارش نہ ہونے کی وجہ سے بہت پریشان تھے کہ کہیں خشک سالی سے تباہ نہ ہو جائے لیکن رات کو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کی بارش بھیجی اور ہماری فصلیں سیراب ہوگئیں۔ اس کی بات سن کر میں مسکرایا کہ سبحان اللہ ایک ہی چیز کچھ لوگوں کے لیے مصیبت ہوتی ہے اور کچھ کے لیے رحمت۔

اپنی گفتگو کے باقی چند لمحوں میں ہم شیخؒ کے اہلِ خانہ کی قربانیوں کی طرف آتے ہیں۔ شیخؒ نے صرف اپنی ذات کی حد تک اس راہ میں مشقتیں نہیں اٹھائیں بلکہ ان کے تمام صابر اور مجاہد و مرابط گھرانے نے فی سبیل اللہ قربانیاں پیش کیں۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ انہیں بہترین جزا عطا کرے اور انہیں اپنے سلف کا بہترین جانشیں بنائے تاکہ وہ اس امامِ مجدد کی یادوں کو تازہ کر دیں۔

شیخؒ کی اولاد نے فی سبیل اللہ بہت تکلیفیں برداشت کیں۔ شیخ اسامہؒ کے بیٹوں میں سے جنہوں نے فی سبیل اللہ قربانی پیش کی، اُن میں ہمارا نورِ نظر سعد بن لادن رحمۃ اللہ علیہ بھی ہے۔ وہ کئی سال تک ایرانی ایجنسیوں کی قید میں رہا۔ ایرانی ایجنسیوں نے افغان مہاجرین کے ساتھ قید کے دوران جو سلوک کیا اور انہیں جو اذیتیں پہنچائیں اس کی تفصیل ابھی ہم مؤخر کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک اذیت ناک داستان ہے اور اس میں بہت سے حقائق ہیں جو امت کے سامنے بے نقاب ہونے چاہئیں۔ بہرحال سعد بن لادنؒ اور ان کے اہل خانہ کئی سال تک صرف اس جرم کی سزا میں ایرانی انٹیلی جنس کی قید میں رہے کہ وہ پاکستان سے بچ کر ایران چلے گئے تھے۔ پھر وہ ان کی قید سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور خراسان پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے ایرانیوں کے ظلم و ستم کے کئی حقائق بیان کیے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے انہیں خراسان میں امریکیوں کے خلاف جہاد کے دوران شہادت سے نوازا۔ اللہ ان کو بھی شیخ اسامہ بن لادنؒ کی طرح اپنے راستے میں قبول کرے۔ اسی طرح خالد بن لادنؒ، شیخ اسامہ بن لادنؒ کے ہمراہ ایبٹ آباد میں شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

اسی طرح شیخؒ کی صاحبزادی خدیجہؒ بنت لادن خراسان میں بچے کی ولادت کے دوران میں خون کی کمی اور ناقص طبی سہولیات کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ انہیں بھی شہدا کے درجات عطا کرے۔ خدیجہ بنت لادنؒ کے شوہر امریکیوں کے خلاف لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ فاطمہ بنت لادن کے شوہر نے بھی فی سبیل اللہ شہادت پائی۔

شیخؒ کے نواسے، نواسیاں، خدیجہ بن لادنؒ کے بچے ایبٹ آباد میں شیخؒ کے ساتھ تھے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ شیخؒ کے اہلِ خانہ پورے ایک سال تک امریکی حکومت کے حکم پر خائن پاکستانی ایجنسیوں کی قید میں رہے۔ امریکہ نے 'جو آزادی، انسانی حقوق اور جنیوا معاہدوں کا علم بردار ہے اور دنیا کو بے وقوف بنانے کے لیے اس دجل کو پھیلاتا ہے' ان بے گناہ عورتوں اور بچوں کو بغیر کسی جرم اور الزام کے پورا ایک سال صرف اس لیے قید میں رکھا کہ یہ شیخ اسامہ بن لادنؒ کے اہل خانہ ہیں جنہوں نے امریکہ کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تھا۔ ابھی ہم یہیں تک اکتفا کرتے ہیں۔

و آخر دعوانا عن الحمد للّٰہ رب العالمین ،و صلی اللّٰہ علی سیدنا محمد و آلہ و صاحبہ و سلّم

☆☆☆☆☆

بقیہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں عبادات کا شوق و ذوق

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی حالت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے۔ حضرت عمرؓ نے استفسار کیا ''بھلا یہ کون سا وقت ہے''۔ اُنہوں نے کہا کہ بازار سے پلٹا تو اذان سنی اور صرف وضو کر کے چلا آیا۔ فرمایا یہ بھی قابل اعتراض بات ہے کہ صرف وضو کیا حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے۔

اگرچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سبھی اوقات نماز کی پابندی کیا کرتے تھے لیکن جمعہ کے دن خاص طور پر یہ اہتمام کیا جاتا تھا کہ مسجد کی مغربی دیوار پر ایک چادر تان دی جاتی تھی اور جب دیوار کا سایہ اس کو پورے طور پر ڈھک لیتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ علیہ فوراً نماز کے لیے گھر سے نکل کھڑے ہوتے تھے۔

☆☆☆☆☆

20 دسمبر: صوبہ کنڑ............ کے ضلع ماراورا............ مجاہدین کی افغان اور امریکی فوج سے جھڑپ............ 4 امریکی............ 6 افغان فوجی ہلاک............ درجنوں زخمی

(آخری قسط)

شکست خوردہ صلیب اور فتح مندامت مسلمہ پر فتح کا سورج طلوع ہو رہا ہے

معرکہ ستمبر کی مبارک کارروائیوں کے گیارہ سال مکمل ہونے پر شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا خصوصی بیان

فلسطین کی آزادی کے لیے اگلا قدم تمام دنیا میں، بالخصوص عراق اور شام میں مجاہدین کی پشتی بانی کرنا اور ان کی صفوں میں شامل ہونا ہے۔ بلاشبہ مجاہدین کی حوصلہ افزائی سے مجاہد امت کی شوکت میں اضافہ ہوگا اور امت کے اندر اس فراموش فریضے کی تعلیم عام ہوگی جس سے امت کو دور رکھنے کے لیے دشمن اپنی پوری کوشش کر رہا ہے۔

بے شک شام میں مسلم مجاہد ریاست قائم کرنے کے لیے جہاد کی حمایت کرنا بیت المقدس کی آزادی کے سلسلے میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اسی لیے امریکہ اور اقوامِ متحدہ سیکولر حکومت کو بچانے کے لیے پوری کوشش کر رہے ہیں اس خوف سے کہ کہیں شام کی سرزمینِ رباط و جہاد میں ایسی حکومت نہ قائم ہو جائے جو اسرائیل کا ناطقہ بند کر دے اور بیت المقدس کی آزادی کے لیے پیش رفت کرے۔

بے شک اوباما اور امریکی قیادت، امتِ مسلمہ کے خلاف اپنی اس جنگ کو کسی ایک جماعت یا چند اشخاص تک محدود قرار دے کر خود کو اور اپنی قوم کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہ روزِ روشن کی طرح عیاں اس حقیقت سے آنکھیں بند کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے مدِ مقابل ایک مجاہد اور بیدار امت کھڑی ہے۔

چنانچہ اے ہمارے اہلِ شام! ارضِ رباط و جہاد، امریکہ اور اسرائیل کی امیدوں کو خاک میں ملا دو اور وہ تمہیں، اسلام اور مسلمانوں کی مدافع مسلم ریاست کے قیام کے ہدف سے غافل نہ کرنے پائیں۔ ایسی ریاست جو حقیقی معنوں میں شام کی جہادی سرزمین پر عدل و حریت اور عزت و شرف کو قائم کرے۔ شام کے تمام اہلِ اسلام کو اس مقدس ہدف کے حصول کے لیے متحد ہو جانا چاہیے۔

فلسطین کی آزادی کے سلسلے میں چوتھا اہم قدم تمام اسلامی تحریکوں کو مشترکہ اہداف پر متفق اور متحد کرنا ہے۔ ابتداً مخلصین کو پوری دنیا میں سرگرم عمل اس جہادی قیادت کے گرد اکٹھا کیا جائے جسے اس کے تجربات نے کندن بنا دیا ہے اور حالات نے اس کے صدق و ثبات اور استقامت کو ثابت کر دیا ہے۔ تاکہ ایک مضبوط جہادی تحریک کی بنیاد پڑے اور جہادی امت وجود میں آئے۔ پھر تمام اسلامی تحریکوں اور جماعتوں کو مندرجہ ذیل مشترک اور جامع اہداف پر اکٹھا ہونے کی دعوت دی جائے:

ا۔ فقط شریعت اسلامی کی حاکمیت کو قبول کرنا اور اس کے علاوہ تمام نظریات اور نظاموں کو رد کرنا۔ چاہے وہ جمہوریت کی حاکمیت ہو جس میں عوام کی سیادت تسلیم کی جاتی ہے یا ریاستی نظام ہو جسے اقوامِ متحدہ کے نام سے دوسری جنگِ عظیم کے بعد مضبوط کیا گیا۔ جس میں اصلاً پانچ متکبرین کی حکمرانی ہے جو اپنے حکم کو باقی اقوامِ عالم پر مسلط کرتے ہیں اور اس کے تمام ارکان شریعتِ اسلامی کی بجائے لوگوں کی اکثریت کی بناء پر نظام حکومت چلاتے ہیں۔ جس کا چارٹر اپنے ارکان کی حدود کا تحفظ کرتا ہے یعنی مسلم قوقاز پر روس، مشرقی ترکستان پر چین، سبتہ اور ملیلیا پر سپین اور فلسطین پر اسرائیل کے قبضے کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اسی اقوامِ متحدہ نے مسلم سرزمینوں پر زیادتی کی دسیوں قراردادیں منظور کیں، جیسے تقسیمِ فلسطین، اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرنا اور اس سے متعلق دیگر قراردادیں، عراق پر پابندیاں اور افغانستان پر صلیبی حملے کے جواز کی قرارداد وغیرہ، اسی طرح بون کانفرنس جس کے ذریعے افغانستان میں امریکہ کی زرخرید حکومت قائم کی گئی۔

تمام نظاموں کو رد کر کے شریعتِ اسلامی کو نافذ کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ ہم تمام مسلم سرزمینوں میں صرف اور صرف اسلامی شریعت کو نافذ کرنے کی کوشش کریں، جس کے ساتھ کوئی نظام متصادم نہ ہو اور کوئی اس کا مخالف نہ ہو۔

ب۔ مقبوضہ مسلم سرزمینوں کی آزادی کے لیے کام کرنا اور ان تمام قراردادوں کو رد کرنا جو کفار کو مسلم علاقوں پر قبضے کا حق دیتی ہیں۔ جیسے فلسطین پر اسرائیل، چیچنیا اور قوقاز پر روس، کشمیر پر ہندوستان، سبتہ اور ملیلیا پر سپین اور مشرقی ترکستان پر چین کا تسلط۔

ج۔ اسلامی سرزمینوں پر قابض مغربی اتحاد کے ہاتھوں ہونے والی مسلمانوں کے وسائل کی لوٹ مار کو روکا جائے۔ اس کی بدترین مثال اسلامی تیل کی چوری ہے۔ یہ تاریخ انسانی کی سب سے بڑی ڈکیتی ہے جو امریکہ کی قیادت میں مسلمانوں کے خلاف جاری ہے۔

د۔ مفسد و آمر طواغیت کے خلاف اٹھنے والی مسلم اقوام کی بھرپور تائید اور حمایت کرنا، ان میں شریعت کی حاکمیت اور اسلامی احکام کی پابندی کا شعور پھیلانا اور انھیں اس بات کی دعوت دینا کہ اپنی جدوجہد اس وقت تک جاری رکھیں جب تک فاسد نظام کی تمام باقیات ختم نہ ہو جائیں اور ان کے ممالک مکمل طور پر خارجی ذلت اور داخلی فساد سے پاک نہ ہو جائیں۔ اسی طرح دوسری قوموں کو بھی ان کی پیروی کی ترغیب دلانا تاکہ سارے عالم اسلام کو ان غاصب حکمرانوں سے پاک کیا جا سکے۔

ر۔ دنیا بھر میں ظلم اور متکبرین کے خلاف ہر مظلوم اور ضعیف کی حمایت کرنا۔

و۔ ایسی ریاست کے قیام کے لیے کام کرنا جس خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو، جو کسی

20 دسمبر: صوبہ بغلان............ضلع دوشی............مجاہدین اور افغان کٹھ پتلیوں کے درمیان شدید جھڑپ............6 افغان اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

قومی ریاست یا غاصبین کی قائم کردہ جغرافیائی حدود سے آزاد ہو، جو اسلامی وحدت اور مسلمانوں کے درمیان اس ایمانی اخوت پر یقین رکھتی ہو جو دشمنوں کی کھینچی ہوئی حدود کو رد کرے۔ جو عدل اور شورائی نظام، ضعفا کی نصرت اور مسلم سرزمینوں کی آزادی کے لیے کوشاں ہو جس میں مقبوضہ فلسطین اور یہودی پنجے میں جکڑی ہوئی مسجدِ اقصیٰ سرفہرست ہیں۔ وہ خلافت جو فلسطین کا دفاع کرے نہ کہ اس کی تقسیم اور اس پر قبضے میں معاون ہو۔

عزم اور استقامت کے ساتھ ان اقدامات پر عمل کرنے سے ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے فلسطین کی آزادی اور اقصیٰ کو چھڑانے کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔

> **بے شک شام میں مسلم مجاہد ریاست قائم کرنے کے لیے جہاد کی حمایت کرنا بیت المقدس کی آزادی کے سلسلے میں بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اسی لیے امریکہ اور اقوامِ متحدہ سیکولر حکومت کو بچانے کے لیے پوری کوشش کر رہے ہیں اس خوف سے کہ کہیں شام کی سرزمینِ رباط و جہاد میں ایسی حکومت نہ قائم ہو جائے جو اسرائیل کا ناطقہ بند کردے اور بیت المقدس کی آزادی کے لیے پیش رفت کرے۔**

گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں کے حوالے سے دوسرا اہم پہلو: دشمنانِ اسلام کے ساتھ رعب اور دبدبے میں توازن قائم کرنا تھا۔ تاکہ وہ بھی ویسے ہی تکلیف کا مزہ چکھیں جیسے ہمیں اذیتیں دیتے ہیں، ان زخموں کا درد محسوس کریں جو انہوں نے ہمیں لگائے ہیں، ان کی عمارتیں بھی یوں ہی تباہ کی جائیں جیسے وہ ہمارے گھروں پر بم باری کرتے ہیں اور ان کی معیشت کو بھی ویسی نقب لگائی جائے جس طرح وہ ہمارے وسائل کو لوٹ رہے ہیں۔ تاکہ جب وہ اپنے جرائم اور مظالم کا ادراک کریں تو ہماری اقوام کے ساتھ مفاہمت پر غور کریں اور ان کے اپنے خیر خواہ ان کو دوسری قوموں پر جبر کم کرنے پر مجبور کریں تاکہ ہمارے لوگوں کو اپنے اوپر مسلط امریکہ کے غلام طواغیت اٹھا پھینکنے اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی فرصت مل سکے۔ عملاً اللہ کے فضل اور قوت سے آج ایسا ہی ہو رہا ہے۔

اس لیے میں امت مسلمہ کے تمام افراد اور عرب اقوام کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ امریکہ کی کمزوری سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے فاسد و مفسد حکمرانوں سے چھٹکارا حاصل کریں اور مندرجہ ذیل دو اہداف کے حصول تک اپنی تحریک جاری رکھیں۔

اول: عوام کا ہدف شریعتِ اسلامی کے تحت عزت و حریت کا حصول ہو اور یہ اس وقت تک قطعاً ممکن نہیں جب تک فوج اور قضاء اور دیگر شعبوں میں فاسد نظام کی تمام باقیات کو مکمل طور پر ختم کرکے ایسی حکومت قائم نہ کی جائے جس میں اسلام کی حاکمیت ہو۔ جو عدل کو پھیلائے، شوریٰ کو نافذ کرے، مسلم سرزمینوں کا دفاع کرے اور ڈاکوؤں کو کمزور عوام کے منہ سے لقمہ چھیننے سے روکے۔

دوسرا ہدف جس کے حصول تک ان تحریکوں کو جاری رہنا چاہیے وہ ہمارے ممالک میں موجود مغرب کے غلاموں کے اقتدار کا خاتمہ ہے۔ اس میں سرِفہرست جزیرۃ العرب میں آل سعود اور خلیج کے بادشاہ اور مغربِ اسلامی میں فرانس کے بیٹے ہیں۔

اے ہمارے عربی اور مسلم عوام! آج امریکہ، مجاہدین کی ضربوں سے لرز اٹھا ہے، اس کے زخموں سے لہو بہہ رہا ہے اور وہ بھاگنے کی تیاریوں میں ہے۔ اس لیے تم اپنی تحریک میں سستی نہ کرو اور تاریخ کے اس نادر موقعے سے فائدہ اٹھاؤ۔

مبارک غزوات کے حوالے سے تیسرا اہم پہلو: امریکہ کو مسلمانوں بالخصوص مجاہدین، علما اور داعین (جو اس کے جرائم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں) کی گرفتاری کے جرم سے روکنے کی کوشش کرنا تھا۔ ان میں سرِفہرست باعمل، عالم شیخ عمر عبدالرحمٰن ہیں (اللہ ان کو رہائی نصیب کرے)، شیخ اسامہ بن لادنؒ نے کئی دفعہ اس بات کو دہرایا کہ امریکہ کا مسلمانوں، ان کے علما اور بالخصوص شیخ عمر عبدالرحمٰن کو قید کرنا، امتِ مسلمہ پر اس کا سب سے بڑا ظلم اور جرم ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم نے امریکی یہودی وارن وانسٹائن کو گرفتار کیا ہے اور اللہ کے حکم سے ہم اسے اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک وہ ہمارے قیدیوں کو رہا نہیں کرتے۔ ان میں سرِفہرست شیخ عمر عبدالرحمٰن، عافیہ صدیقی، حسناء ارملہ بیوہ ابوحمزہ المہاجرؒ اور خالد شیخ محمد ہیں۔ ہم سب مسلمانوں کو ترغیب دلاتے ہیں کہ مسلم قیدیوں کو چھڑانے کے لیے، اسلام کے خلاف جنگ میں شریک ریاستوں کے شہریوں کو قیدی بنائیں۔ یہ صلیبی صہیونی جبار، قوت کی زبان کے علاوہ کوئی زبان نہیں سمجھتے۔

گیارہ ستمبر کے حملوں کے حوالے سے چوتھا اہم پہلو امریکہ کی پروپیگنڈہ جنگ ہے جس کے ذریعے وہ حقائق کی پردہ پوشی کرنا چاہتا ہے اور اسلامی سرزمینوں کی اور اقصیٰ کی آزادی کے لیے مصروفِ عمل لوگوں کے کردار کو مشکوک کرنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ اپنی ذلت آمیز شکست کے باوجود اس کی یہ کوشش ہے کہ دنیا کو باور کرائے کہ امریکہ جیت رہا ہے۔ اس کی واضح اور مضحکہ خیز مثال اوباما کی وہ تقریریں ہیں جن میں وہ فتح کے دعوے کرتا ہے جب کی اس کی فوجیں افغانستان سے بھاگنے کے لیے بے تاب ہیں۔ اسی طرح اس کا دنیا کو یہ سمجھانے کی کوشش کرنا کہ کسی ایک فرد یا چند افراد کو مارنے سے اسے فتح مل جائے گی۔ جب کہ ان کے اپنے اقوال میں ہی تضاد پایا جاتا ہے۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ انہوں نے جماعت القاعدہ کو شکست دے دی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ جماعت القاعدہ ان کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اسی طرح یہ غلط فہمی پھیلانے کی کوشش بھی کرتے ہیں کہ جماعت القاعدہ منتشر اور غیر فعال ہو چکی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲۱ پر)

21 دسمبر: صوبہ لوگر............ضلع برک برکی............امریکی جاسوس طیارے کو مجاہدین نے مار گرایا

انٹرویو امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ......مولوی ولی الرحمٰن محسود حفظہ اللہ

’تحریک طالبان پاکستان کی جانب سے حال ہی میں جاری کیے گئے اس انٹرویو میں دجالی میڈیا کے پروپیگنڈے کا مسکت جواب دیا گیا ہے‘

سوال: امیر محترم کچھ عرصہ سے میڈیا میں اس بات کو شدومد سے بیان کیا جارہا ہے کہ تحریک طالبان پاکستان مرکزی سطح پر دو گروپوں میں تقسیم ہوگئی ہے ان باتوں میں کتنی صداقت ہے؟ کیا واقعی تحریک طالبان پاکستان دو گروپوں میں تقسیم ہوگئی ہے؟

جواب: یہ جو پروپیگنڈہ ہورہا ہے کہ تحریک طالبان دو گروپوں میں تقسیم ہوگئی ہے یقیناً اس پروپیگنڈے سے مراد میں اور مولانا ولی الرحمٰن صاحب ہیں۔ میڈیا میں جتنا پروپیگنڈہ ہو رہا ہے، یہ جھوٹ پر مبنی لایعنی دعوے ہیں اور ان میں کوئی حقیقت نہیں، جس کا ثبوت میرا اور مولوی صاحب کا یہاں اکٹھے بیٹھنا ہے۔ پہلے بھی میڈیا نے یہ پروپیگنڈہ کیا تھا، مگر وقت اور تاریخ نے یہ بات ثابت کردی کہ میں اور مولوی صاحب یک جان ہیں، اور ان شاءاللہ آخری دم تک یک جان رہیں گے۔

سوال: میرا اگلا سوال مولوی صاحب آپ سے ہے کہ آپ کے بارے میں یہ باتیں کی جارہی ہیں کہ آپ افغانستان کے جہاد کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں، اور پاکستان کے جہاد کو اتنی توجہ نہیں دیتے ہیں، آیا ان باتوں میں کوئی صداقت ہے؟ اور پاکستان کے جہاد کو آپ کس نظر سے دیکھ رہے ہیں؟

جواب: محترم آپ نے جو سوال پوچھا ہے اس سوال کے جواب سے پہلے امیر محترم حفظہ اللہ سے جو بات آپ نے کی ہے، اس کے بارے میں، مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ میڈیا نے بار بار یہ خبریں پھیلائی ہیں کہ ہم دونوں کے مابین اختلافات ہیں، آپس کی جنگ ہے، ہم ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہیں، لیکن جس طرح امیر محترم نے فرمایا کہ یہ بات وقت نے ثابت کردی ہے کہ یہ سب جھوٹ پر مبنی پروپیگنڈہ تھا اسی طرح تاریخ بھی یہ بات ثابت کرے گی اور ہمارا اکٹھا بیٹھنا بھی یہ ثابت کررہا ہے کہ ہم پہلے بھی ایک تھے اور اب بھی ایک ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ایک رہیں گے، ایک جان رہیں گے اور ایک جماعت رہیں گے......اور ہم کیوں نہ یک جان اور متحد رہیں، جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ ظالم فوج، خفیہ ادارے، یہ چور سیاست دان اور بیوروکریٹس، پاکستان کو لوٹنے میں متفق ہیں، پاکستان کو تباہ کرنے میں متفق ہیں......تو ہم کیوں نہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے متفق نہیں رہیں گے؟ شرعی نظام کی جدوجہد کے لیے جیسے میں نے پہلے آیت تلاوت کی ہے، اس میں اللہ پاک ہمیں جس شریعت کا حکم دیتے ہیں، اور ہم اسی شریعت کے لیے جدوجہد کررہے ہیں، اور یہی شریعت ہمیں تعلیم دیتی ہے، کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو، اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمیں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ آپ لوگ جماعت کو لازم رکھو۔ اور اطاعت کو لازم رکھو اور جو بھی جماعت سے جدا ہوگیا وہ آگ کے لیے جدا ہوگیا۔ لہٰذا الحمدللہ ہم نے اتفاق سے امیر محترم پر اعتماد کیا ہے......یہ اعتماد تحریک کے سربراہ کے طور پر کیا گیا ہے......یہ سفر اسی طرح جاری ہے اور ان شاءاللہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

دوسری بات آپ نے جو سوال پوچھا تھا، تو اس سوال کے بارے میں، مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس سلسلے میں سات، آٹھ یا دس سال خصوصاً ۲۰۰۳ء کے بعد پاکستان کے خلاف جہاد، یا جہاد پاکستان کے حوالے سے ہماری عملی زندگی، ہماری قربانیاں اور ہمارے ساتھیوں کی استقامت سب کے سامنے ہے۔ اس سب کے باوجود اس طرح کی خبریں پھیلائی جاتی ہیں کہ مجھے افغانستان کے جہاد میں دلچسپی ہے یا پاکستان کے جہاد میں دلچسپی ہے...... میں واضح کردوں کہ یہ دونوں ہمارے محاذ ہیں، امریکہ براہ راست افغانستان پر بھی حکومت کررہا ہے، وہاں بھی ایک کٹھ پتلی بٹھایا ہوا ہے اور اسی طرح یہاں پاکستان میں بھی ایک کٹھ پتلی بٹھایا ہوا ہے، دونوں ملکوں کی فوج کو تنخواہیں دے کر ہمارے خلاف لڑاتا ہے......فی الحقیقت یہ ایک ہی محاذِ جنگ ہے، چاہے وہ پاکستان کے خلاف ہو یا افغانستان کے خلاف ہو، ہم دونوں کو امریکہ کے خلاف جنگ قرار دیتے ہیں، اور یہی صلیبی صیہونی اتحاد ہے‘ جو انہوں نے بنایا ہے‘ جس کے خلاف ہم نبرد آزما ہیں۔ اِن کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے۔ اپنے شہدا کی شہادتوں اور قربانیوں سے ہم نے یہ ثابت کیا ہے کہ خواہ افغانستان کی سرزمین ہو یا پاکستان کی سرزمین، دونوں کو ہم نے اپنے خون سے سیراب کیا ہے اور یہ سب کچھ خالصتاً اسلامی نظام کی خاطر کیا ہے۔

سوال: آپ کے جواب سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ آپ کا امیر صاحب پر مکمل اعتماد ہے...... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کو امیر بنایا جارہا ہے یا مولانا فضل اللہ صاحب کو امیر بنایا جارہا ہے، اس بات میں کوئی حقیقت ہے؟

جواب: یہ قطعاً بے بنیاد بات ہے۔ اس بات میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ ہمارا امیر صاحب پر اعتماد نہیں ہے یا قیادت کے لیے میں آگے آرہا ہوں یا مولانا فضل اللہ صاحب آگے آرہے ہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم عہدوں یا کرسیوں کی وجہ سے ایک دوسرے کے مخالف بن بیٹھے ہیں......ہمارے متعلق یہ تصور بالکل بے بنیاد ہے اور بے وقوفی کی علامتوں میں سے ہے......اس لیے کہ جہاد میں ایسے کوئی منصب یا عہدے نہیں ہوتے کہ بندہ اس میں دلچسپی رکھے، اس میں پاکستان میں رائج خبیث نظام کی طرح کوئی کرسیاں نہیں ہیں کہ کوئی

21 دسمبر: صوبہ لغمان............ضلع علی نگر............ریموٹ کنٹرول بم دھاکہ............ایک صلیبی فوجی ٹینک تباہ............4 فوجی ہلاک............2 شدید زخمی

ان کی طرف راغب ہو......عہدوں اور کرسیوں کی طرف وہی راغب ہوتا ہے جس کے اس میں دنیاوی مفاد ہوں، پلاٹوں کا مقصد ہو، زمینوں کا مقصد ہو، کرپشن مقصود ہو، غریب عوام کا خون چوسنا مقصود ہو...... جب کہ میدان جہاد میں تو ایسی کوئی ایک چیز بھی نہیں ہے۔ یہاں جہاد میں جو جتنے اعلیٰ عہدے پر فائز ہو وہ اتنا ہی دشمن کے ہدف پر ہوتا ہے......تو کون بے عقل ہوگا جو آگے بڑھ کر کہے کہ مجھے بڑا عہدہ ملے، یہاں جو جتنی بڑی ذمہ داری پر ہوتا ہے اتنا ہی اُس کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ یہ ایک نظریاتی سفر ہے۔

سوال: امیر محترم میرا سوال آپ سے ہے کہ افغانستان میں امریکہ نے افغان طالبان نے سے مذاکرات شروع کیے ہیں، اگر پاکستانی حکومت آپ کو کوئی ایسی پیش کش کرے تو کیا آپ اس پر سنجیدگی سے غور کر سکتے ہیں؟

جواب: ہم نے کبھی بھی مذاکرات سے انکار نہیں کیا ہے لیکن ہم اُن مذاکرات پر یقین رکھتے ہیں جو سنجیدہ ہوں اگر ایسا ہو تو ہم اِن سے مذاکرات کر سکتے ہیں۔ لیکن ایسے مذاکرات جو کہ غیر سنجیدہ ہوں مثلاً اس میں ایسی بات ہو کہ آپ لوگ ہتھیار رکھ دو، بندوق رکھ دو تب ہم مذاکرات کریں گے، تو پھر یہ بہت غیر سنجیدہ باتیں ہیں۔ ہمارے آباؤ اجداد کے زمانے سے قبائل میں اسلحہ موجود ہے اسلحہ قبائلیوں کا زیور ہے، لہٰذا یہ ایک غیر سنجیدہ بات ہے کہ اسلحہ جمع کروادو تو پھر ہم آپ لوگوں سے مذاکرات کریں۔ مشروط مذاکرات یا شرائط پر مبنی مذاکرات کے ہم قائل نہیں ہیں، البتہ ایسے مذاکرات جو سنجیدگی کے ساتھ ہوں سے ہم نے انکار نہیں کیا ہے۔ بار بار ہم نے اس دشمن پاکستانی حکومت کے ساتھ مذاکرات بھی کیے ہیں، معاہدے بھی کیے ہیں، جیسا کہ سراروغہ کا معاہدہ تھا جس پر ہم قائم رہے......امیر بیت اللہ شہید رحمہ اللہ نے سراروغہ کا معاہدہ کیا تھا مگر بار بار اس معاہدے کو دشمن نے توڑا ہے، ہم نے کبھی بھی معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کی، اس بات کا گواہ سابقہ گورنر سرحد علی محمد جان اورکزئی ہے کہ جس نے بار بار حکومت سے کہا کہ معاہدے کی خلاف ورزی بار بار فوج کی جانب سے ہو رہی ہے، مگر حکومت اور مشرف نے اس کی بات پر کوئی دھیان نہیں لہٰذا اُس نے غیرت کا مظاہرہ کیا کہ استعفیٰ دے دیا کہ میں اس سے آگے ڈیوٹی نہیں کر سکتا۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مذاکرات سے ہم نے کبھی بھی انکار نہیں کیا ہے لیکن بات یہ ہے کہ حکومتِ پاکستان کے پاس ازخود کوئی اختیار نہیں ہے، کیونکہ پاکستان ایک غلام ملک ہے، یہ فوج اور حکمران امریکیوں کے پیروکار ہیں، امریکیوں کے غلام ہیں اور غلام تو کبھی بھی خود مختار نہیں ہوتا، غلام تو کوئی اختیار نہیں رکھتا، غلام کو تو جو اس کا آقا حکم دیتا ہے بس وہی بات، اُس کی بات ہوتی ہے۔ اگر پاکستان واقعی خود مختار ہے تو امریکیوں کا بائیکاٹ کرے اور مکمل آزادی کے ساتھ ہم سے سنجیدہ مذاکرات کرے۔ لیکن ویسے مذاکرات نہیں جیسا کہ پہلے کیے تھے کہ جب امریکیوں کی طرف سے دباؤ آجاتا تھا کہ معاہدہ توڑ دو، مذاکرات ختم کر دو۔ تو پھر پاکستان نے امریکہ کے کہنے پر وہ معاہدے بھی ختم کیے اور وہ مذاکرات بھی ختم کیے، اپنے ہی قبائل و عوام کا خون ڈالروں کے عوض بہایا اور پاکستان کی معزز بہن ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو ڈالروں کے بدلے گرفتار کر کے امریکیوں کے حوالے کر دیا گیا، تو ہم ایسی غلام حکومت اور نظام پر کیسے اعتماد کر سکتے ہیں۔

سوال: مولانا صاحب آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟

جواب: میں امیر محترم کی ان باتوں سے سو فیصد متفق ہوں اور ان کی باتوں کی تائید کرتا ہوں......جس طرح پہلے میں نے بتایا کہ یہ ایک نظریے کا سفر ہے، ایک عقیدے کا سفر ہے...... ہمارے عقیدے اور نظریے میں کہیں یہ تصور بھی نہیں ہے کہ ہم کسی کی غلامی قبول کریں یا ہم اُس نظام کی غلامی کریں جو کہ ہمارے دشمن کا نظام ہے۔ البتہ اگر سنجیدہ مذاکرات ہوں، سنجیدہ مذاکرات کے لیے راہ ہموار ہو اور ہم یہ محسوس کریں کہ حکومت واقعی ان مذاکرات کے لیے سنجیدہ ہے، تو پھر اس پر ضرور غور کیا جائے گا اور ایک فیصلے تک پہنچا جا سکتا ہے، مگر یہ تو اس وقت ممکن ہو سکتا ہے جس طرح امیر محترم نے فرمایا کہ کم از کم پاکستان اپنے مذاکرات میں خود مختار تو ہو لیکن کیونکہ پاکستان خود مختار نہیں ہے اس لیے مشکلات ہیں، ہمارا اختیار ہمارے اپنے ہاتھوں میں ہے ہمارے بزرگوں کے ہاتھوں میں ہے، مگر حکومت کا اپنا اختیار نہیں ہے اور یہی بات مذاکرات میں حائل سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

سوال: مولانا صاحب میرا سوال آپ سے ہے، کہا جاتا ہے کہ تحریک طالبان کی جو افرادی قوت ہے، وہ اب کمزور ہوگئی ہے یا ختم ہوگئی ہے اس لیے اب یہ غیر ملکی افراد کو اپنی جنگ میں استعمال کر رہے ہیں، اس بات میں کتنی حقیقت ہے کیا آپ اپنی افرادی قوت کا کوئی خاکہ پیش کر سکتے ہیں؟

جواب: اس بارے میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ تحریک طالبان پاکستان جب سے بنی ہے، امیر شہید بیت اللہ محسود رحمہ اللہ نے اس کی بنیاد رکھی، الحمدللہ ہم نے اپنے اعمال وکردار سے یہ بات ثابت کی ہے کہ ہر آنے والے سال میں ہماری افرادی قوت اور عملیات کا دائرہ وسیع ہوا ہے، کم نہیں ہوا ہے۔ جب کبھی بھی دشمن نے اس طرح کے بیانات جاری کیے ہیں کہ ہم نے اِن کی کمر توڑ دی ہے یا تحریک طالبان کو ختم کر دیا ہے، تو ہم نے بار بار اپنے عمل سے اُن کے دعووں کا رد کیا ہے......جیسا کہ کچھ دن پہلے پشاور ایئرپورٹ پر جو کارروائی ہوئی اس سے ہم نے ثابت کر دیا کہ الحمدللہ ہماری پاس عملیات کے لیے طاقت بھی ہے اور جس طرح کے اسباب درکار ہیں افرادی قوت بھی ہے۔ جہاں تک غیر ملکی کا تعلق ہے تو یہ ایک غلیظ اصطلاح ہے کہ یہ ملکی ہے اور یہ غیر ملکی ہے......اسلام میں یہ تصور نہیں ہے...... ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے کہ دنیا کے سارے مسلمان آپس میں

22 دسمبر: صوبہ کاپیسا......ضلع تگاب......مجاہدین اور صلیبی فوج کے درمیان جھڑپیں......40 افغان فوجی......4 پولیس......4 صلیبی فوجی ہلاک......35 سے زائد اتحادی اور افغان فوجی زخمی

بھائی بھائی ہیں......ہم یہ تصور بھی نہیں کر سکتے......اب جہاں تک اِن عملیات کا تعلق ہے جس طرف اشارہ کیا گیا ہے تو اس بارے میں، مَیں یہ کہوں گا کہ اس کارروائی میں ہمارے ساتھی غیر ملکی نہیں تھے۔لیکن چونکہ یہ ہم سب کی جنگ ہے،ضرورت پیش آئے گی تو ہمارے ساتھ غیر ملکی بھی ہوں گے اور ملکی بھی ہوں گے۔ یہ اِن لوگوں کی اصطلاح ہے، حالانکہ ہم مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، ہم اس کو اپنے لیے عار سمجھتے ہیں، مشرق ومغرب میں جتنے مسلمان ہیں ہم اُن کے بھائی ہیں اور وہ ہمارے بھائی ہیں۔

سوال: امیر صاحب عرب دنیا میں ایک انقلاب آیا ہے اس کو آپ کس نظر سے دیکھ رہے ہیں؟

جواب: خلیج اور عرب ممالک جن کو بہت عرصے سے امریکہ نے اپنے تسلط میں رکھا ہوا تھا، ان کے حکمرانوں کو اپنے تسلط میں لے رکھا تھا امریکہ کی دوستی میں شخصی حکومتیں متعین کی تھیں کہ جس میں مظلوم عوام کے ساتھ ظلم ہو رہا تھا مظلوم عوام ہمیشہ سے ظلم کے شکار تھے، کفر کا نظام تھا......عرب جو کہ ایک معزز قوم ہیں ان کے لوگ محترم لوگ ہیں، امت کے اِن عرب ممالک میں بھی کفری نظام رائج تھا الحمدللہ ابھی جو انقلابات آئے ہیں، جو تحریکیں اُٹھی ہیں تو یہ ایک شرعی نظام کے لیے اُٹھائی گئی تحریکیں ہیں......اس پر ہم یقین رکھتے ہیں اور ان لوگوں سے ہماری یہ اُمید ہے کہ اِن انقلابات کی وجہ سے آئندہ اسلامی نظام آئے گا۔خلیج سے کفری نظام کا خاتمہ ہوگا تو ہم ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان سے تعاون بھی کریں گے، اگر اُن کو ہمارا خون یعنی ہماری جان درکار ہو یا اُن کو ہمارے ساتھیوں کی ضرورت ہو ہر قسم کے تعاون کے لیے ہم تیار ہیں۔ یہ اس لیے کہ جمہوری اور سیکولر نظام ختم ہو جائے، کفری نظام ختم ہو جائے اس کی جگہ ایک شرعی اسلامی نظام قائم ہو جائے۔ میں عرب ممالک میں جو تحریکیں اُٹھی ہیں ان لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ کبھی بھی سیکولر جمہوری نظام پر اعتماد نہ کریں ایسا نہ ہو کہ پھر سیکولر نظام آپ لوگوں پر مسلط کیا جائے اور کبھی بھی اس دھوکے میں نہ آئیں کیونکہ سیکولر اور جمہوری نظام میں آپ لوگوں کے لیے کوئی خیر ہے۔ سیکولر اور جمہوری نظام میں کبھی بھی مسلمانوں کے لیے کوئی خیر نہیں ہے بلکہ اس میں ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ ظلم ہوا ہے۔ یہ ایک کفری نظام ہے، یہ کفر ہے، کبھی بھی یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ جمہوریت کے ذریعے آپ کو شرعی نظام حاصل ہوا ہو......لہٰذا اس کے دھوکے میں نہ آئیں۔ میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں ان شاء اللہ جہاد کے ذریعے ہی شرعی نظام نافذ ہوگا اور تاریخ نے یہ حقیقت ثابت بھی کی ہے۔

سوال: مولانا صاحب میرا سوال آپ سے ہے کہ گزشتہ دنوں عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما اور سینئر صوبائی وزیر بشیر بلور کو تحریک طالبان پاکستان کی جانب سے ایک کامیاب کارروائی میں نشانہ بنایا گیا، اس کی کیا وجوہات ہیں کہ بشیر بلور کو ہی خاص کیوں نشانہ بنایا گیا؟

جواب: یہ ایک بہت ہی واضح بات ہے کہ ہمارے خلاف جو جنگ شروع کی گئی ہے سوات سے لے کر وزیرستان تک، اس جنگ میں اس کا ایسا براہِ راست حصہ تھا جو کہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے......ہمارے خلاف جنگ میں یہ براہِ راست شامل تھا، ہمارے سیکڑوں ہزاروں بھائی ان لوگوں نے شہید کیے اور خاص کر وہ مجاہدین جنھیں جیلوں سے نکال کر شہید کیا گیا۔ یہاں تک کہ مجاہدین کو گرفتار کیا گیا اور پھر انہیں ہیلی کاپٹروں سے گرا کر شہید کیا گیا...... جب میں ان ظالم لوگوں کی تعزیت کرنے والے لوگوں کے یہ تاثرات سنتا ہوں کہ یہ بہت انسان دوست تھا تو مجھے یہ تعجب ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو بشیر بلور کا وہ کردار یاد نہیں آرہا تھا جب وہ روزانہ میڈیا پر آکر مجاہدین کے خلاف اپنی کارگزاری بتایا کرتا تھا......اس نے بچوں کو معاف کیا، نہ عورتوں، بوڑھوں اور جوانوں کو معاف کیا۔ عدمِ تشدد کے فلسفے کا نام لیوا خود تشدد کا علم بردار بن گیا۔ پورے صوبے خصوصاً پشتون علاقے کو اس کی حکومت نے ایک عذاب میں مبتلا کر دیا۔ یہ لوگ اپنے اس کردار ہی کی وجہ سے تو نشانہ بنے ہیں اور آئندہ بھی نشانہ بنتے رہیں گے۔ اُس کے یہ الفاظ تو آپ نے خود اُس کے منہ سے سنے ہوں گے کہ ''ہم حکومت نہیں کر رہے بلکہ مجاہدین کے خلاف جہاد کر رہے ہیں''۔ یہ اِن لوگوں کی اصطلاحات ہیں......میں اِن لوگوں سے کہتا ہوں کہ اگر واقعی تم حکومت نہیں کر رہے تو پھر حکومت چھوڑ کر آجاؤ، تم بھی ہمارے خلاف ''جہاد'' کرو اور ہم بھی تمہارے خلاف جہاد کریں......پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کی مدد کس کے ساتھ ہے۔ پشتون قوم پر جو حالات مسلط ہیں اُس پر رحم کرو، حکومت چھوڑ کر باہر آؤ تا کہ ہمارے خلاف تمہارا ''جہاد'' کا جو نعرہ ہے اس پر عمل ہو سکے......میں یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کسی کے ساتھ ہمارا ٹکراؤ اُس کی شخصیت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اُس کے نظریے اور عقیدے کے ساتھ ہمارا ٹکراؤ ہے، اس فاسد نظام کے ساتھ ہمارا ٹکراؤ ہے اور اِس عقیدے کے اور بھی جتنے علم بردار ہیں، وہ بھی ان شاء اللہ ہمارے نشانے پر ہوں گے۔

سوال: امیر محترم انتخابات قریب آرہے ہیں اِس حوالے سے تحریک طالبان پاکستان نے کوئی حکمتِ عملی تیار کی ہے، تحریک طالبان پاکستان کی انتخابات کے دوران حکمتِ عملی کیا ہوگی؟ کیا ایسا کوئی امکان ہے کہ آپ لوگ کسی سیاسی پارٹی کو سپورٹ کریں یا اُن کی مدد کریں؟

جواب: اس سوال کے جواب میں، میں اتنا کہوں گا کہ جمہوری نظام پر ہم یقین نہیں رکھتے۔ ہم جمہوری نظام کو کفر سمجھتے ہیں۔ البتہ جو برسرِ اقتدار لوگوں میں سے جنھوں نے طالبان اور مجاہدین کے خلاف اعلانِ جنگ کیا، امریکیوں کا ساتھ دیا اور امریکیوں کی صف میں کھڑے ہیں، سوات سے لے کر جنوبی وزیرستان تک معصوم عوام کا خون بہایا، اور یہ سب کچھ امریکہ کی خوشنودی کے لیے کیا۔ مثلاً پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی، ایم کیو ایم وغیرہ......جنھوں نے امریکہ کا ساتھ دیا اور مسلمانوں کا خون ڈالروں کے بدلے بہایا، تو وہ لوگ اور وہ پارٹیاں اِس کفری نظام کا حصہ ہیں وہ اس میں شامل ہیں......میں واضح کر

22 دسمبر: صوبہ فراہ............ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ............ایک ٹینک اور ایک فوجی گاڑی مکمل تباہ............4 اتحادی............6 افغان فوجی ہلاک............متعدد زخمی

دوں کہ ہماری جنگ افراد کے ساتھ نہیں ہے، ہماری جنگ عام عوام کے ساتھ نہیں ہے، ہماری جنگ کسی پارٹی کے خلاف نہیں بلکہ ہماری اس نظام کے خلاف جنگ ہے۔ موجودہ کفری نظام کے خلاف ہماری جنگ جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی ان شاء اللہ۔ لہٰذا یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ ہم کسی سیاسی پارٹی کی مدد کریں...... ہاں ہم یہ بات ضرور کرتے ہیں کہ جس طرح پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی، ایم کیو ایم کا کردار ہے اگر کوئی دوسری پارٹی بھی برسرِ اقتدار آ کر اِن تینوں پارٹیوں کی مانند یہی کردار ادا کرے گی، تو اُس کے خلاف بھی ہماری جنگ ہوگی۔ اگر کسی پارٹی کا اس جنگ میں ہمارے خلاف کوئی حصہ ہوگا تو اُن کے خلاف بھی ہماری جنگ جاری رہے گی، مگر ہماری جنگ افراد یا اشخاص کے خلاف نہیں ہے بلکہ ہماری جنگ اِس کفری نظام کے خلاف ہے۔

سوال: مولوی صاحب کہا جاتا ہے کہ تحریک طالبان کا کوئی خاص ایجنڈا نہیں ہے۔ پاکستان میں آپ لوگ جو جنگ لڑ رہے ہیں کیا اس کا کوئی مقصد ہے؟

سوال: اس سوال کا میں مختصر جواب دوں گا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ’’آپ لوگ ان کے خلاف لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارا کا سارا اللہ کا ہو جائے‘‘ مفسرین لکھتے ہیں کہ سب سے بڑا فتنہ جو تمام فتنوں کی جڑ ہے وہ کفر ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کفر کا غلبہ ختم ہو جائے اس کی قوت ختم ہو جائے اور اس کی شان وشوکت ختم ہو جائے۔ حق اور باطل کی یہ قوتیں ہمیشہ موجود رہیں گی کبھی ایک غالب، کبھی دوسری غالب...... بظاہر کبھی کبھی حق مغلوب بھی ہو جاتا ہے۔ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات طیبہ کے حالات کو دیکھا جائے تو اس میں بہت کمزور حالات بھی آئے ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سخت حالات آئے ہیں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غار میں پناہ لی تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ حق مغلوب ہو گیا نہیں بلکہ وقتی طور پر باطل غالب نظر آ رہا تھا مگر آخر کار فتح حق کی ہی ہوتی ہے۔ ہماری بھی پاکستان کے نظام کے خلاف جو جنگ ہے، امریکہ کے خلاف جو جنگ ہے اور طاغوت کے خلاف جو جنگ ہے یہ صرف ایک نقطے پر مشتمل جنگ ہے کہ خلافت راشدہ کے طرز پر احیائے خلافت کے لیے محنت کرنا ہے، اس محنت میں جتنی بھی قربانیاں دینی پڑیں‘ دیں گے۔ جتنی بھی تکالیف اٹھانی پڑیں، خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے...... حالات چاہے سازگار ہوں یا نہ ہوں ہم ان قرآنی تعلیمات کی روشنی میں جہاد کو اپنا فریضہ سمجھتے ہیں...... ہم جان، مال اور گھر بار سب کی قربانی دیں گے اور عملی جدوجہد کریں گے۔ تحریک طالبان پاکستان اسی کا نام ہے کہ احیائے خلافت کے لیے عملی جدوجہد کرنا اور اپنی منزل کو پہنچنا جو کہ نفاذِ شریعت ہے جس میں ساری امت، پوری قوم اور تمام علاقوں کے لیے خیر ہے۔ غریب جو آج غربت میں حد درجے تک پہنچا ہے اور امیر تعیّشات میں حد درجے تک پہنچا ہوا ہے...... یہ تمام مصیبتیں اس کفری نظامِ جمہوریت کی وجہ سے ہیں...... یہ اِس نظام کے منحوس اثرات ہیں۔ اگر اسلامی نظام نافذ ہوتا، شرعی نظام ہوتا، تو عامۃ المسلمین کے تمام مسائل حل ہوتے کیونکہ ان تمام مسائل کا حل شرعی نظام میں ہے۔ آپ لوگ بھی اس ملک میں دیکھ رہے ہیں کہ ایک ملک میں سالانہ ساڑھے تین ہزار ارب کی کرپشن ہو رہی ہے جب کہ اس ملک کا بجٹ ۲۲ سو ارب ہو تو اس ملک کا اللہ ہی حافظ ہے۔ اگر اسلامی نظام نافذ ہو جائے...... علما آگے آ جائیں، شیوخ آگے آ جائیں، یہ نظام شرعی گھر میں آ جائے تو یقیناً ایک سال میں یہ دنیا میں امن، سکون اور چین کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

سوال: امیر صاحب محترم آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟

جواب: میں مولوی صاحب کی بات کی مکمل تائید کرتا ہوں ویکون الدین کلہ للہ۔

سوال: امیر محترم جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ ۲۰۱۴ء میں امریکی فوج افغانستان سے نکل رہی ہے، اس کے بعد تحریک طالبان پاکستان کی حکمت عملی کیا ہوگی؟

جواب: اس سوال کا جواب میں مختصر سا دوں گا کہ ۲۰۱۴ء میں جب امریکی افواج افغانستان سے نکل جائیں، اس کے بعد ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ جو کہ ہمارے امیر ہیں آج بھی ہمارے امیر ہیں اور اُس کے بعد ہمارے امیر ہوں گے ان شاء اللہ، جو پالیسی امیر المومنین کی ہوگی ہم اس پر عمل کریں گے...... آج بھی ہم ان کی پالیسیوں کے تحت ہیں اور ۲۰۱۴ء کے بعد بھی ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی جو پالیسی ہوگی وہ ہماری پالیسی ہوگی اور ہم اُن کے احکامات کے پابند ہوں گے ان شاء اللہ۔

سوال: امیر محترم افغانی طالبان اور جماعۃ القاعدہ کے ساتھ آپ لوگوں کے تعلقات کس نوعیت کے ہیں؟

جواب: امیر المومنین ہمارے بھی امیر ہے اور افغانی طالبان کے بھی امیر ہیں اور القاعدہ کے بھی امیر ہیں الحمد للہ۔ امیر المومنین تمام مسلمانوں کے امیر ہیں۔ اور الحمد للہ ہم نے ان کو صدق دل سے امیر تسلیم کیا۔ ہم ایک ہی امیر کے زیر کمان جہاد کر رہے ہیں...... اسی طرح جماعۃ القاعدہ کے مجاہدین ہمارے بھائی ہیں، اُن کے ساتھ تو ہم ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں، وہ ہمارے مہاجر بھائی ہیں اور ہم ان کے انصار ہیں...... انہی کے خاطر ہمارے گھر بار اور خاندان ختم ہو گئے مگر پھر بھی ہماری اِن سے محبت ہے، اور ہمارے سینے ان کے لیے کشادہ ہیں۔ آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا اور پاکستانی عوام بھی اس بات پر گواہ ہے کہ جب امیر محترم شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کو پاکستان میں شہید کیا گیا تو سب سے پہلے ہمارا یہ جذبہ تھا کہ ہم شیخ شہید رحمہ اللہ کا انتقام لیں اور ہم نے لیا بھی...... آئندہ بھی لیتے رہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں۔ ہمارا خون بھی اگر ان لوگوں کو درکار ہو تو ہم اپنا خون دینے سے بھی گریز نہیں کریں گے اور اِن کی عزت کی حفاظت سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

سوال: مولوی صاحب آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟

جواب: میں بھی امیر محترم کی باتوں کی مکمل تائید وتصدیق کرتے ہوئے مزید یہ کہوں گا کہ

23دسمبر: صوبہ ننگرہار..........ضلع چپرہار..........مجاہدین کا ایک امریکی فوجی قافلے پر حملہ..........2امریکی ٹینک تباہ..........6امریکی فوجی..........متعدد زخمی

شیخ اسامہ بن لادن شہید رحمہ اللہ کی شہادت کا سب سے پہلے انتقام تحریک طالبان نے لیا تھا اور بہت کم دنوں کے اندر لیا تھا جیسا کہ مہران بیس پر جو حملہ کیا تھا، یا شب قدر میں جو ہوا تھا اور ابھی تک جو جاری ہیں۔ چونکہ ہم ان کو ایک جان سمجھ رہے ہیں اور وہ ہماری جان ہیں لہٰذا ہم ان لوگوں کی خاطر اپنی جانیں دیں گے اور سروں کی قربانیاں دیں گے۔

سوال: مولوی صاحب آپ سے سوال ہے کہ کشمیر میں ہندوستان کی جانب سے مسلسل ظلم کا ایک سلسلہ جاری ہے بعض لوگ یہ الزام لگا رہے ہیں کہ تحریک طالبان کو ہندوستان سپورٹ کر رہا ہے اس الزام میں کتنی صداقت ہیں اور کشمیر کے مظلوم عوام کے بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟

جواب: اس بارے میں، مَیں کہنا چاہتا ہوں کشمیر کے عوام ہمارے مسلمان بھائی ہیں اور ان پر جو ظلم ہو رہا ہے اور جس سربریت کے وہ شکار ہیں...... چاہے وہ ہندوستان کی طرف سے ظلم ہو یا پاکستان کی طرف سے ہے...... کشمیر کے نام پر ان دونوں ممالک نے جو کھیل کھیلا ہے، کشمیر کے نام پر جو تجارت شروع کی ہے اس پر ہم بے حد رنجیدہ ہیں۔ اِن پر ہونے والے مظالم سے یقیناً ہمارے دلوں کو تکلیف پہنچتی ہے، ہمارے دل دکھتے ہیں...... جہاں تک پاکستان کی غلیظ پالیسی کا تعلق ہے کہ جس کے تحت کشمیر کی آزادی کی آڑ میں کشمیریوں کو جس طرح تباہ و برباد کر دیا گیا ہے، ان کی ہر ایک چیز کو ختم کر دیا گیا ہے، ان کے ظلم کی بھی ہم اتنی ہی مذمت کرتے ہیں جتنی ہندوستان کے ظلم کی کرتے ہیں۔ ہم نے جو جدوجہد شروع کی ہے، جو جہاد ہم کر رہے ہیں وہ ہم غزوہ ہند سمجھ کر کر رہے ہیں...... غزوہ ہند میں چاہے پاکستان ہو یا کشمیر ہو یا پھر انڈیا ہو یہ سب عملی میدان ہیں...... ان شاء اللہ تحریک طالبان کے مجاہدین کشمیر آئیں گے اور کشمیر کے مسلمانوں کو شرعی نظام کے مطابق اُن کا حق دلوائیں گے...... جس طرح ہمارے آباؤاجداد نے کشمیری مسلمانوں کی خاطر اپنی جانیں قربان کی تھیں اور کشمیر کو بزورِ بازو آزاد کروایا تھا...... اسی طرح ان کی یہ اولاد بھی اپنے آباؤاجداد کے نقش قدم پر چل کر کشمیر کو آزاد کرائے گی، ان شاء اللہ...... ہم ان کو ان کا حق دلوائیں گے۔ شرعی نظام کی خاطر عملی جدوجہد جیسا کہ ہم پاکستان میں کر رہے ہیں اِسی طرح ہم کشمیر میں بھی کریں گے اور اس طرح شرعی نظام ہندوستان میں بھی نافذ کریں گے اور ان لوگوں کے مسائل کا واحد حل بھی یہی ہے...... وہ ''رجسٹر جہاد'' جو پاکستان نے شروع کیا تھا اس سے کشمیر کبھی بھی آزاد نہیں ہو سکتا اور اگر آزاد ہو بھی جائے تو برائے نام آزاد ہو گا، مگر نظام نہیں بدلے گا۔ ان لوگوں کی تقدیر نہیں بدلے گی، اگر بدلے گی تو وہ صرف اور صرف شرعی نظام سے بدلے گی اور ان لوگوں کے ساتھ ہمارا وعدہ رہے گا کہ ان کا غم ہم اپنا غم سمجھیں گے، ان شاء اللہ۔

سوال: امیر محترم میڈیا کا ہر معاملے میں تحریک طالبان کے نظریے سے اختلاف ہے اور تحریک کے خلاف ایک پروپیگنڈہ شروع کیا ہے، موجودہ جنگ میں آپ میڈیا کے کردار کو کس نظر سے دیکھ رہے ہیں؟

جواب: میڈیا نے تو ہمیشہ سے جہاد مخالف کردار ادا کیا ہے...... امریکہ نے جو جنگ طالبان اور مجاہدین کے خلاف شروع کی ہے اس میں میڈیا کا کردار سراسر جہاد کی مخالفت پر مبنی ہے...... لیکن اس کے باوجود ہم نے اب تک میڈیا ساتھ بہت نرمی برتی ہے۔ میڈیا کو اصل معنوں میں آزاد ہونا چاہیے...... میڈیا اب بھی طالب و مجاہد کا موقف پیش نہیں کرتا جب کہ اس کے برعکس دشمن کا موقف پوری طرح نشر کیا جاتا ہے۔

سوال: مولوی صاحب آپ اس بارے میں کیا کہنا چاہیں گے؟

جواب: میں اس حوالے سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ موجودہ دور میں میڈیا کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، میڈیا کی جتنی اہمیت ہے وہ سب کو معلوم ہے، البتہ دور حاضر میں اس دجالی میڈیا نے مجاہدین کے خلاف تھوڑے پیسوں کے حصول کی خاطر جو محاذ کھول رکھا ہے، یہ بہت تشویش ناک اور قابل نفرت صورت حال ہے۔ اس لیے میں یہ کہتا ہوں کہ ہر آرٹیکل اور مضمون نگار اپنے مضمون اور کالم کا سودا کر چکا ہوتا ہے۔ وہ پہلے سے سوچ لیتا ہے کہ اگر میں یہ کالم یا مضمون طالبان کے خلاف لکھوں گا تو مجھے اتنا پیسہ ملیں گا۔ ہر تجزیہ نگار، جو ٹی وی یا ریڈیو پر طالبان کے خلاف تجزیہ کرنے کے لیے آتا ہے اس نے پہلے ہی سے اپنا معاوضہ لیا ہوتا ہے۔ جیسا کہ امیر محترم نے کہا کہ میڈیا کا کردار درست نہیں ہے اور آنے والی تاریخ میں یہ میڈیا کا کردار ایک سیاہ باب کے طور پر لکھا جائے گا...... ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ میڈیا وہی کچھ پیش کرے جو ہم کہتے ہیں اور حکومت کا موقف پیش نہ کرے...... نہیں بلکہ آزاد میڈیا کا یہ کردار ہوتا ہے کہ وہ دونوں اطراف کا پوری ایمان داری کے ساتھ موقف پیش کرے۔ میڈیا سے ہماری شکایت کی بنیادی وجہ ہی یہ ہے کہ وہ اس جنگ کے ایک ہی فریق، ایک ہی منصف اور مدعی کا موقف بیان کرتا ہے۔ اس بنا پر وہ دشمن کی صف میں شمار ہوتا ہے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے ہیں کہ میڈیا میں تمام کے تمام لوگ برے ہیں...... یقیناً اچھے لوگ بھی موجود ہیں، جو دین و مذہب اور ملک و قوم کے حقیقی مفاد کو پیش نظر رکھ کر کردار ادا کر رہے ہیں...... اس صف میں اچھے لوگ بھی ہیں مگر تعداد میں بہت ہی کم ہیں، تقریباً آٹے میں نمک کے برابر۔ میڈیا والوں سے ہم کہتے ہیں کہ ہم تم سے یہ تقاضا ہرگز نہیں کرتے کہ تم لوگ سو فی صد ہم سے متفق ہو جاؤ...... بلکہ ہم تو محض اتنا تقاضا کرتے ہیں کہ ہمارے موقف کی وضاحت یا ہم جو کہنا چاہتے ہیں اس کو اسی طرح پیش کیا جائے جس طرح ہمارے دشمن کے موقف کو پیش کیا جاتا ہے...... یہ تو قطعی انصاف نہیں کہ ہمارے دشمن کا موقف تو سو فی صد پیش کیا جائے اور ہمارا صرف دو فی صد وہ بھی بمشکل...... تمہارا یہ طرز عمل ایمان کی بھی تباہی ہے اور تمہارے پیشے کو بھی یہ زیب نہیں دیتا کہ تم یک طرفہ کردار ادا کرو لہٰذا دونوں جانب توازن برقرار رکھنا چاہیے۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم تم پر اپنا نظریہ مسلط کر رہے ہیں یا اپنا ایجنڈا تم پر مسلط کر رہے ہیں...... ہم بھی اختلاف

23 دسمبر: صوبہ غزنی......... ضلع گیرو......... مجاہدین اور امریکی فوج کے درمیان شدید لڑائی.........6 امریکی فوجی ہلاک.........4 شدید زخمی

رائے کے قائل ہیں کیوں کہ جس قوم، جماعت اور جس ملک میں اختلاف رائے کی آزادی نہ ہو تو اس کی اصلاح ہو بھی نہیں سکتی۔ اختلاف رائے کا حق ضرور ہونا چاہیے، مگر صحافتی اقدار کے تحت تمہاری جو ذمہ داریاں بنتی ہیں اُنہیں بھی مدنظر رکھا جائے......صرف ڈالر، پیسہ اور پرکشش مراعات کے پیچھے نہ جائیں، اس لیے کہ یہ اپنی جان، اپنے ملک اور اپنے مذہب کا بھی سودا ہے اور ایسا کرنے پر ضرور تمہیں بطور دشمن ہی دیکھا اور سمجھا جائے گا۔

سوال: امیر محترم قبائلی علاقوں میں مسلسل فوجی آپریشنوں کے بعد، طالبان کو علاقے سے نکالے جانے کے دعوے کیے جا رہے ہیں تو ان علاقوں میں مجاہدین کی موجودگی کتنی ہے اور کیا اِن علاقوں میں طالبان کا اثر ورسوخ ہے؟ اگر ہے تو کتنا ہے؟

جواب: الحمدللہ تحریک طالبان پاکستان' عالمی جہاد کی داعی جماعت ہے......اس کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ وہ ہر علاقے میں موجود ہو اول تو ہماری جنگ گوریلا جنگ ہے اور گوریلا جنگ کا مقصد بھی یہی ہے کہ اس میں ٹھکانے واضح نہیں ہوتے ہیں، یعنی کوئی خاص ٹھکانہ نہیں ہوتا ہے کسی کو معلوم نہیں ہوتا ہے کہ کس علاقے میں کتنا اثر ورسوخ ہے، طالبان کہاں ہیں اور کہاں نہیں۔ جب قبائلی علاقوں میں جنگ نہیں تھی اُس وقت بھی یہاں طالبان موجود تھے ہر کسی کو پتہ تھا اور جب جنگ شروع ہوگئی تو کسی کو پتہ نہیں چل رہا ہے کہ طالبان موجود ہیں کہ نہیں ہیں۔ بہر حال قبائلی علاقوں میں ہم موجود ہیں جہاد جاری ہے اور میں یہ نہیں بتانا چاہتا کہ طالبان کہاں ہیں اور کہاں نہیں ہیں اور قبائلی علاقوں کے حالات مجھ سے زیادہ آپ لوگوں کو معلوم ہیں۔

سوال: مولوی صاحب جنوبی وزیرستان کے بارے میں یہ کہا جا رہا ہے کہ وہاں پر حکومت قابض ہے اور طالبان کا کوئی اثر ورسوخ نہیں ہے بحیثیت جنوبی وزیرستان کے مقامی کمانڈر ہونے کے آپ کیا فرمائیں گے کہ وہاں پر طالبان کا اثر ورسوخ ہے یا نہیں ہے؟

جواب: جیسا طرح امیر محترم نے فرمایا کہ قبائل کے خلاف پاکستانی حکومت اور پاکستانی فوج نے جب یہ چڑھائی شروع کی تو عامۃ المسلمین کی املاک تباہ کیں، ان گھر تباہ کیے، مدارس کو نہیں چھوڑا، مساجد کو نہیں چھوڑا گیا اور ظلم کی ایک تاریخ رقم کر دی......اسی نشے میں کہ پاکستانی فوج ایک ناقابل تسخیر فوج ہے، ایک ایٹمی طاقت ہے......طویل عرصے سے ان کی خواہش تھی کہ قبائلیوں کو اپنے زیر تسلط کریں اور اپنی رٹ بحال کریں......مگر تمام قبائلی علاقوں میں مجاہدین کی موجودگی، ان کی عملیات اور ان کے پروگرام یہ ثابت کر رہے ہیں کہ پاکستان کی حکومت نے آٹھ، دس سالہ جنگ میں کچھ حاصل نہیں کیا ہے۔ بلکہ اسی پوزیشن میں ہے جس طرح ۲۰۰۳ میں یا ۲۰۰۴ میں تھے،......البتہ اس نے اپنا نقصان ضرور کروایا ہے اور فائدہ کچھ حاصل نہیں کیا ہے......امریکہ کی خوش نودی کی خاطر قبائلیوں کو اپنا دشمن تو بنایا لیکن اپنا حامی نہیں بنا سکے۔ اپنے علاقے کے مسئول ہونے کی حیثیت سے میں یہ کہنا چاہوں کہ جنوبی وزیرستان علاقہ محسود میں پانچ تحصیلیں ہیں میں مختصر عرض کرنا چاہوں گا (۱) تحصیل سرویکائی (۲) تحصیل تیارزا (۳) تحصیل لدھا (۴) تحصیل مکین (۵) تحصیل سراروغہ......ان سب میں بھی صرف تحصیل سراروغہ میں جزوی طور پر حکومت نے کچھ لوگوں کو واپس لوٹایا ہے، جس میں کچھ گاؤں مثلاً سپین کئی رغزئی، کوٹکئی اور سراروغہ کے اطراف میں کچھ گاؤں ہیں جس میں کچھ لوگوں کو واپس بھیجا ہے اور وہ بھی حکومت کے ہاتھوں یرغمال ہیں۔ اس کے علاوہ باقی چاروں تحصیلوں میں کوئی ایک بھی خاندان واپس نہیں آیا ہے اور حکومت کا لوگوں کو واپس نہ لا پانا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہاں پر حکومتی نظام بحال نہیں ہے، اُن کی موجودگی برائے نام ہے اور اُن کی رٹ نہیں ہے۔ اگر جنوبی وزیرستان اِن کے قبضے میں ہوتا تو ان چاروں تحصیلوں میں وہ متاثرین کو واپس لے آتے اور پانچویں تحصیل جس میں جزوی طور پر لوگ آئے ہیں، تو اس میں یہ جزوی طور پر نہ لاتے بلکہ پورے علاقے پر کنٹرول ہوتا۔ محسود قوم جو کہ شہری علاقوں میں رہ رہے ہیں' کو ابھی تک مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جیسا کہ ٹانک، ڈیرہ اسماعیل خان میں ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جنوبی وزیرستان میں اِن کی رٹ نہیں ہے اور میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ صحافی بھی یہاں آزادی کے ساتھ آ سکتے ہیں، اس علاقے کا دورہ بھی ہم اُن کو کروا سکتے ہیں کہ ۷۰ فیصد علاقہ ہمارے کنٹرول میں ہے اور بمشکل ۲۵ سے ۳۰ فیصد علاقہ فوج کے پاس ہوگا۔ لہٰذا حکومت کے اس دعوے میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ ہم نے طالبان کو علاقے سے بے دخل کر دیا ہے الحمدللہ چار سال پہلے جو ہماری عسکری قوت یا افرادی قوت اور وسائل کی جو پوزیشن تھی، آج اس سے بھی زیادہ ہماری پوزیشن مستحکم ہے اور ہم نے جنوبی وزیرستان کے ساتھ ساتھ پاکستان کے مختلف علاقوں میں کارروائیوں سے بھی اپنی قوت ثابت کی ہے الحمدللہ۔

سوال: امیر محترم میڈیا پر یہ جو بات کی جا رہی ہے کہ تحریک طالبان پاکستان کے جو ترجمان احسان اللہ احسان ہیں یہ غیر ملکی ایجنٹ اور غیر ملکی ادارے کے لیے کام کرتے ہیں اور یہ تحریک طالبان پاکستان کا ترجمان نہیں ہیں، اس بات میں کتنی حقیقت ہے؟

جواب: میں اس سوال کے جواب میں زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتا، احسان اللہ احسان ہمارے ساتھ یہاں موجود ہیں اور اس سوال کے بارے میں، میں کیا کہوں کہ احسان اللہ احسان ترجمان ہیں کہ نہیں ہے۔ مولوی صاحب آپ کیا کہیں گے؟

مولوی صاحب: بالکل یہ ایک حقیقت ہے، اس کے لیے کوئی ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ ان کی یہاں موجودگی ہی اس کا ثبوت ہے۔

☆☆☆☆☆

24 دسمبر: صوبہ ہلمند............ضلع نہر سراج............مجاہدین اور اتحادی فوج کے درمیان شدید جھڑپیں............ایک ٹینک تباہ............متعدد فوجی ہلاک اور زخمی

جنگ یا امن! فوج اور حکومت فیصلہ کریں، ہم ہر میدان کے لیے تیار ہیں

محترم عصمت اللہ معاویہ حفظہ اللہ کی جانب سے صحافی سلیم صافی کو بھیجے جانے والے خط کا مکمل متن

محترم سلیم صافی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کا مضمون ''یہ جنگ'' نظر سے گزرا۔ آپ کے مضمون میں اٹھائے گئے چند سوالات کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ مہربانی فرما کر میری اس وضاحت کو ''دھمکی'' سے تعبیر کیے بغیر ان پر توجہ کریں۔

طالبان پاکستان میں ایک شرعی فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ جنگ کا آغاز خود افواجِ پاکستان نے کیا، طالبان نے اپنی فوج سمجھ کر معاہدہ کیا تو جواباً ملا نیک محمد رحمہ اللہ کو شہید کر کے ''اپنی فوج'' کی سوچ کو خاک میں ملا دیا گیا۔ مجاہدین طالبان نے کچھ صبر کیا تو وانا سے جنگ سراروغہ تک پھیلا دی گئی۔ جہاں امریکہ نے اشارہ کیا فوج نے اُسے ہی میدان جنگ بنا دیا۔ قبائل کو کشت و خون کی آگ میں دھکیل دیا۔ ڈاکٹر عافیہ کے اغوا میں پاکستانی ایجنسیوں کی شرکت جیسے دکھ سکتہ طاری کیے تھے کہ اچانک اسلام آباد لہو میں ڈوب گیا...... جامعہ حفصہ تباہ برباد کر دیا گیا، لال مسجد خون سے لال کر دی گئی۔ اب اگر ہندو کوئی مسجد تباہ کریں تو اُن کے خلاف جدوجہد کو جہاد قرار دیا جائے...... کشمیر، منی پورہ، بھاگن پورہ، گجرات میں ہندو قتل مسلم کرے، مسلمانوں کی بہو بیٹیوں کو لہولہان کر دیں، عزتیں پامال کریں اور جواباً اُن کے خلاف مسلح تحریک چلائی جائے تو اُسے جہاد گردانا جاتا ہے......اور اگر یہ تمام بغاوتیں، عداوتیں پاکستانی فوج کرے، مساجد و مدارس تباہ کر دے، عزتیں پامال کرے تو جواباً اُس کے خلاف مسلح تحریک اٹھے تو فساد کہلائے!!!

؎ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کاررواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

پاکستانی فوج نے ہمیں افغانستان اور کشمیر کے محاذ سے کھینچ کر پاکستان کے محاذ پر لا کھڑا کیا ہے۔ اس لیے مجرم فوج اور حکومت ہی ہے۔ ملک میں جاری جنگ کا آغاز حکومت اور فوج نے کیا، اس لیے ہم اپنے دفاع کا شرعی حق رکھتے ہیں۔ یہ بات کسی بھی عالم دین سے معلوم کی جا سکتی ہے کہ عزت جان مال اور ایمان کا دفاع شرعاً جہاد ہے یا نہیں۔ آج اگر پاکستانی فوج' امریکہ کے لیے کرائے کی فوج کا کردار ختم کر کے خالص مسلمان فوج بن جائے اور اہل اسلام پر بندوقیں تاننے کی بجائے ۱۹۷۱ء کا بدلہ لینے اور کشمیر کے لیے لڑے تو طالبان کی صلاحیتیں اور قوتیں پاکستان کے لیے وقف ہو جائیں گی۔

آپ نے لکھا کہ بشیر بلور آخری نشانہ تھا نہ ہی اے این پی پر معاملہ رکے گا۔ آپ ہی وضاحت کر دیں کہ اے این پی کو کیا پڑی تھی کہ اس نے فوج کی غلط پالیسی پر خود کو لا کھڑا کیا ہے۔ فوج کابل سے جنگ کو اسلام آباد کھینچ لائی اور اے این پی اس جنگ کو اسلام آباد سے باچا خان ہاؤس لے آئی......شاید اے این پی کو ڈالروں کی چمک نے کچھ سوچنے نہ دیا۔ جرنیلوں کے ہاتھ آنے والے ڈالروں کی بھرمار سے اے این پی کی نظریں چندھیانے لگیں تھیں......اس لیے اب اے این پی گلے پڑے اس ڈھول کو پیٹنے پر مجبور ہے اور ایسا ہی کردار ایم کیو ایم کا بھی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ فوج اپنی پالیسیاں بدلتی ہے یا نہیں اے این پی اگر اپنی امریکہ نوازی کی پالیسی ترک کر دے اور اپنی غلط پالیسیوں پر معافی مانگے تو طالبان ان کے لیے عام معافی کے بارے میں غور کر سکتے ہیں۔

آپ کی تحریر سے یوں لگتا ہے کہ ہم مکمل سیاسی سیٹ اپ کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں تو ایسا ہرگز نہیں۔ جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے اسلام پر ہونے والے حملوں پر تحریک طالبان کے اندر بھی تشویش پائی جاتی ہے۔ تحریک کی جانب سے کبھی ایسا بیان نہیں دیا گیا کہ یہ حملے ہم نے کیے اور نہ ہی تحریک نے ان حملوں کی تحسین کی ہے۔ لہٰذا ان حملوں کا الزام تحریک پر لگانا مناسب نہیں۔ آئندہ بھی تحریک ان پر حملوں کے کسی منصوبے پر غور نہیں کر رہی ہے۔ البتہ جمعیت علمائے اسلام اور جماعت اسلامی کو اپنے بیانات پر غور کرنا چاہیے کیونکہ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔

مسلم لیگ (ن) اور تحریک انصاف کے بارے میں تحریک' سکوت اختیار کیے ہوئے ہے۔ اگر آئندہ سیٹ اپ میں یہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک فوج کے ہاتھ میں چھڑی بنتے ہیں تو پھر میدان اور گھوڑا حاضر ہے۔ لیکن اگر یہ جماعتیں ملک دشمن اور اسلام دشمن پالیسیوں سے خود کو جدا کر دیتی ہیں جیسا کہ ہم ان سے توقع رکھتے ہیں تو پھر ہمارے مستقبل کے لائحہ عمل میں بھی غیر سنجیدگی نظر نہیں آئے گی۔

صافی صاحب! یہ ملک ہمارا ہے۔ اس کے گلی بازاروں بلکہ جنگل بیابانوں

24 دسمبر: کابل............ایک 40 سالہ ایک خاتون پولیس اہل کار کی فائرنگ............ایک امریکی فوجی اہل کار ہلاک

سے بھی ہمیں محبت ہے۔مگر اس محبت کی قیمت پر ہم اصول دین نہیں چھوڑ سکتے۔اکثر صحافی بھائی اور اینکر پرسن طالبان کے خلاف یک طرفہ ٹریفک چلاتے ہیں کیونکہ دوسری طرف انہیں پیمرا کی دیوار کا سامنا ہے۔ہمارے لیے اگر یہ لوگ ''مسلمان تو کیا انسان کہلانے کے بھی حق دار نہیں'' جیسے جملوں کا استعمال کریں۔سیاست دان بھی (ہمارے لیے) ''خونخوار بھیڑیے اور درندے'' جیسے الفاظ چنیں تو پھر ہم سے بھی پھولوں کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔ہم سے کسی کی لڑائی ذاتی نہیں،نظریاتی ہے۔گویا ان کے لیے اس نفرت کا سبب ہمارا محبوب ومقدس جہادی نظریہ ہے۔

یہ نظریہ ہمیں محبوب ہے...... ہاں جان سے بھی زیادہ محبوب۔رہا یہ مسئلہ کہ کوئی نیا آپریشن معاملات حل کر سکتا ہے تو معذرت سے عرض ہے کہ امریکہ بشمول بیالیس ممالک جنگ نہ جیت سکا......تو دوسروں کی جنگ پاکستانی فوج بھی جیت نہ پائے گی۔اب ہمارے لیے جہاد جاری رکھنے کے لیے کئی بیس کیمپ بن چکے ہیں۔کسی ایک بیس کے آپریشن سے مسئلہ مزید بگڑے گا......وہ لوگ جواب تک پلٹ کر حملہ آور نہیں ہونا چاہتے، وہ بھی پوری قوت سے پلٹ پڑیں گے۔کنڑ اور نورستان کو رونے والے خوست،جلال آباد، پکتیا کے نئے محاذوں سے بھی آشنا ہونے لگیں گے۔

جنگ یا امن! فوج اور حکومت فیصلہ کریں،ہم ہر میدان کے لیے تیار ہیں......

آپ کے ذریعے حکومت،فوج اور پاکستان کے ہمدردوں کو جنگ سے نکلنے کی چند تجاویز دیتے ہیں:

۱۔اسلام سے ہم آہنگ آزاد خارجہ پالیسی۔

۲۔افغان جنگ سے شراکت داری کا خاتمہ، پاکستان میں جنگی پالیسی کا خاتمہ۔

۳۔ملک میں اسلام سے متصادم قوانین کی منسوخی،قرآن وسنت کی روشنی میں آئین پاکستان کا اجرا ونفاذ۔

اس کے علاوہ چند انتظامی او رقدرے قابلِ اعتماد اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔جو دونوں فریق آسانی سے طے کر سکتے ہیں،امید ہے میری گزارشات سے آپ اتفاق کریں گے۔

والسلام

آپ کا بھائی

عصمت اللہ معاویہ،تحریک طالبان پنجاب

۲۶ دسمبر ۲۰۱۲ء

☆☆☆☆☆

بقیہ: شکست خوردہ صلیب اور فتح مند امت مسلمہ پر فتح کا سورج طلوع ہو رہا ہے

جب کہ افغانستان پر صلیبی حملے سے قبل اور اب تحریکِ جہاد کی صورت حال پر ایک نظر ڈالنے سے اس سوال کا جواب واضح ہو جاتا ہے۔افغانستان پر صلیبی حملے سے قبل جماعت القاعدہ بنیادی طور پر صرف افغانستان میں موجود تھی اور اب اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے افغانستان سے باہر بھی اس کی چار شاخیں اور دنیا کے ہر کونے میں لاکھوں معاونین موجود ہیں۔

بے شک اوباما اور امریکی قیادت،امتِ مسلمہ کے خلاف اپنی اس جنگ کو کسی ایک جماعت یا چند اشخاص تک محدود قرار دے کر خود کو اور اپنی قوم کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہی ہے۔وہ روزِ روشن کی طرح عیاں اس حقیقت سے آنکھیں بند کرنا چاہتے ہیں کہ ان کے مدِ مقابل ایک مجاہد اور بیدار امت کھڑی ہے۔وہ امتِ مسلمہ جس کے پاک باز بیٹے،افغانستان میں امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی قیادت میں امریکہ کے صلیبی صہیونی حملے کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔جنہوں نے عراق کی سرزمین خلافت وجہاد میں امریکہ کی غلام اور تابع دار حکومت کی راہ روکی ہوئی ہے۔ان میں سر فہرست **الدولة الاسلامیه العراق** ہے اللہ ان کی حفاظت فرمائے۔

اسی طرح یمن کے گہوارۂ ایمان وحکمت اور جزیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں امریکی صہیونی نفوذ کے سامنے بند باندھے ہوئے ہیں اور امریکہ کے غلاموں کی حقیقت کو عیاں کر رہے ہیں۔ان کی صفِ اول میں جزیرۃ العرب کی جماعت قاعدۃ الجہاد ہے۔اور مغرب اسلامی میں فرانس کے غلاموں کے حملے کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑی مغرب اسلامی کی جماعۃ قاعدۃ الجہاد ہے۔اور صومالیہ میں صلیبی طوفان اور اس کے کاسہ لیس ابورغال (شیخ شریف) کے مقابلے میں عزم وہمت کا کوہِ گراں بن کر حرکۃ الشباب المجاہدین ہے۔

امتِ اسلام جس کی عوام یکے بعد دیگرے اپنے اوپر مسلط امریکی ایجنٹوں کو نکال باہر کر رہی ہے۔اس سب کے باوجود اوباما اور اس کا میڈیا یہ واویلا کر رہے ہیں کہ وہ جیت رہے ہیں اور کامیاب ہو رہے ہیں۔ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کی ایسی آزادی میں اور بھی اضافہ کرے۔یہاں تک کہ وہ تاریخ دنیا کی بدترین ذلت کو پہنچ جائیں۔

وآخر دعوانا عن الحمد للّٰہ رب العالمین ،و صلی اللّٰہ علی سیدنا محمد و علی آله و صاحبه وسلّم ۔والسلام علیکم و رحمة اللّٰہ و برکاته

☆☆☆☆☆

24 دسمبر: صوبہ جوزجان............ضلع فیض آباد............ایک مجاہد کی فائرنگ............چوکی میں بیٹھے 4 افغان فوجی ہلاک

مجاہدین اورعوام کے درمیان کبھی نہ ٹوٹنے والے مضبوط تعلقات ہیں

امارت اسلامیہ افغانستان کے ترجمان محترم ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ سے انٹرویو

محترم ذبیح اللہ مجاہد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اللہ تعالیٰ آپ کی اور تمام مجاہدین کی حفاظت فرمائے۔قارئین کی معلومات کے لیے کچھ سوالات ہیں آپ اگر ان کے جوابات مرحمت فرمائیں تو شکرگزار رہوں گے۔

سوال: سب سے پہلے ملک میں جاری جہادی صورت حال پرتھوڑی سی روشنی ڈالیں۔

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خداتعالیٰ آپ کو تندرست اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔آپ نے موجودہ جہادی صورت حال کے متعلق پوچھا ہے،اس کے جواب میں اتنا کہوں گا کہ الحمدللہ ہمارے ہاں جہادی حالات گذشتہ تمام ادوار کے بہ نسبت انتہائی سازگار ہیں اور مجاہدین نہایت قوت کے ساتھ فتح سے بہرہ مند ہو رہے ہیں۔رواں سال کے الفاروق آپریشن میں دشمن کو انتہائی سخت نقصان پہنچا ہے۔ملک بھر میں ہزاروں کی تعداد میں ان پر حملے ہو رہے ہیں،انہیں بھاری مالی اور جانی نقصان اٹھانے پڑ رہے ہیں۔ان کے اہم اور محفوظ فوجی مراکز اور کیمپوں پر انتہائی کامیاب،موثر اور بڑی کارروائیاں ہوئی ہیں۔جس سے ایک طرف انہیں بھاری نقصان اٹھانے پڑے ہیں تو دوسری طرف ان حملوں نے ان کی ساری عسکری قوت کو بے بس ذلیل کر چھوڑا ہے۔ان کی عسکری قوت کا غرور خاک میں ملا کر رکھ دیا ہے۔ایسی موثر کارروائیوں کے باعث ہی دشمن اس بات پر مجبور ہوا ہے کہ ملک کے دیگر حصوں میں جہاں حملے نہیں ہوئے وہاں بھی سیکڑوں کی تعداد میں اپنے انتہائی اہم مراکز اور اڈے خالی کر دے اور فرار کی راہ اپنائے۔اب ملکی اور غیرملکی دونوں دشمن پورے ملک میں اپنا حوصلہ ہار چکے ہیں،انہیں باہر نکلنے کا راستہ سجائی نہیں دیتا، مسلسل مایوسیوں اور ناکامیوں کے باعث آئے روز ان کے سربراہان تبدیل اور مستعفی ہو رہے ہیں اور وہ بہت زیادہ بے چینی اور اضطراب کا شکار ہیں۔

دوسری طرف مجاہدین الحمدللہ پوری طرح سے قوی حالت میں ہیں۔ان کے حوصلے بہت بلند ہیں،نظم وضبط اور ڈسپلن کے حوالے سے بھی پوری طرح منظّم ہیں۔ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں تمام ملت اسلامیہ کو بہت جلد حاصل ہونے والی فتح مبین کی بشارت دے رہا ہوں۔ان شاءاللہ اب ہم آزاد ہوں گے اور اسلامی نظام کے سائے تلے سکھ کا سانس لیں گے۔ان شاءاللہ اب وہ وقت بہت قریب ہے جب ہمارے شہدا کے ارمانوں کی تکمیل ہوگی۔

سوال: امارت اسلامیہ کے مجاہدین کا نظم وضبط کیسا ہے؟

جواب: آپ جانتے ہیں کہ امارت اسلامیہ نے مجاہدین کے لیے چند انتہائی کڑے اصول وضوابط رکھے ہیں۔اسی لیے تو مجاہدین کی صفیں روز بروز مضبوط ہوتی جا رہی ہیں اور ان کی روزمرہ کارروائیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ان اصولوں میں سب سے پہلے شریعت اور شرعی اصولوں کی مکمل پابندی ضروری ہے۔امیر کی کماحقہ اطاعت، اپنی جہادی قیادت پر بھرپور اعتماد اور مجاہدین کے درمیان بھائی چارے کی فضا برقرار رکھنا، ہر معاملے میں دوسرے مجاہد کو خود پر ترجیح دینا، ہر مسئلے میں ایثار واخلاص کے ساتھ مجاہدین امارت کی جانب سے دیے جانے والے لائحہ عمل پر عمل درآمد، اجتماعی طور پر اللہ کی رضا کے لیے ہر کام سرانجام دینا۔یہ سب وہ اصول وضوابط ہیں جن کی وجہ سے پورے ملک میں پھیلے ہوئے مجاہدین ایک خاندان اور ایک گھر کی طرح رہ رہے ہیں۔ہماری کوشش جاری ہے کہ ان اصولوں اور قواعد پر عمل درآمد کے حوالے سے اور بھی سختی اور پابندی کی جائے۔ہر معاملے میں شریعت کے فیصلے کو ترجیح دی جائے۔البتہ ان معاملات میں ملک کے دینی علما، مشائخ اور تجربہ کار بزرگوں اور بڑوں کی جانب سے دیے گئے مشوروں اور نصائح پر عمل درآمد کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔

سوال: سنا ہے مجاہدین کے نام پر کچھ لوگ عوام سے زبردستی نقدی،رقم وغیرہ لیتے ہیں کیا یہ بھی امارت اسلامیہ کے مجاہدین ہیں،ان کے بارے میں آپ کا کیا موقف ہے؟

جواب: نہیں بالکل نہیں، وہ لوگ جو مجاہدین کا نام استعمال کر کے لوگوں سے رقم لیتے ہیں اور جہاد کو اپنے دنیاوی مقاصد کے لیے وسیلہ وذریعہ بناتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے امارت کے صفوں میں کسی قسم کی کوئی جگہ نہیں۔ایسے مجرم علانیہ طور پر مجاہدین کی صفوں سے نکالے جاتے ہیں اور ان کو ان کے کیے کی بھرپور سزا ملتی ہے۔امارت اسلامیہ کے لائحہ کے شق ۱۷ اور شق نمبر ۳۷ میں اس حوالے سے لکھا ہوا اصول موجود ہے۔شق ۱۷ میں ہے:

''امارت اسلامیہ کے مجاہدین کسی سے زور زبردستی عشر، زکوۃ یا چندہ نہ لیں......شق نمبر ۳۷ میں ہے:''نقد رقم اور پیسوں کے لیے کسی کو اغوا کرنا چاہے کسی بھی عنوان سے ہو ممنوع ہے۔متعلقہ علاقے کے سربراہ کی ذمہ داری ہے کہ سختی سے اس کا تدارک کرے۔امارت اسلامیہ کے نام پر اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو صوبے کے ذمہ دار ایسے مجرمین کو قیادت کی ہدایت کے مطابق غیرمسلح کر کے سخت سزا دیں''۔

مندرجہ بالا ہدایات کی روشنی میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین کسی بھی عنوان سے لوگوں سے زبردستی رقم نہیں لے سکتے اور نہ ہی ایسے لوگوں کو امارت اسلامیہ کی صفوں میں چھوڑا جاتا ہے۔یہاں تک کہ ہمارے عام مجاہدین کو بھی اس بات کا علم ہے کہ اگر اللہ

25 دسمبر: صوبہ قندہار.........ضلع خاکریز.........مجاہدین کا پولیس چوکی پر حملہ.........6 پولیس اہل کار ہلاک.........کئی زخمی

نہ کرے کوئی ذمہ داران کو حکم بھی دے کہ فلاں آدمی کو اغوا کرو اور ان سے رقم لے لو تو عام مجاہد امیر کے اس بات کو خلاف شریعت اور خلاف اصول سمجھے گا۔ خود اس پر عمل نہیں کرے گا اور امارت کے بڑوں کو اطلاع کردے گا۔ ایسا آدمی فوراً غیر مسلح کر دیا جائے گا اور کوئی شخص اس کی حمایت نہیں کرے گا۔ میں عام مجاہدین سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ اگر کسی علاقائی رہنما کے بارے میں ایسی کوئی شکایت مل جائے تو بالائی سطح پر قائدین کو مطلع کریں۔ اس سلسلے میں امارت اسلامیہ کا اصول اتنا سخت ہے کہ کرزئی انتظامیہ کے افراد سے بھی تاوان لینا ممنوع ہے۔ وہ بھی اگر گرفتار ہو جائیں اور انہیں معافی نہ ملے تو دیگر شرعی سزائیں تو دی جاتی ہیں مگر تاوان لینے کی کسی کو اجازت نہیں۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں ایسے کاموں کے مرتکب لوگ امارت اسلامیہ کے لوگ نہیں ہیں۔ اور اگر مسلح چور اور ڈاکو ایسا کچھ کرتے ہیں یا کوئی اور مجاہدین کے نام پر ایسے ناجائز امور کا مرتکب ہوتا ہے تو ایسے لوگوں کو بھی شرعی سزا دی جاتی ہے۔

سوال: بعض اوقات ایسے بم دھماکے ہوتے ہیں جس میں عام لوگوں کو جانی و مالی نقصان پہنچتا ہے تو آپ کے خیال میں یہ کس کی کارروائی ہوسکتی ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب ہم کئی مرتبہ دے چکے ہیں لیکن یہ اہم مسئلہ ہے اس لیے امارت اسلامیہ کا موقف ایک بار پھر آپ کو پیش کروں۔ بعض اوقات جو اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں جن کا اصل ہدف یا تو معلوم ہی نہیں ہوتا یا صرف عام لوگوں کو ہی اس میں نشانہ بنایا جاتا ہے تو اس طرح کی کارروائی کرنے کی کسی کو اجازت نہیں اور نہ ہی کوئی سچا اور حقیقی مجاہد ایسا کرسکتا ہے۔ عالی قدر امیر المومنین نے اپنے عید کے پیغامات اور دیگر خصوصی ہدایات میں ملکی عوام کے جان و مال کی حفاظت کو ہر مجاہد کا فرض قرار دیا ہے۔ اور ہر مجاہد کو اس بات کا ذمہ دار بنایا ہے کہ اپنی جہادی کارروائیوں کو اس طرح سے ترتیب دیا کریں کہ اس میں عوام اور دیگر ایسے لوگوں کو جو جنگ میں شریک نہیں ہیں نقصان نہ پہنچے۔ بارودی سرنگوں اور دیگر دھماکوں کے حوالے سے خصوصی طور پر احتیاط سے کام لیا جائے۔

عام لوگوں کی زندگیوں کی حفاظت مجاہدین کے لیے اب ایک اہم ہدف ہے۔ ہم شرعی طور پر اس کے مکلّف ہیں کہ عام لوگوں کی موجودگی کی صورت میں ان کے جانوں کی حفاظت پر پوری توجہ دیں۔ اور محض بے احتیاطی اور لاپرواہی میں ان کو اس عظیم نعمت زندگی سے محروم نہ کریں۔ زندگی کی نعمت سے محرومی ایسا نقصان ہے جس کا کوئی نعم البدل۔ یہ نعمت ایک ہی بار ملتی ہے اور ایک بار ضائع کرنے سے ہمیشہ کے لیے ضائع ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص قصداً ایسی کارروائی کرتا ہے جس سے عام لوگوں کو نقصان پہنچے تو اس کا سخت محاسبہ کیا جاتا ہے۔ ہم پھر بھی ان تمام بھائیوں کو جو خود کو اسلام اور اسلامی امارت کے ہدایات کا پابند سمجھتے ہیں مطلع کرتے ہیں کہ عام لوگوں کا بہت زیادہ خیال کریں۔ بارودی سرنگ اور دیگر بارودی مواد دشمن کے لیے ایسی جگہوں پر نصب کریں جہاں دشمن کو تو بھرپور نقصان ہو مگر عام لوگ اس کے نقصان سے بچے رہیں۔ خاص طور پر ضعیف العمر افراد، خواتین اور بچوں کو نقصان نہ پہنچے۔ جہاد واقعتاً بھرپور احتیاط کا تقاضا کرتا ہے، ایسے موقع پر مجاہدین، دشمن کے کم نقصان پر بھی قناعت کریں اور جہاں دشمن کے نقصان کے ساتھ عوام کے نقصان کا بھی خوف ہو مجاہدین وہاں حملہ نہ کریں۔ تو امید ہے اللہ تعالیٰ کی غیور ذات اس کے بدلے کہیں اور دشمن کے خلاف کارروائی کا موقع دے گی اور اس سے زیادہ نقصان دشمن کو ہوگا ان شاء اللہ۔ البتہ کئی مرتبہ دشمن بھی عام لوگوں کو قصداً نقصان پہنچاتے ہیں اور پھر ذرائع ابلاغ پر اس کا ذمہ دار مجاہدین کو ٹھہراتے ہیں تاکہ مجاہدین کو بدنام کریں۔ ہمارے پاس ایسے کئی واقعات کے واضح ثبوت ہیں۔

سوال: عوام سے آپ مجاہدین کے تعلقات کیسے ہیں اور یہ کہ اس تعلق کو آپ کہاں تک ضروری سمجھتے ہیں؟

جواب: عوام ہم میں سے ہی ہیں اور ہم عوام ہی کا ایک الگ نہ ہونے والا حصہ ہیں۔ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ ہماری قربانیاں اسی عوام کی سعادت اور آزادی کے لیے ہیں۔ ہمیں عامۃ المسلمین کی خاطر جہاد کا حکم ملا ہے۔ اسلام کی حاکمیت انہی عوام کی حمایت کی بدولت اور انہی عوام کے لیے مانگتے ہیں۔ اسلامی عدالت بھی عوام کی خوش حالی کے لیے مانگتے ہیں۔ یلغار اور تسلط کے ساتھ پنجہ آزمائی بھی مسلمان رہنے اور مسلمانوں کے بسنے کے لیے ہے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم عوام میں سے ہیں اور عوام ہم میں سے۔ امیر المومنین نے اپنے ہر پیغام میں عوام کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا انتہائی صراحت کے ساتھ حکم دیا ہے۔ کہ عوام کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں، ظلم و زیادتی سے بچیں، ان کے حقوق ضائع نہ ہونے دیں۔ کوئی اور ان پر ظلم اور زیادتی نہ کرے۔ مجاہدین کو عامۃ المسلمین کے احسانات نہیں بھولنے چاہئیں۔ جنھوں نے گیارہ سال سے نہ صرف اس جہادی تحریک کو زندہ و تابندہ رکھا ہے بلکہ اب بھی مضبوط کر رہے ہیں۔ اپنے بیٹوں کی قربانی دی ہے، گھر اور گاؤں مجاہدین کے لیے بم باری میں تباہ کروائے، ان کے عزیز رشتہ امریکی ظلم و ستم کا نشانہ بنے۔ ان لوگوں کی ناشکری کرنا سب سے بڑی جفا کاری ہے۔ الحمدللہ مجاہدین اور عوام کے درمیان نہ ٹوٹنے والے مضبوط تعلقات ہیں اور اس کی ضرورت بھی انتہائی زیادہ ہے۔ انہی عوام کی مدد سے مجاہدین زندہ ہیں اور ان کی حمایت ہی کی بدولت کفار کو شکست کا سامنا ہے، عوام اور مجاہدین دونوں کو ایک دوسرے کی اہمیت سے واقف ہونا چاہیے اور دونوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔

☆☆☆☆☆

25 دسمبر: صوبہ لوگر..........مجاہدین اور امریکیوں کے درمیان شدید لڑائی..........6 امریکی ہلاک اور زخمی

وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے

شیخ یوسف العییری رحمۃ اللہ علیہ

لہٰذا ان کفار کو آگ میں جلائے بغیر پکڑ ناممکن ہوتو پھر انہیں جلانا جائز نہیں کیونکہ وہ مغلوب لوگوں کے حکم میں شامل ہوجاتے ہیں۔اگر جلائے بغیر انہیں پکڑ ناممکن ہوتو اس صورت میں اکثر اہل علم کے نزدیک یہ جائز ہے۔یہی موقف امام ثوریؒ، امام اوزاعیؒ اورامام شافعیؒ نے اختیار کیا ہے۔

سعیدؒ نے اپنی اسناد کے ساتھ صفوان بن عمروؒ اور جریر بن عثمانؒ سے روایت کیا ہے کہ بلاشبہ جنادہ بن امیہ الازدیؒ ،عبداللہ بن قیس الفزازیؒ بحرین کے حکمران اور رومیوں پر آگ پھینک کر انہیں جلاتے تھے۔یہ انہیں اور وہ اُنہیں جلاتے۔عبداللہ بن قیس نے کہا کہ مسلمانوں کا معاملہ اسی طرح چلتا رہا۔

علامہ ابن قدامہؒ نے فرماتے ہیں

''یہی حکم (دریاؤں ،جھیلوں وغیرہ کے) بند دشمن کو غرق کرنے کے لیے کھول دینے کا ہے کہ اگر اس کے بغیر دشمن پر غلبہ حاصل ہوجائے تو ایسا کرنا جائز نہیں کہ جس میں وہ عورتیں اور بچے بھی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں جنہیں قصداً قتل کرنا حرام ہوتا ہے۔اگر دشمن پر اس کے بغیر غلبہ ممکن نہ ہوتو پھر یہ اُسی طرح جائز ہے جیسے رات کے وقت حملہ کرنے میں معصوم لوگوں کی جان چلی جانے کا اندیشہ ہوتا ہے''۔

امام نوویؒ نے المنہاج اور مغنی المحتاج کی شرح میں کہا کہ کفار کے کسی علاقے اور قلعوں میں محاصرہ کرنا،اُن پر پانی چھوڑنا،آگ اور منجنیق سے گولہ باری کرنا اور غفلت کے اوقات میں اُن پر حملہ کرنا جائز ہے۔

مغنی المحتاج کے مولف،امام نوویؒ کی بات پر تعلیق کرتے ہوئے اپنی مصدر میں کہتے ہیں کہ

''اسی معنی میں ان کے گھر منہدم کرنا،اُن کا پانی روکنا،اُن پر سانپ یا بچھو پھینکنا......خواہ اُن میں عورتیں اور بچے ہی ہوں......اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی رو سے جائز ہے کہ وخذوهم واحصروهم''ان کو پکڑو اور ان کو گھیرو''۔

صحیحین میں مذکور ہے کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا گھیراؤ کیا۔ بیہقی اور صحیحین میں ہے کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منجنیق نصب کی۔اسی پر ہر اُس چیز کا قیاس کیا گیا کہ جس سے عام ہلاکتیں ہوں......پھر وہ کہتے ہیں کہ اُن کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُنہیں مذکورہ ہتھیاروں سے ہلاک کرنا جائز ہے خواہ ہم اُن پر غلبے کے بغیر ہی غلبہ حاصل کرسکتے ہوں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دورانِ جنگ دشمنوں کے ساتھ یہی سلوک اپناتے تھے۔سنن سعیدؒ بن منصور میں آیا ہے کہ بلاشبہ جنادہ بن امیہ الازدریؒ،عبداللہ بن قیس الفزازیؒ اور اُن کے بعد آنے والے بحرین کے حکمران،رومی دشمنوں پر آگ پھینکتے تھے اور یوں وہ اُنہیں جلاتے اور یہ اُنہیں جلاتے تھے۔

عبداللہ بن قیس الفزازیؒ سے روایت ہے کہ وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں لوگوں پر سمندر میں حملے کرتے،وہ دشمن پر آگ پھینکتے اور دشمن ان پر آگ پھینکتا،یہ اُنہیں جلاتے اور وہ اِنہیں۔انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا معاملہ اسی طرح چلتا رہا۔

جمہور علما کی رائے ہے کہ ضرورت کے وقت ان وسائل کے ذریعے جن میں محارب اور معصوم کے درمیان فرق نہ رہے......مثلاً آگ سے جلانا،پانی میں غرق کرنا،عمارتیں منہدم کرنا،زہر پھیلانا اور دھواں پھیلانا وغیرہ اس صورت میں جائز ہیں کہ جب دشمنوں کو شکست سے دوچار کرنا اور اُن پر کامیابی حاصل کرنا اس کے بغیر ممکن نہ ہو۔ مگر جب ان امور کے بغیر کامیابی ممکن ہوتو پھر یہ جائز نہیں۔جب کہ شافعیہ اسے مطلق طور پر جائز قرار دیتے ہیں خواہ اُن پر اس طریقے سے غلبہ ہو یا اس کے بغیر بھی غلبہ کی سبیل موجود ہو۔واللہ اعلم

لہٰذا جو دلائل شرعیہ بیان کیے جاچکے ہیں ان کی رو سے کہا جاسکتا ہے کہ جس نے یہ فتویٰ دیا اور کہا کہ کسی بھی حالت میں معصوم لوگوں حتیٰ کہ نیویارک اور واشنگٹن میں بھی امریکیوں کو بھی قتل کرنا جائز نہیں تو بلاشبہ ایسا شخص اندھیرے میں تیر چلاتا ہے اور اُس نے ایسی بات کہی کہ جس کا اُسے سرے سے علم ہی نہیں۔دشمن کو جلاکر،پانی میں غرق کرکے قتل،قلعوں کو فتح کرنے کے لیے منہدم کرنا یا اُنہیں خراب کرنا یا دشمن کو دہشت زدہ کرنا ایسا مسئلہ ہے جس پر جمہور علما کا اتفاق ہے اور اسی پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کا عمل تھا۔کوئی شخص امریکیوں کے دفاع میں اندھا ہوکر ایسی چیز کے بارے میں کیسے بات کرسکتا ہے کہ جس کا صحیح ہونا کتاب وسنت سے دلائل کے ساتھ صحیح ثابت ہوچکا ہے۔

☆☆☆☆☆

26 دسمبر:صوبہ خوست..........امریکی ایئربیس پر ایک شہیدی حملہ..................100 سے زائد نیٹو اہل کار ہلاک..........درجنوں زخمی

اُس شخص کا حکم جو خدائی قانون کے علاوہ فیصلے کرتا ہو

مفتی امین اللہ پشاوری حفظہ اللہ

(دوم) قانون سازی کرنے والے کا دفاع کرنے والا، اس میں وہ ادارے آتے ہیں جو انہیں تحفظ فراہم کرتے ہیں اور وہ انتظامیہ آتی ہے جو ان قوانین کی پابندی کرواتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

''یہ ادارے انسان ساختہ قوانین کے لیے تحفظ کی ضمانت ہوتے ہیں اور یہی اُن کے فرائض منصبی ہوتے ہیں قطع نظر اس کے کہ وہ حق ہیں یا باطل، بنا بریں وہ قوانین جو باطل ہیں اور شریعت کے مخالف ہیں انہیں صحیح سمجھتے ہوئے، تحفظ فراہم کرنے والا، قانون سازی کرنے والے کی طرح ہے دوسری صورت میں تحفظ فراہم کرنے والا پکا منافق ہے خواہ اپنی نوکری کو عذر ہی کیوں نہ بناتا ہو''۔

(سوم) منصف (قاضی) جو لوگوں کے تنازعات ان قوانین کے تحت نبٹاتا ہو، اُس کی بابت شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسا منصف جس کے (تمام) فیصلے اسلام کے مطابق ہوں اس کے لیے شاید معافی کی گنجائش نکل سکتی ہو، اگر غور کیا جائے تو یہ گنجائش بھی نہیں نکلتی، البتہ جب فیصلہ شریعت کے مخالف ہو اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ میں ایک فیصلہ موجود ہو تو بلاشبہ اس پر اس حدیث کا اطلاق ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر شخص پر سمع و طاعت فرض ہے خوشی خوشی یا رنجیدگی سے۔ ہاں معصیت کا کہا جائے تو اس میں سمع و طاعت نہیں ہے''۔

جب ایک منصف کو معصیت زدہ قانون کے تحت فیصلے کرنے کا کہا جاتا ہے تو وہ اُسے اپنے فرائض منصبی سمجھ کر بجالاتا ہے۔ اللہ کی ناراضی میں سمع و طاعت نہیں ہوتی۔ ماتحت اگر یہ حکم مانتا ہے تو اس کا حکم قانون سازی کرنے والے افسر کی طرح ہے۔ اُس کا اصل فریضہ یہ تھا کہ وہ ان قوانین کے تحت فریقین میں فیصلے نہ کرے البتہ اگر اُسے بزور مجبور کیا جائے تو پھر بامر مجبوری اس قدر قابل قبول ہوگی جس قدر جبر ہوگا۔ ''امامۃ العظمی''، میں ایسی مجبوریوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ (ص:۱۰۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے متقدمین کے اقوال کو بنیاد بنا کر جس طرح ہمارے زمانے میں کوتاہ بیں حضرات، جن کی طرف علم کی نسبت کی جاتی ہے، انسان ساختہ قوانین کے لیے جواز فراہم کرتے ہیں، علامہ احمد شاکرؒ عمدہ التفسیر (امام ابن کثیرؒ) میں اس کا جواب یوں دیتے ہیں:

''ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ اور خوارج کے اباضیہ فرقے میں اُس وقت کے حکمرانوں کے طرز عمل پر مناظرہ ہوا جو بعض مقدمات میں ہوائے نفس یا شرعی حکم سے عدم واقفیت کی بنیاد پر شریعت اسلامی کے مخالف فیصلہ دیتے تھے۔ خوارج کے نزدیک گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر سمجھا جاتا تھا اور یہی فتویٰ وہ ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر اُسے حکمرانوں پر چسپاں کرنا چاہتے تھے اور اُسے بنیاد بنا کر وہ حکمرانوں کے خلاف مسلح بغاوت کی راہ ہموار کرنا چاہتے تھے''۔

اس مناظرے کو امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے:

''عمران بن حدیر کہتے ہیں، ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بنی عمرو بن سدوس سے ایک وفد آیا اور اُن سے مخاطب ہوا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ کلام حق نہیں ہے **ومن لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولئک ھم الکافرون، الظالمون، الفاسقون** ''انہوں نے فرمایا بے شک۔ اس کے بعد وہ پوچھتے ہیں: کیا یہ حکمران اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے کر رہے ہیں؟ ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں کہا: یہی ان کا دین ہے جسے انہوں نے قبول کیا ہے، اسی کی وہ دعوت دیتے ہیں اور اسی کو پھیلاتے ہیں۔ اگر وہ کسی دینی فریضے کو ترک کرتے ہیں تو وہ گناہ کا کام ہے۔ اس پر وہ سیخ پا ہوئے اور کہنے لگے: بخدا ایسا نہیں ہے۔ بلکہ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ فرمایا، میں نے جو کہنا تھا کہہ چکا، تمہیں جو چیز سوجھی ہے میں اس کا حامی نہیں ہوسکتا، یہ آیات یہود و نصاریٰ، مشرکین اور ان جیسوں کے لیے مخصوص ہیں''۔

شیخ احمد شاکرؒ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کی سند صحیح ہے اور میرے بھائی محمود احمد شاکر نے اس واقعے کی بڑی اچھی توجیہ کی ہے جسے میں یہاں نقل کرتا ہوں:

''**اللّٰھم انی ابرا الیک من الضلالۃ** و بعد فتنہ پرداز اس واقعے کو دلیل بنا کر موجودہ حکمرانوں کے لیے سند جواز فراہم کرنا چاہتے ہیں جو اپنے فیصلوں میں، فوج داری ہوں یا دیوانی، ہتک عزت کے مقدمات ہوں یا مالی معاملات، شریعت اسلامی کے بغیر فیصلے کرتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے ملکوں میں کافروں کے قوانین لاگو کرتے ہیں۔ ایسے حکمران فوج داری اور دیوانی مقدموں میں اپنے غیر اسلامی فیصلوں کے لیے جواز اس واقعے سے لیتے ہیں''۔

26 دسمبر: صوبہ لوگر.........ضلع برک برکی.........بارودی سرنگ دھماکہ.........نیٹو فوج کا ایک ٹینک تباہ.........4 نیٹو فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

واقعہ یہ ہے کہ جب کسی ملک کا اصل رائج قانون اسلام ہو اور پھر کوئی شخص کسی جزوی مقدمے میں خلاف اسلام فیصلہ کرے تو وہ کافر نہیں ہوتا۔ خوارج کے ساتھ ابومجلز کا مناظرہ موجودہ حکمرانوں کے لیے نہیں تھا اور نہ ہی موجودہ حکمران سائل اور مفتی کے زیر بحث تھے لہٰذا ابومجلز کا فتویٰ ان حکمرانوں کے متعلق ہے ہی نہیں۔

ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ ثقہ تابعی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے والہانہ محبت رکھنے کی وجہ سے شیعانِ علیؓ میں شمار ہوتے تھے۔ سوال کرنے والے فرقہ اباضیہ کے چند سرکش لوگ تھے اور وہ حضرت علی کی خلافت کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔ وہ ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کو بغاوت کے لیے استعمال کرتے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض صوبوں کے والی ظالمانہ فیصلے بھی کرتے ہوں، لیکن ایسا تو نہیں تھا کہ اُس وقت کے حکمرانوں نے عوام پر غیر اسلامی قوانین نافذ کر رکھے تھے۔ امر واقع یہ ہے کہ اوپر والا سوال ہمارے زمانے کے حکمرانوں کے متعلق نہیں پوچھا گیا تھا۔ موجودہ حکمرانوں نے تو فوج داری اور دیوانی مقدمات میں شریعت کی مخالفت کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ ہمارے زمانے میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اللہ سے مکمل اعراض ہے اور کافروں کے قوانین برتر ہیں جو واضح ترین کفر ہے۔ اہل قبلہ کے بیچ کوئی اس کے کفر ہونے میں شک نہیں کرتا۔ ہمارے زمانے میں شرعی احکام معطل ہیں اور اللہ کے احکام کے علاوہ دوسرے انسان ساختہ قوانین کو ان پر فوقیت حاصل ہے۔

رہے وہ حضرات جو شریعت اسلامی کو کسی خاص زمانے کے لیے مفید سمجھتے ہیں اور ہمارے زمانے کے حالات اُس سے میل نہیں رکھتے لہٰذا شریعت کی اب ضرورت نہیں ہے، ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ اور اباضیہ کی بحث ملاحظہ فرمائیں اور شریعت سے کلی اعراض کرنے والے اس بحث سے جو نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں!

’’ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بس یہ ہے کہ خوارج بعض غیر اسلامی فیصلوں کو جواز بنا کر حاکم وقت کے خلاف بغاوت کرنا چاہتے تھے۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا کہ حاکم وقت نے اپنے تئیں کوئی قانون بنا کر اُسے پوری امت پر نافذ کر دیا ہو۔ یہ تو رہا واقعہ کا ایک پہلو، دوسری توجیہ یہ ہے کہ اگر کسی مقدمے میں قاضی نے خلاف شریعت فیصلہ دے دیا تھا تو اس کی متعدد صورتیں ہوسکتی ہیں مثلاً قاضی اُس خاص مقدمے میں شریعت کے حکم سے لاعلم تھا اور اپنے اجتہاد سے فیصلہ دے دیا تھا۔ ایسے قاضی کا حکم وہی ہے جو کسی جاہل کا ہوتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ قاضی نے ہوائے نفس سے فیصلہ کیا ہوگا جو ایک سنگین گناہ ہے توبہ استغفار سے بخشش ہوسکتی ہے۔ تیسری صورت یہ ہوسکتی ہے کہ وہ اُس مقدمے میں شرعی حکم کا علم رکھتا تھا۔ لیکن دوسرے علما کی نسبت الگ سے اپنی تاویل کرتا تھا، اس کا حکم متاول کا حکم ہے کتاب اللہ اور سنت رسول ہی اس کے نزدیک اصل ماخذ تھے۔ چوتھی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے یا اس سے کچھ عرصہ پہلے کسی قاضی یا والی نے ایک مخصوص مقدمے میں شریعت کے حکم کا انکار کیا ہوگا اور کافروں کے فیصلے کو نظیر بنا کر فیصلہ دیا ہوگا۔ ایسا تو نہیں ہوا تھا کہ پورا نظام مملکت ہی کفریہ قوانین پر چل رہا تھا۔ ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ اور فرقہ اباضیہ کی بحث سے، موجودہ رائج کفریہ قوانین کے لیے جواز تلاش کرنا بالکل لغو ہے۔ اس قسم کے اقوال کو مثال بنا کر حکمرانوں کے لیے سند جواز فراہم کرنا واقعے سے صرف نظر کرنا ہے۔ ایسے حکمران دراصل شریعت کو جھٹلاتے ہیں، اُن سے توبہ کروائی جائے اگر وہ اڑے رہیں اور اللہ کے اتارے ہوئے قانون کی بجائے بندوں کے بنائے ہوئے قوانین پر فیصلے کریں تو وہ پکے کافر ہیں، کفر پر مُصر ہیں اور اُن کا کافر ہونا اس دین کے پیروکاروں پر عیاں ہے‘‘۔ (عمدۃ التفسیر: ۱/ ۶۸۴)

علامہ محمود شاکر رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تعلیق اپنے جچے تلے انداز میں مسئلے کو واضح کر دیتی ہے اور جس کے دل میں کھوٹ نہ ہو اُس کے لیے اس میں بصیرت ہے۔ یہ میرا فتویٰ ہے جسے میں نے اختصار کے ساتھ دیا ہے اور اسے قرآن وسنت اور ائمہ کرام کے دلائل سے مرتب کیا ہے۔

وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

☆☆☆☆☆

ہر وقت کیوں اداس رہتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
کیوں فکر میں ڈوبی رہتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
کبھی لوٹ ہی آؤ گا ان طویل مسافتوں سے
کیوں آنکھیں تھکاتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
اندھیری رات میں راستی کا دیا لیے نکلا ہوں
کیوں خود کو کھپاتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
یہ رستے طویل ہیں اور وقت کم ہے میرے پاس
کیوں دروازے کو تکتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
اور بھی تو ہیں بہنیں تیری طرح میری منتظر
کیوں اپنا ہی حق جتاتی ہو میرے لیے پیاری بہنا
یہاں نہیں تو وہاں کے ساتھ کی امید تو ہے
کیوں آنسو بہاتی ہو میرے لیے پیاری بہنا

حمزہ داؤد

26 دسمبر: صوبہ فاریاب.........ضلع غورماچ.........مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی.........ایک فوجی گاڑی تباہ.........10 فوجی ہلاک.........1 فوجی زندہ گرفتار

(قسط سوم)

ہمیں نظامِ کفر قبول نہیں

مولانا عصمت اللہ معاویہ حفظہ اللہ

اے اہلِ پاکستان! آسمان سے نازل کردہ قوانین کے حلال اور حرام کو، جائز اور ناجائز کو پاکستانی پارلیمنٹ میں بدل دیا گیا۔ کاش اے حکمرانو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے روزِ محشر پر ایمان رکھتے۔ کاش تم پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاکستانی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے استعمال نہ کرتے۔ کاش تم انگریز سامراج کی چھوڑی راہوں پر چلنے کے بجائے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل پیرا ہوتے۔ مگر تم نے تمام حدود ہی توڑ ڈالیں۔ اسلامی ملک کی حکمران عورت تک بن بیٹھی۔ چیف جسٹس ایک ہندو بھگوان داس تک کو بنا ڈالا۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ تم شریعت کی طرف لوٹ آؤ؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں قانون سازی کا حق قطعاً نہیں دیا۔ اب بھی بغاوت سے باز آ جاؤ، اسلام دشمن جمہوریت کو چھوڑ کر نظامِ خلافت کو گلے سے لگا لو۔ اگر ہم قانون سازی کے اختیار کو خدانخواستہ قبول کر لیں اور تمہیں یہ حق دے دیں کہ تم جو چاہو قانون بناؤ کیونکہ تمہاری اکثریت ہے۔ ہاں تمہارا تو ہم سے مطالبہ ہی یہی ہے کہ اس آئین کو قبول کر لو ہم تم سے بات کرنے کو تیار ہیں۔ گویا ہم تمہارے اس آئین کو مان کر پہلے اپنے ایمان کا سودا کر دیں۔

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سواءً

''یہ تو چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح کافر ہو جاؤ۔ پس پھر تم برابر ہو جاؤ گے''۔

یاد رکھو ہم نے آئین' شریعت اسلامی کو مان لیا۔ دل و جان سے قبول کر لیا۔ ہمارے لیے تمہارے آئین کو ماننا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ تم آئین شریعت کو مسترد کرتے ہو۔ ہم تمہارے اس شرک کو قطعاً قبول نہیں کر سکتے۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰه وَ لَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْم

''کیا ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ایسے شریک ہیں۔ جنھوں نے ان کے لیے دین کے وہ قانون بنائے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ اور اگر قیامت کا دن نہ ہوتا۔ تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا، اور بے شک ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے''۔

تفسیر ابن کثیر میں علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

''یہ مشرکین دین کی پیروی نہیں کرتے بلکہ جن شیاطین اور انسانوں کو اُنھوں نے بڑا سمجھ لیا ہے، وہ انہیں جو احکامات بتاتے ہیں، یہ اُنہی کے احکامات کو دین سمجھتے ہیں۔ حلال اور حرام اپنے بڑوں کے کہنے پر سمجھتے ہیں''۔

یہاں مشرکین ان لوگوں کو کہا گیا جو دین اسلام سے ہٹ کر اپنے بنائے گئے قانونی اور غیر قانونی یعنی حلال اور حرام کے بکھیڑوں میں جا پڑے۔ مجھے حیرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی قبر، کسی درخت کو سجدہ کرنے کو سب نے شرک مان لیا۔ مگر اس واضح آیت قرآنی کے اترنے کے بعد ذات الٰہ کے اس اختیار میں کسی کو حصہ دے دینے کو آخر شرک کہنے سے کیوں عاجز ہیں؟ ہمارا موقف اسلاف سے ہٹ کر نہیں بلکہ اسلاف ہی کی کاوشوں کا ثمرہ ہے۔ ربِ محمدؐ کی قسم! ایک مسلمان تو قطعاً رب کی شریعت پر مکمل عمل کر ہی نہیں سکتا جب تک شریعت نافذ نہ ہو۔ کیونکہ اسے معاشرے میں رہنا ہے، لوگوں سے معاملات کرنے ہیں، جھگڑے، اختلافات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب ایسا ہوگا، تو اسے کسی کو جج اور قاضی بھی ماننا ہوگا۔ اگر جج اور قاضی شریعت اسلامی کے ضابطے کے مطابق فیصلہ کرے تو بہت خوب اور اگر وہ ضابطہ شریعت اسلامی نہیں تو پھر کیا وہ جاہلیت کے ضابطے پر ایک مسلمان کا فیصلہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ کا قرآن کیا کہتا ہے۔

اَفَحُكْمُ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْماً لِقَوْمٍ يُوْقِنُوْن۔ (المائدہ: ۵۰)۔

''اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون سے منہ موڑ لیں تو کیا جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ اور یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے''۔

تفسیر ابن کثیر میں صاحب تفسیر علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''یہاں اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر گرفت کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ان محکم احکامات سے روگردانی اختیار کرے۔ جو ہر خیر پر مشتمل اور شر سے روکنے والے ہیں۔ پھر ان احکامات الٰہیہ کو چھوڑ کر ان خواہشات، اصطلاحات اور آرا کی پیروی کرنے لگے جن کو انسانوں نے وضع کیا ہے۔ اور جن کی پشت پر کوئی شرعی دلیل بھی نہیں۔ یہ شخص بالکل دورِ جاہلیت کے اُن لوگوں کی مانند ہے۔ جو اپنی آرا، خواہشات پر مبنی گمراہیوں اور جاہلیتوں کی روشنی میں فیصلے کرتے تھے یا ان تاتاریوں کی طرح جو اپنے بادشاہ چنگیز خان کی وضع کردہ کتاب یاسق کو فیصلہ کن مانتے ہیں''۔

یاسق مختلف شریعتوں سے اخذ کردہ احکامات کا مجموعہ ہے کچھ احکامات یہودیت سے ماخوذ ہیں، کچھ نصرانیت سے، کچھ اسلام سے اور بہت سے احکامات اُن کے

27 دسمبر: صوبہ کنڑ.........مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان جھڑپیں.........3 فوجی گاڑیاں تباہ.........7 افغان اہل کار ہلاک

ذاتی نظریات وخواہشات کے نمائندہ ہیں۔ یہ مجموعہ اُس کی اولاد کے نزدیک ایک ایسی شریعت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے جسے یہ کتاب اللہ اور سنت رسول علیہ السلام پر ترجیح دیتے ہیں۔آگے فرماتے ہیں۔

وَمَنْ فَعَلَ ذَالِکَ مِنْ ھُمْ فَھُوَ کَافِرٌیَجِبُ قِتَالُهٗ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی حُکْمِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلاَ یُحَکِّمُ سَوَاهُ فِی قِلِیْلٍ وَلَا کَثِیْرٍ

ان میں سے جو شخص بھی ایسا کرے وہ کافر ہے۔اور اس سے قتال کرنا واجب ہے۔یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کی طرف لوٹ آئیں۔اور ہر چھوٹے بڑے معاملے میں اُنہی کو حاکم مانیں۔البدایہ والنھایہ میں علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

''یہ تمام قوانین ان شریعتوں کی مخالفتوں پر مبنی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائی۔جو شخص بھی خاتم الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ محکم شریعت کو چھوڑ کر اپنے فیصلوں کے لیے منسوخ شدہ شریعت کی طرف گیا اس نے کفر کیا''۔

سبحان اللہ......امام المفسرین امام ابن کثیرؒ نے جس انداز پر تفسیر فرمائی۔میں تو کہوں گا......اہلِ پاکستان پر ان کا خاص احسان ہے۔جب ہم ۱۹۷۳ء کے آئین کا رد کرتے ہیں تو کچھ لوگ کہہ اٹھتے ہیں کہ اس میں تو اسلامی دفعات بھی شامل ہیں۔ہاں تاتاری چنگیز خان کی یاسق میں بھی تو کچھ اسلامی دفعات شامل تھیں،میرے ان دلائل کا مقصد ۶۴ سال کے غلامی کے اندھیرے میں شریعت اسلامی کے نور سے آزادی کا دیپ روشن کرنا ہے۔رب وحدہ لاشریک کی قسم! یہ سامراجی غلام ہمارے حکمران' میری قوم کے شیروں کو ان کے کچھار سے نکال کر گیدڑوں کی غاروں میں لے گئے ہیں۔اب ان شیروں کو انہیں غاروں میں رہنے پر آمادہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔تھپکیاں اور لولی پاپ دیے جاتے ہیں، کہتے ہیں یہاں تمہارے بنیادی حقوق کا تحفظ ہوگا۔

ظالمو! تم نے اللہ تعالیٰ کا حق مار دیا......تم انسانوں کو ان کے حقوق کیسے دو گے؟ تمہیں آزادیٔ اظہارِرائے کا حق ہوگا جیسے اُنھوں نے ڈاکٹر عافیہ اور سلیم شہزاد کو بھی آزادیٔ اظہار رائے کا حق دیا۔انسانی حقوق کا تحفظ ہوگا جیسا کہ سیالکوٹ میں منیب اور مغیث کے حقوق کا تحفظ کیا،جیسا کہ ڈیرہ غازی خان کے حافظ عبداللہؒ اور اخروٹ آباد میں چیچن مہاجر بہنوں کے حقوق کا تحفظ کیا۔لوگو! اگر آپ پاکستان کی کسی عدالت میں قرآن لے جائیں اور جج سے کہیں کہ آپ میرا یہ فیصلہ قرآن کے مطابق کر دیں......تو وہ نعوذ باللہ آپ کے اس مطالبے کو مسترد کر دے گا گویا اس نے تو اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو مسترد کر دیا، اللہ تعالیٰ کے قرآن کو مسترد کر دیا، جیسا کہ بارہا حکمران حدود اللہ کا مذاق اُڑا چکے، ہاتھ کاٹنے اور کوڑوں کی سزا کو دورِ جاہلیت اور وحشیانہ تک کہہ کر مسترد کر چکے۔اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا ہے:

فَلاَ وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِی مَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُوْا فِی اَنْفُسِهِمْ حَرَ جًامِمَّاقَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْ تَسْلِماً

''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے۔جب تک وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے باہمی جھگڑے میں فیصل نہ مان لیں۔پھر جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فیصلہ کر دیں تو وہ اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں اور (دل وجان سے) اُسے تسلیم کر لیں''۔

(۱) صاحبِ احکام القرآن امام ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے۔کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کو بھی رد کر دے، وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔خواہ یہ (شک) اس بنیاد پر کرے کہ اسے اس حکم کے درست ہونے میں شک ہو یا پھر شک نہ ہو۔لیکن پھر بھی اس حکم کے ماننے اور اس کے آگے سر جھکانے سے انکاری ہو''۔(احکام القرآن؛ ج۳ ص۱۱۸)

(۲) علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں لکھتے ہیں:

''کوئی بطور اعتراض یہ کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں کیا! یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کے متعلق دل میں تنگی محسوس کرے تو صوم وصلوۃ اور اعمال صالحہ ہونے کے باوجود وہ کافر ومشرک کے حکم میں ہے''۔(تفسیر روح المعانی؛ ج۵ ص۶۵)

(۳) مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر فرماتے ہیں:

''وہ شخص مسلمان نہیں ہے۔جو اپنے ہر جھگڑے اور ہر مقدمے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر مطمئن نہ ہو۔یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اُس شخص کو قتل کر ڈالا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی نہ ہوا''۔(معارف القرآن؛ ج۲ ص۴۶۱)

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ انوار البیان فرماتے ہیں:

''جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر دل وجان سے راضی نہ ہوں اور فیصلے کو پوری طرح تسلیم نہ کر لیں تو ایسے لوگ مومن نہ ہوں گے''۔(انوار البیان؛ ج۱ ص۶۴۵)

مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں:

''اس آیت نے اس کا فیصلہ کر دیا کہ ایمان اس وقت میسر نہیں ہوتا۔جب تک احکام الٰہیہ کو دل سے نہ مانے اور کسی قسم کی دل میں تنگی نہ ہو۔اس طرح دل سے ماننے کی علامت یہ ہے کہ عمل شروع کر دیا اور اگر دل میں تنگی ہوئی یا

(بقیہ صفحہ ۳۸ پر)

27 دسمبر: صوبہ ننگرہار..........مجاہدین کے خلاف آپریشن کے لیے آنے والے امریکی ہیلی کاپٹروں کی 'فرینڈلی' فائرنگ..........15 افغان اتحادی اور پولیس اہل کار ہلاک

شمالی وزیرستان اور قبائل میں کفر کے اتحادیوں کا قتلِ عام

عبید الرحمٰن زبیر

نئے سنِ عیسوی کے ابتدائی دنوں میں خطۂ وزیرستان پر امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملوں میں تیزی آئی اور قبائل میں بوکھلاہٹ کا شکار پاکستانی فوج نے بھی اپنی حراست میں موجود مجاہدین کو شہید کر کے اُن کے جسد خاکی مختلف علاقوں میں پھینکے۔

ملا نذیر احمد رحمہ اللہ کی شہادت:

جہادی قیادت کی مایہ ناز شخصیت ملا نذیر احمد رحمہ اللہ' جنوبی وزیرستان کے علاقے سرا کنڈہ میں پاکستانی فوج کی مخبری سے کیے جانے والے امریکی جاسوس طیاروں کے حملے میں اپنے ۸ مجاہدین سمیت شہید ہو گئے.....انا للہ وانا الیہ راجعون.....آپؒ کی ۳۷ سالہ زندگی اللہ کے راستے میں جہاد و قتال سے عبارت تھی.....آپؒ امارت اسلامیہ افغانستان کی تشکیل کے مراحل میں شریک جہاد رہے.....شمالی اتحاد کے خلاف معرکوں میں بھرپور کردار ادا کیا.....آپؒ شہید نیک محمدؒ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے.....سقوطِ کابل کے بعد جنوبی وزیرستان میں جہادی بے داری کے لیے سرگرم عمل رہے.....نیک محمد شہیدؒ کی امریکی حملے میں شہادت کے بعد آپ کو جنوبی وزیرستان کے وزیر قبائل کے مجاہدین کا امیر مقرر کیا گیا۔آپؒ پر اس سے قبل بھی دو مرتبہ ڈرون حملے ہوئے،جن میں سے ایک ڈرون حملے میں آپؒ زخمی بھی ہوئے۔آپؒ کے متعلق پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ اداروں کے ذریعے ذرائع ابلاغ میں جھوٹا پروپیگنڈا کیا جاتا رہا کہ ''ملا نذیر پاکستان دوست طالبان کمانڈر ہیں اور اپنی تمام تر توجہ افغانستان پر مرکوز رکھتے ہیں''۔بعض اوقات یہ پروپیگنڈہ اس قدر شدومد اور ڈھٹائی سے کیا جاتا کہ مجاہدین کے خیرخواہ بھی اس مغالطے کا شکار ہو جاتے۔ربیع الاول ۱۴۳۰ھ کو جماعۃ القاعدۃ الجہاد کے نشریاتی ادارے 'السحاب' نے آپ کا ایک تفصیلی ویڈیو انٹرویو جاری کیا.....اس انٹرویو میں آپ نے پاکستانی فوج کے جرائم، پاکستان میں قائم کفریہ نظام کے تباہ کاریوں اور نظام پاکستان کی کفار سے ساز باز کے پول کھولے اور نظامِ پاکستان کو اپنا اولین دشمن قرار دیا۔اس انٹرویو میں ایک جگہ آپؒ نے جنوبی وزیرستان کے عامۃ المسلمین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''آپ کو میرا پیغام یہ ہے کہ آپ مجاہدین کے ساتھ مل جائیے.....سیدھے راستے کو اپنائیے،امریکہ کے خلاف جہاد میں شامل ہو جائیے اور نظامِ پاکستان کے خلاف بھی کیونکہ پاکستان'امریکہ کا ساتھی ہے.....پاکستان نے امریکہ ہی کی خدمت کی ہے اور اس امریکی خدمت میں چالیس پینتالیس اتحادیوں میں سے پاکستان ہی سرفہرست ہے.....گوانتانامو میں قید ہمارے مجاہد بھائیوں میں سے ۸۰ فی صد مجاہدین کو پاکستان نے ہی گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کیا.....امریکہ کے کسی اتحادی نے اُس کی ایسی عظیم خدمت انجام نہیں دی.....امریکہ کی امداد کے لیے تین سو کنٹینر روزانہ پاکستان سے جاتے ہیں.....پاکستانی افواج نے ہمارے بھائیوں کو شہید کیا،ہمارے وہ مجاہد بھائی جن کے ہاتھ میں اس جہاد کی کمان تھی،جنہوں نے ہمیں سنبھالا ہوا تھا' پاکستان ہی کے ہاتھوں شہید ہوئے.....آپ دشمن سے دھوکہ نہ کھائیے،پاکستانی حکومت پر ہرگز اعتماد نہ کریں۔ہمارے علاقے میں جتنا فتنہ و فساد پھیلا،جو تعصب کی فضا بنی،جتنی نفرتیں پروان چڑھیں،سب پاکستانی حکومت ہی کی پیدا کردہ ہیں.....آج اگر ہم امریکہ کے خلاف جہاد کے لیے کھڑے ہوئے ہیں تو پاکستان ہم پر جنگ مسلط کرتا ہے،اس لیے ہمیں مجبوراً پاکستان سے جنگ لڑنی پڑ رہی ہے.....اس جنگ کی بنیاد ہرگز یہ نہیں کہ ہمیں بھارت یا روس سے پیسے ملتے ہیں.....بلکہ اس جنگ کے لیے ہمیں پاکستانی فوج ہی نے مجبور کیا کیونکہ پاکستان جہادی مراکز کو چھوڑتا ہے نہ کسی مجاہد کو.....ہمیں ہمارے اپنے گھروں میں قتل کرتا ہے سو اس وجہ سے آپ بھی پاکستان سے دوستی چھوڑ دیجیے اور مجاہدین میں شامل ہو جائیے.....الحمدللہ مجاہدین میں کامل اتفاق و اتحاد ہو چکا ہے اور اب حافظ گل بہادر، بیت اللہ محسود اور ہم سب ایک ہیں،دشمن کے خلاف سب مجاہدین متحد ہیں''۔

شہادت سے چند ہفتے قبل آپؒ پر ایک قاتلانہ حملہ ہوا.....حسب روایت اس حملے کو بھی پاکستانی خفیہ ایجنسیوں نے مجاہدین کے مابین انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا اور خوب زور و شور سے پروپیگنڈہ کیا کہ ''چونکہ ملا نذیرؒ تحریک طالبان پاکستان کے خلاف ہیں لہٰذا ٹی ٹی پی نے اُن پر یہ حملہ کیا''۔لیکن آپؒ نے شاطر اور مکار ایجنسیوں کے چہرے کو بے نقاب کرتے ہوئے اصل مجرموں کی نشان دہی کی.....آپؒ نے بی بی سی کو فون پر واضح الفاظ میں کہا:

''یہ حملہ، امریکہ اور امریکہ کے اتحادیوں کے خفیہ اداروں کی شیطانی کارروائی ہے۔جو مسلمانوں کو لڑانا چاہتے ہیں۔مجھ پر حملے کے حوالے سے جو بھی خبریں شائع ہوئی ہے وہ مکمل طور بے بنیاد ہیں۔میں میڈیا والوں کو خبردار کرتا ہوں کہ مجاہدین کے حوالے سے کسی بھی خبر کو بغیر تصدیق کے شائع

28 دسمبر: صوبہ ننگر ہار.........مجاہدین اور اتحادی فوج کے درمیان شدید جھڑپیں.........8 نیٹو فوجی اور 7 افغان اہل کار ہلاک.........متعدد زخمی

کرنے سے گریز کریں ورنہ بعد میں کسی کو شکایت کا حق حاصل نہیں ہوگا''۔

آپؒ مجاہدین کے اتحاد اور یکجہتی کے لیے کوشاں رہتے تھے۔'السحاب میڈیا' کو دیے گئے انٹرویو میں آپؒ نے مجاہدین کے مابین اختلافات کا ذمہ دار پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کو قرار دیتے ہوئے کہا:

الحمد للہ! اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے درمیان دشمن نے اور خصوصاً آئی ایس آئی نے جو بُعد، دشمنی اور دوری پیدا کی تھی......وہ یہ نہیں چاہتے کہ ملا نذیر، بیت اللہ اور گل بہادر متحد اور اکٹھے ہوں......لیکن ہم نے اللہ کے فضل و کرم نے اُن کا منصوبہ ناکام بنایا ہے...... دو دن پہلے ہمارا اتحاد ہوا ہے اور آئندہ ہم دشمن سے اکٹھے مل کر دفاع کریں گے...... اختلافات کے متعلق ہم تمام متفق ہیں کہ یہ ساری کارستانی آئی ایس آئی کی ہے......وزیر اور محسود اقوام میں باہمی نفرت پیدا کرنا اُن کا منصوبہ ہے اور اس تعصب کو پروان چڑھانا آئی ایس آئی کا مقصود ہے......لیکن ہم نے الحمد للہ! تمام تر اختلافات کو پس پشت ڈال کر دشمن کے خلاف اتحاد کیا ہے اور آئندہ ہمارے درمیان اختلافات کی فضا نظر نہیں آئے گی، ان شاء اللہ...... جنگ سے ہم نہیں گھبراتے، اس کٹھن صورت حال میں ہمارے حوصلے بلند ہیں اور مجاہدین کی تعداد بھی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ کامیابیاں بھی مل رہی ہیں...... ایک وقت تھا کہ مجاہدین صرف وانا میں تھے...... پھر میران شاہ میں مجاہدین مضبوط ہوئے......اب سوات تک ہمارے مجاہدین پہنچ گئے ہیں......اگر یہ فوج پھر ہمیں دبانے کے لیے ہم پر آپریشن مسلط کرے گی تو یہ مجاہدین اسلام آباد تک بھی پہنچیں گے، ان شاء اللہ''۔

امریکی جاسوس طیاروں کے پے در پے حملے:

حالیہ دنوں میں وزیرستان میں امریکی غلام پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کے کارندوں کی جاسوسی کے نتیجے میں ڈرون میزائل حملوں میں شدت آئی ہے۔ ان حملوں کا مختصر احوال اس طرح ہے:

۲۸ دسمبر ۲۰۱۲ء کو شمالی وزیرستان میں شوال کے علاقے مانا گربت میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گھر پر ۸ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۵ افراد شہید اور ۲ شدید زخمی ہوگئے۔ ۲ جنوری کو جنوبی وزیرستان میں انگور اڈہ کے علاقے میں امریکی ڈرون طیاروں نے ایک گھر پر ۴ میزائل داغے، جس سے گھر میں موجود ۵ افراد شہید اور متعدد شدید زخمی ہوگئے۔ ۳ جنوری کو جنوبی وزیرستان میں انگور اڈہ کے علاقہ سرا کنڈہ میں طالبان رہنما ملا نذیر رحمہ اللہ کی گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۲ میزائل داغے گئے۔ اس حملے کے نتیجے میں ملا نذیر رحمہ اللہ دیگر ۸ مجاہدین کے ہمراہ شہادت کے مرتبہ سے سرفراز ہوئے۔ ۳ جنوری کو شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں امریکی ڈرون طیارے نے ایک گاڑی پر ۳ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید ہوئے۔ ۳ جنوری کو شمالی وزیرستان کے علاقے مبارک شئی میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گاڑی پر ۴ میزائل داغے۔ جس کے نتیجے میں گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور ۱۳ افراد شہید ہوئے۔ ۶ جنوری کو جنوبی وزیرستان کے علاقہ بوبڑ میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں نے ۸ میزائل داغے۔ جس کے نتیجے میں ۱۸ افراد شہید اور ۷ شدید زخمی ہوگئے، گھر بھی مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ ۸ جنوری کو شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں حیدر خیل کے علاقے میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گھر پر ۸ میزائل داغے، جس سے گھر میں آگ لگ گئی اور ۶ افراد شہید جب کہ ۴ شدید زخمی ہوگئے۔ ۸ جنوری کو میر علی کے علاقے خسو خیل میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے۔ اس میزائل حملے میں ۱۳ افراد شہید ہوئے۔ ۱۰ جنوری کو شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں امریکی جاسوس طیارے سے ایک گھر پر ۴ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید ہوئے۔

تحریک طالبان پاکستان کا 'میڈیا محاذ':

ذرائع ابلاغ نے موجودہ صلیبی جنگ میں جہاد اور مجاہدین کے خلاف کفر کا بھرپور انداز میں ساتھ دیا ہے اور 'حق نمک' ادا کرنے کے لیے شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری کے محاورے میں حقیقی رنگ بھرا ہے۔ ہر موقع پر مجاہدین کے خلاف زہریلے پروپیگنڈے کو عام کیا جا رہا ہے۔ نام نہاد ''آزادی صحافت'' آئی ایس پی آر کی پریس ریلیزوں تلے دب اور گھُٹ کر مر جاتی ہے لیکن ''آہ'' تک کی آواز سنائی نہیں دیتی...... پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کے گھڑی کہانیوں کو ''مستند معلومات'' قرار دیا جاتا ہے......امریکہ اور صلیبی دنیا کی اسلام اور جہاد دشمنی کو ''ماڈریٹ اسلام'' کے نام پر عامۃ المسلمین تک پہنچایا جاتا ہے۔ مجاہدین کے موقف اور اُن کے مضبوط و موثر دلائل و براہین کا جواب کسی سے بن نہیں پڑتا لیکن اتنا ضرور ہے کہ ان تمام حقائق کو ''شدت پسندی'' کا نام دے کر ذرائع ابلاغ میں ان کا مکمل 'بلیک آؤٹ' کیا جاتا ہے۔ تحریک طالبان پاکستان نے اس تمام صورت حال کو دیکھنے کے بعد فیصلہ کیا کہ میڈیا کے محاذ پر خصوصی توجہ دی جائے اور عامۃ المسلمین تک میدانِ جہاد کی حقیقی صورت حال پہنچانے کی تگ و دو کی جائے۔ اسی سلسلے میں 'عمر میڈیا' نے 'عالمی اسلامی میڈیا محاذ' کی وساطت سے مسلمانوں تک میدانِ جہاد کی خبروں اور قیادت کے بیانات پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس حوالے سے تادم تحریر ۴ پریس ریلیز جاری ہوچکی ہیں۔ یہاں جگہ کی کمی کے پیش نظر ہم اُن پریس ریلیزوں کا لب لباب بیان کر رہے ہیں:

یکم جنوری ۲۰۱۳ء کو جاری کی گئی پریس ریلیز میں کہا گیا'' ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ تحریک طالبان پاکستان کا مرکزی ادارہ برائے نشر و اشاعت عمر میڈیا ہی بذریعہ عالمی اسلامی میڈیا محاذ تحریک طالبان پاکستان کی خبروں اور ویڈیوز کو نشر کرنے کا مجاز ادارہ ہوگا۔

29 دسمبر: صوبہ دائی کنڈی......ضلع گیزاب......نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ......2 ٹرک مکمل تباہ......3 کو جزوی نقصان پہنچا

اس کے علاوہ کوئی بھی تحریک طالبان پاکستان کی طرف کچھ منسوب کر کے نشر کرے تو اسے اس وقت تک درست اور صحیح نہیں سمجھا جائے، جب تک کہ اس کی تصدیق خود تحریک طالبان پاکستان کا مرکزی ادارہ برائے نشر واشاعت عمر میڈیا جہادی میڈیا پر عالمی اسلامی میڈیا یا محاذ کے ذریعے بیان جاری کر کے نہ کر دے۔ عنقریب تحریک طالبان پاکستان ایک مرکزی ویب سائٹ بھی متعارف کروائے گی، جہاں تازہ ترین بیانات، آڈیو اور ویڈیوز کو نشر کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ''

یکم جنوری ہی کو ایک دوسری پریس ریلیز میں کہا گیا'' ۴ دسمبر ۲۰۱۲ء کو جنوبی وزیرستان کے علاقے سپینکئی رغزئی میں سرکئی کے مقام پر قائم ایک فوجی مورچے پر ۲۷ مجاہدین نے حملہ کیا یلغار کریں۔ مجاہدین نے اللہ کے فضل سے اس مورچہ کو فتح کر لیا اور وہاں پر موجود اسلحہ وذخائر کو مال غنیمت بنالیا جب کہ مجرم فوج کے اس مورچے کو نذرِ آتش کر دیا''۔

۳ جنوری کو جاری ایک بیان میں بتایا گیا'' ۱۷ دسمبر کو لکی مروت شاہی خیل کے علاقے میں پولیو ٹیم کو لے جانے والے پاکستانی فوج کے قافلے پر ۲۵ مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں ۱۳ فوجی مردار، سات زخمی اور ۳۱ لاپتہ ہوگئے۔ فوج کی ایک گاڑی ناکارہ اور دو جل کر تباہ ہوگئیں۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک میجر بھی شامل ہے''۔

میران شاہ سے ملنے والے مجاہدین کی لاشوں کے بارے میں ۳ جنوری کو بتایا گیا کہ'' کرفیو کے دوران میر علی اور میران شاہ کے درمیان میں ایشا چیک پوسٹ کے ساتھ پیر کلے کے جنگل میں مرتد پاکستانی فوج نے قیدی مجاہدین کو شہید کر کے ان کی لاشیں سڑک پر پھینک دی ہیں۔ یہ سب محسود قبیلے سے تعلق رکھنے والے وہ مجاہدین تھے جو کوہاٹ، لکی مروت اور اسی طرح مختلف جیلوں میں کئی سالوں سے قید تھے۔ شہید ہونے والے نو قیدی مجاہدین کے نام یہ ہیں......شاہ سوار (سراروغہ)، سجاد (سراروغہ)، محمد عمران (مومی کڑم)، نور رحمان (خیسورہ)، ظاہر شاہ (ڈیلہ)، ابراہیم (شکتوئی)، فضل ربی ولد محمد اللہ (گومل)، نعمت اللہ (جنڑائی)، حاجی گل زادہ......مرتد پاکستانی فوج نے کئی سالوں سے اپنی قید میں موجود مجاہدین کو شہید کر کے جو گھناونے جرم کا ارتکاب کیا ہے، اس کی مجرم فوج کو بہت بھاری قیمت چکانا پڑے گی''۔

پاکستانی فوج کے جرائم:

۲۳ دسمبر کو لوئر کرم ایجنسی میں بگن کے علاقے سے ایک مجاہد محمد فاروق کی لاش ملی۔ محمد فاروق کو ایک روز قبل اُن کے گھر سے سیکورٹی اہل کاروں نے اغوا کیا تھا۔ پاکستانی فوج آزاد قبائل میں گھروں، بازاروں اور بستیوں پر اندھا دھند بم باری کر کے ظلم کو مسلسل روا رکھے ہوئے ہے۔ ۲ جنوری کو میران شاہ میں ماچس کے علاقے میں گن شپ ہیلی کاپٹروں کی شیلنگ سے ایک خاتون سمیت تین افراد شہید اور تین شدید زخمی ہوئے۔ ۱۷ جنوری کو مطابق شمالی وزیرستان کی میر علی میں ہیلی کاپٹروں کی شیلنگ میں ۱۵ افراد شہید اور ۸ زخمی ہوگئے۔ یہ بم باری موسکی، حسو خیل اور خوشحالی کے علاقوں پر پر کی گئی۔ شہید ہونے والوں میں دو بچیاں، ایک خاتون اور دو مرد شامل ہیں جب کہ خواتین اور بچوں سمیت ۱۸ افراد زخمی ہوگئے۔ ۴ جنوری کو میران شاہ کے قریب دوسلی کے مقام پر پہاڑی نالے سے مزید ۷ افراد کی لاشیں ملیں۔ یہ مظلومین بھی محسود قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اور لمبے عرصہ سے سیکورٹی اداروں کی قید میں تھے۔

شہدائے باڑہ کے ورثا کا احتجاج:

۱۶ جنوری کو جب پاکستانی ٹی وی چینلوں میں'' قادری تھیٹر شو'' آب وتاب سے جاری تھا......پشاور کے گورنر ہاؤس کے سامنے چند افتادگانِ خاک اپنے پیاروں کی لاشیں لیے ٹھٹھر رہے تھے لیکن اُن کی جانب کسی کی کوئی توجہ نہ تھی اور نہ ہی اُنہیں اس قابل سمجھا گیا کہ اُن کے حال کو قوم کے سامنے رکھا جاتا......بس دو ایک 'ٹکر' چلے، کہیں دو سطری خبر لگی اور پھر'' تھیٹر کے بازی گر اور مسخرے'' کی اداؤں کی لائیو کوریج......

خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے عالم گودر میں ۱۶ جنوری کو سیکورٹی فورسز نے ۱۹ افراد کو شہید کر دیا۔ جن میں ایک ہی خاندان نے ۷ افراد بھی شامل تھے۔ شہید ہونے والوں میں سے ایک خاندان کے ورثا نے بتایا کہ سیکورٹی فورسز نے اُن کے گھر میں گھس کر معذور والد کو شہید کیا، پھر ۴ بھائیوں کو باری باری شہید کیا گیا۔ ان میں سے ایک فضل خالق ذہنی طور پر معذور تھا۔ جب کہ منہاج شہید درزی، حضرت علی شہید مزدور اور اظہر شہید نویں جماعت کا طالب علم تھا۔

ان شہدا کے لواحقین ان کی میتوں سمیت گورنر ہاؤس پشاور کے سامنے دھرنا دے کر بیٹھ گئے......اس موقع پر پشاور پولیس نے جذبۂ ترحم اور خدا ترسی کو لمحہ بھر کے لیے بھی قریب نہ پھٹکنے دیا، مظاہرین پر لاٹھی چارج کر کے، آنسو گیس کے گولے برسا کر اُنہیں منتشر کیا اور لاشوں پر واٹر گن کی فائرنگ کر کے اُنہیں قبضہ میں لے لیا۔ خیبر ایجنسی کے ان سادہ لوح مسلمانوں کو خبر نہیں کہ نظام پاکستان میں اگر ہمدردیاں پائی جاتی ہیں تو صرف اور صرف کافر رافضیوں کے لیے...... یہاں اگر شنوائی ہوتی ہے تو شیعہ کافروں کی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مردار ہونے والوں کی لاشوں کو لے کر بیٹھ جائیں......تعفن اڑاتی اور سڑاند میں بسی لاشیں سڑتی رہیں......اور شیعہ کفار ملک بھر کی اہم شاہ راہوں پر قبضہ کر کے اپنی قوت کا اظہار کرتے رہیں لیکن اس نظام کے ماتھے پر شکن تک نہیں پڑتا اور اُن کے تمام مطالبات جوں کے توں تسلیم کیے جاتے ہیں۔ رہے افواجِ پاکستان کے ہاتھوں شہید ہونے والے مظلومین تو اس نظام کے پاس اُن کے لیے یہی 'انصاف' ہے کہ اُنہیں بے دردی سے شہید بھی کیا جائے اور پھر احتجاج کی ہر آواز کو بزور دبا دیا جائے...... یہ نظام جبر وتشدد کی بنیاد پر قائم ہے اور مجاہدین کی پے در پے ضربیں ہی اس نظام سے چھٹکارا پانے کا واحد ذریعہ ہیں......

☆☆☆☆☆

29 دسمبر: صوبہ قندھار..........ضلع پنجوائی ....ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ..........ایساف کا ٹینک مکمل تباہ..........4 امریکی ہلاک..........2 زخمی

طالبان سے جنگ...... بالآخر مذاکرات

ڈاکٹر ابو بدر

اردو اور انگریزی اخبارات میں چند کالم نگار ایک تواتر سے طالبان سے دو دو ہاتھ کرنے کا مشورہ حکومت کو دے رہے ہیں۔ وہ اس کے لیے حکومت، فوج اور عوام کسی کو اُکسانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ ہمارے خیال میں، ہمارے یہ نادان دوست آگ کی ایسی کھائی میں کودنے کا مشورہ دے رہے ہیں جس سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔

طالبان سے لڑنے سے پہلے ان کی قوت بازو کا نہایت سنجیدگی سے، عامیانہ اور سطحی نہیں، تجزیہ ضرور کیجیے۔

طالبان بنیادی طور پر اُن مجاہدین کا نام ہے جو افغانستان میں امریکی اور یورپی استعمار، صلیبی سپاہیوں اور عالمِ کُفر کا مقابلہ، قرآن و سُنت کو دلیل بنا کر، سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کر رہے ہیں۔ ان کے قائد امیر المومنین مُلّا عمر نصرہ اللہ ہیں جنھیں ایک دنیا جانتی ہے۔ جس ظلم کی چکّی میں تقریباً ایک صدی سے مسلمان پیسے جا رہے ہیں اس کے خلاف عصرِ حاضر میں جرأت و استقامت کا نام امیر المومنین مُلّا عمر نصرہ اللہ ہیں۔ اس اعتبار سے امیر المومنین پورے عالم اسلام کے نظریاتی اور عملی، متحدہ اور متفقہ مجاہد لیڈر بن کر اُبھرے ہیں۔ جنھوں نے نہ صرف امریکہ اور یورپ کی ہر قسم کے کیل کانٹے سے لیس متحدہ افواج اور اُن کے گماشتوں کا اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسے، نہایت جواں مردی، صبر و استقامت، حوصلے، بہترین منصوبہ بندی اور اسلحی اعتبار سے کم تر اور عددی اعتبار سے ناقابلِ ذکر ہونے کے باوجود ایک لمبے عرصے تک مقابلہ کیا ہے۔ ذرا تصور کیجیے، کیا مقابلہ ہے؟ امریکہ و یورپ کی جدید ترین ہی نہیں سٹار وار اور ایٹمی اسلحے سے لیس لاکھوں بے رحم افواج (بھیڑیوں)، اُن کی مددگار درجنوں ممالک کی کرائے کی سپاہ سے برسرِ پیکار ہونا جو معاشی، سائنسی، تکنیکی، اسلحی ہر اعتبار سے طالبان سے فائق ہیں اور دنیا کے تمام ممالک اُن کی چوکٹ پر سجدہ ریز ہیں۔ ایک ملک بھی (خدا کی پناہ) مجاہدین کا مددگار رہنا تو درکنار حامی تک نہیں ہے۔ ایسے حالات میں جب دور دور تک کامیابی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا، نہ ہی امید کا کوئی ستارہ ٹمٹماتا تھا۔ اندھیروں کے اس راج میں شبِ تاریک کو سحر کرنے کا عزم لے کر مٹھی بھر مجاہدین عالمِ کفر سے بھڑ گئے۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

طالبان کا نام پوری دنیا میں عالمِ کفر کے بھرپور پروپیگنڈے اور نہ چاہنے کے باوجود جہاد کی ایک زندہ اور توانا علامت بن کر ابھرا ہے۔ ان کے مددگار چاہے پاکستان کے طالبان ہوں یا عرب کے القاعدہ مجاہدین، چیچن ہوں یا ازبک، چینی ہوں یا ایرانی، کشمیری ہوں یا ہندوستانی، عربی ہوں یا رومی یا یورپ کے مسلمان مجاہدین۔ آپ ان کو حقانی گروپ کا نام دیں یا فضل اللہ گروپ کہیں۔ پشتون، محسود کہیں یا وزیری، یہ سب طالبان ہیں۔ اگر آپ طالبان کو ایک فوج سمجھیں تو مذکورہ بالا سارے بلکہ دنیا کے کسی بھی خطے کا کوئی بھی جہادی مجموعہ ان ہی کی ایک اکائی ہے۔ مقام، وقت، ضرورت، وسائل کے حصول اور استعمال، مقامی اہداف کے تعین اور اسے حاصل کرنے کے طریقِ کار میں اختلاف کے باوجود یہ سب ایک ہی ہیں۔ ایک واضح نظریے کے حامل یہ سب مجاہدین بہر حال کفر کو پچھاڑنے اور اللہ کے کلمے کو سربلند کرنے (اعلائے کلمۃ الحق) کے مقصدِ وحید میں ہر قسم کے اختلاف سے اُوپر اُٹھ کر متحد و متفق ہیں۔

اپنے نظریے اور مقصد سے اپنی جان سے بڑھ کر پیار کرنے والے طالبان کے کچھ خصائص بالکل واضح ہیں۔ ہم ان کا اختصار سے جائزہ لیتے ہوئے دعوت فکر دیتے ہیں کہ ان سے لڑنے سے پہلے ان اوصاف کو اپنے بُھوسے کے ڈھیر (دماغ) میں ضرور ڈھونڈیے گا۔

طالبان کا سب سے بڑا وصف (1) ان کی نظریاتی یک سوئی ہے جسے (2) بے مثل نظریاتی وابستگی کا سرمایہ مُیسر ہے۔ اس بنیاد پر یہ (3) اپنے دوستوں اور دشمنوں کی واضح اور کھری پہچان رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے جس نے ان کے اندر (4) دوستوں کی خاطر جان لڑا دینے اور دشمنوں کے لیے انتہائی مخالفانہ اور منتقمانہ جذبات اور عمل کی قوت رکھ دی ہے۔ (5) دشمن کی شکست اور اپنی (یعنی اسلام اور مسلمین کی) فتح کا یقینِ کامل (6) جسے صلیبی افواج کی شکست سے بھرپور قوت حاصل ہوئی ہے۔ (7) اس فتح نے ان کے مورال کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔ (8) قلیل ترین وسائل سے اہداف حاصل کر لینے کا سلیقہ، جو نورِ نبوت ﷺ سے مستنیر ہے، اور جسے (9) ان کی دلیری اور بے خوفی نے ہزار چند کر دیا ہے۔ (10) انہیں سولہ سے تیس سال تک کے جری نوجوانوں کی صورت میں نہایت مخلص، غیور اور جان پر کھیل جانے والے مجاہدین کی افرادی قوت حاصل ہے۔ (11) اپنے مقصد (شہادت یا فتح) کی خاطر ماں باپ، سنہری مستقبل اور جان تک نچھاور کر دینے کی خوبی۔ (12) قابلِ قدر تعداد میں یونیورسٹیز، میڈیکل اور انجینئرنگ کالجوں کے نوجوانوں کی اس طرف غیر معمولی رغبت۔

29 دسمبر: صوبہ ہلمند............ضلع مرجاہ............مجاہدین کا افغان فوجیوں پر گھات لگا کر حملہ............2 افغان فوجی ہلاک............2 شدید زخمی

(13)دن رات بھوکے پیاسے رہ کر انتہائی نامساعد حالات میں، بغیر کسی تنخواہ یا مراعات کے لالچ کے، یک سو ہو کر اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں بے تھکان مصروفیت کی عادت۔(14)جامع اور مختصر یا طویل المیعاد منصوبہ بندی کی مہارت۔(15)اپنے اندر، اپنے زیرِ اثر علاقوں میں اور دشمن کے اندر تک جاسوسی کا شان دار نظام۔(16)دشمن میں گھس کر نہ پہچانے جانے کی صلاحیت۔(17)موت یعنی شہادت سے محبت اور مالِ دنیا اور لذاتِ دنیا سے بے رغبتی کا انوکھا وصف۔(18)بہترین اخلاقی، دینی، علمی اور عسکری تربیتی نظام۔(19)عسکری تُرت پھُرت۔(20)حیران کردینے والے اچانک تیز ترین حملوں کی صلاحیت۔(21)اطاعتِ نظم/امیر۔(22)مشورے سے بہترین حکمتِ عملی کا چناؤ۔(23) خالی خولی الفاظ نہیں بلکہ عملی قوت کا اظہار۔(24)اپنی مرضی کے میدان کا انتخاب۔(25)انٹیلی جنس اداروں کے اہل کاروں کا قتل، اغوا، ان کے جاسوسوں کو عبرت ناک سزا دینا اور انہیں ہراساں کر کے قوتِ عملیہ سے محروم کر دینے کی صلاحیت۔(26)اپنی عسکری اور بے خوفی کی صلاحیت کا رُعب اور دبدبہ قائم کرنا۔(27)اپنے دائرۂ جنگ کو بتدریج وسعت دینا۔(28)اپنے مخالفوں/دشمنوں کو اپنے دفاع پر مجبور کر دینا۔(29)پولیس اور مقامی جاسوسی اداروں کو جُل دینے، ہراساں کرنے اور ڈرا دھمکا کر اپنے حق میں استعمال کرنے کی صلاحیت۔(30)بڑے بڑے سورماؤں اور لکھاریوں سے اپنے حملوں اور صلاحیتوں کا اعتراف کروانا، چاہے یہ اعتراف مخالفانہ ہی کیوں نہ ہو۔(31)مُلکی حالات، دگرگوں معیشت، حکمرانوں کی کرپشن، لوٹ مار، کمزور اخلاقی حالت اور دیگر قبیح اوصاف کو اخبارات، رسائل اور انٹرنیٹ کے ذریعے اجاگر کر کے اس سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت۔(32)مخالفین کی کمزور اور بودی داخلہ اور غیروں کی تشکیل کردہ خارجہ پالیسی کے نقائص واضح کرنے، اسے اپنے مخالفین کے خلاف استعمال کرنے اور اسے اپنی صفوں میں قوت اور اتحاد اور مخالفین کے اتحاد کو توڑنے کے لیے استعمال کرنے کی صلاحیت۔(33)اپنی کامیابیوں، جرأتوں، سادہ اور صاف مؤقف اور اُس کی شرعی بنیاد قرآن وحدیث، سے عوام الناس کو بتدریج شعوری طور پر متاثر کرنے کی صلاحیت۔(34)اپنے صاف اور واضح شرعی موقف کی بنیاد پر بالخصوص علما اور مذہبی طبقات اور بالعموم عوام الناس کو ساتھ ملانے کی طرف مثبت پیش قدمی۔(35)اپنے مخالفین اور ان کی جُملہ اقسام بشمول میڈیا تک کو جانب دار، غلط رپورٹنگ کرنے والا، حقائق کو چھپانے، توڑ مروڑ کر پیش کرنے والا ثابت کرنے اور عوام کو اس کا احساس دلانے میں بہت حد تک کامیابی حاصل کر لینا۔(36)اپنے مخالف حلقوں، طبقوں بالخصوص انتظامیہ اور فوج میں اپنے لیے گرم جوش حمایتی، کم مخالف یا غیر جانبدار طبقے پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کرنا۔(37)اپنے مخالفین میں کنفیوژن پیدا کرنا، انہیں یہ سوچنے سمجھنے پر مجبور کرنا بلکہ یقین دلانے میں کامیابی حاصل کرنا کہ وہ اس جنگِ دہشت گردی کا محض ایندھن ہیں۔(38)اس جنگ دہشت گردی کو اہل پاکستان کے لیے نہ صرف بے فائدہ بلکہ نقصان دہ باور کرانے میں کامیابی حاصل کرنا۔(39)اپنے خلاف آپریشن پر، مختلف حقائق کے پیشِ نظر، حکومت، فوج، انتظامیہ اور سیاست دانوں کو متفق نہ ہونے دینے کی صلاحیت حاصل کرنا۔(40)اپنے دشمنوں کے لیڈروں کے دلوں میں اُن کے غیر محفوظ ہونے کا خوف بلکہ یقین واضح کرنا اور اس کے مظاہر عوام کے سامنے لانا۔

طالبان درحقیقت مجاہدین کی اُس جماعت کا نام ہے جن کے آباؤ اجداد سے پہلے انگریزوں نے ٹکر لی تو انگریز افغانستان کے پہاڑوں میں اپنا سر پھوڑتے رہے۔ پھر روسیوں نے ان سے لڑائی کی حماقت کی سزا بھگتی اور اُن کا ملک پارہ پارہ ہو گیا۔ اب عصرِ حاضر میں امریکہ اور یورپ کے اڑتالیس ممالک کے فوجی، افغانستان کے دشت وجبل میں حیران وسرگرداں، مار کھاتے ''بھاگوں کدھر کو میں'' کی حالت میں بے بسی کی تصویر بنے بش اور اوباما کے غلط فیصلوں کو رو رہے ہیں۔ اُن کا ملک امریکہ دیوالیہ ہو کر ٹوٹنے پر آیا ہے۔ دوسری طرف ہمارے عقل ودانش سے عاری، بزعمِ خود دانش ور ہمیں پرائی آگ میں کودنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔

آپ ذرا تصور کیجیے، وہ تربیت یافتہ مجاہدین جنہیں مسلسل چار عشروں پر پھیلی عملی جنگ کا وسیع تجربہ حاصل ہو۔ جن کی کم از کم دو پشتیں جنگ کے میدان میں اس کی صعوبتیں سہہ کر جوان ہوئی ہوں اور ابھی استقامت سے ڈٹی کامیابی کی راہ کو واضح طور پر روشن دیکھ رہی ہوں۔ جن کو پوری مسلم دنیا کے سرفروش مجاہدین کی حمایت، دانش اور تجربات کا سرمایہ میسر ہو۔ جنہوں نے پولیس کو تھانوں اور فوج کو چھاؤنیوں میں محصور کر دیا ہو۔ جو جیلوں سے اپنے قیدی چھڑا سکتے ہوں۔ شہر کے شہر مثلاً کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان، کوئٹہ، پشاور، منگورہ وغیرہ بڑی حد تک اپنے قبضے میں لے چکے ہوں۔ پاکستان کے بیش تر شہروں میں نفوذ رکھتے ہوں۔ شاہراہیں جن کی دسترس میں ہوں۔ جو رسد اور کمک کو معطل کر دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ایئرپورٹس اور سیکورٹی پوسٹوں پر بے جگری سے حملہ کر سکتے ہوں۔ جی ایچ کیو (GHQ) پر دھاوا بولنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کر چکے ہوں۔ جو موجودہ نظام کے مائی باپ امریکہ کو رگڑا لگا چکے ہوں، اُن سے متھا لینے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچنا ہوگا۔

طالبان کو مضبوط کرنے کا سہرا نظام پاکستان کے قابضین حکمرانوں اور جرنیلوں کی حماقتوں کے سر ہے جو امریکہ کے سامنے اُلٹے چوپائے بنے، نرم پیٹ کو ننگا کیے، ریڑھ کی ہڈی کو نہایت تکلیف دہ انداز میں بری طرح موڑے، آنکھیں اُلٹائے اُلٹے ہوئے ہیں۔ امریکہ ہماری ریڑھ کی ہڈی میں ڈنڈا دیے، ہمارا خیمہ بنائے، ہمیں مار پڑنے کے لیے اکیلا بے بس چھوڑ کر خود ہمارے نیچے سر چھپائے بیٹھا ہے۔ اس تکلیف دہ حالت

30 دسمبر: صوبہ پکتیکا.........ضلع برمل.........افغانی فوجی قافلے پر بارودی سرنگ حملہ.........8 افغان فوجی ہلاک.........کئی زخمی

جماعۃ القاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب نے یمن میں تعینات امریکی سفیر کے قتل پر ۳ کلو سونا انعام میں دینے کا اعلان کیا ہے۔ جب کہ الملاحم میڈیا کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس شخص کو ۵۰ لاکھ یمنی ریال دیے جائیں گے جو یمن میں موجود کسی امریکی فوجی کو مارے گا۔

قندھار میں افغان فوجی مرکز پر حملے کے بعد لاشیں بکھری پڑی ہیں۔

۲ دسمبر ۲۰۱۲ء کو ننگرہار میں جلال آباد ائیر بیس پر حملے کا بعد کا منظر

نیٹو کانوائے پر مجاہدین کے حملے کے بعد امریکی فوجی لاشیں اکٹھی کر رہے ہیں۔

امریکی HMMVV گاڑی بارودی سرنگ کا نشانہ بننے کے بعد

غزنی میں مجاہدین امریکی مرکز پر گولے برسا رہے ہیں۔

نیٹو فوج کا Antonov جہاز مجاہدین کا نشانہ بننے کے بعد

۲۸ نومبر ۲۰۱۲ء کو پکتیکا میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی باقیات۔

۱۷ دسمبر ۲۰۱۲ء۔ کابل میں نیٹو فوجی مرکز مجاہدین کے حملے کے بعد۔

۱۰دسمبر ۲۰۱۲ء۔نمروز پولیس چیف کو مجاہدین نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

۱۵دسمبر ۲۰۱۲ء۔تباہ شدہ نیٹو آئل ٹینکر۔

۱۶دسمبر ۲۰۱۲ء کو بغلان میں مجاہدین کے ہاتھوں جلائے جانے والے ٹینکر۔

۱۷دسمبر ۲۰۱۲ء۔کابل میں نیٹو فوجی مرکز پر حملے کے بعد کا منظر۔

16 دسمبر 2012ء تا 15 جنوری 2013ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	5 عملیات میں 6 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	102
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	60	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	159
ٹینک، بکتر بند تباہ:	89	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	42
کمین:	33	جاسوس طیارے تباہ:	0
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	70	ہیلی کاپٹر وطیارے تباہ:	1
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1569	صلیبی فوجی مردار:	790
سپلائی لائن پر حملے:	28		

سے نکلنا ہماری وہ پہلی، بنیادی اور لازمی ضرورت ہے جو ہمیں عزت کے ساتھ اپنی ٹانگوں پر کھڑا کردے گی۔ اور امریکیوں کو اپنی جان پر کھیل کر، چالیس ہزار کی قربانیاں دے کر، بچانے کی بجائے خود بچنے کی اہلیت حاصل کرلیں گے۔

جیسے طالبان کا امریکہ دشمن ہونا محتاجِ ثبوت نہیں ہے بالکل اسی طرح امریکہ کا مسلمانوں کی سرزمین، پاکستان کا دشمن ہونا بھی محتاجِ ثبوت نہیں ہے۔ امریکہ کی پاکستان دشمنی اور فریب کاریاں پینسٹھ سالہ تاریخ کے صفحے صفحے پر درج ہمارا منہ چڑا رہی ہیں۔ سیٹو، سینٹو جیسے معاہدوں کے ذریعے ہمیں اپنے مفادات کے لیے استعمال کرنا، کشمیر کا مسئلہ ہو یا پانی کا، ہر مسئلے میں بھارت کی کھلی حمایت کرنا، پینسٹھ اور اکہتر کی جنگ میں پشت میں چھرا گھونپنا، پاکستان کو دولخت کرنے کی سازش کو پائے تکمیل تک پہنچانا، جمہوریت کی دوغلی دعوے داری کرنا اور ڈکٹیٹروں کی کھلی حمایت کرنا، سمنگٹن، پریسلر اور نہ جانے کن کن ترامیم کے نام پر پاکستان کا بازو مروڑنا، ایٹمی مسئلے پر پاکستان کی کھلی مخالفت اور بھارت کی شرم ناک حد تک حمایت کرنا، پاکستان کو دھمکانے سے آگے بڑھ کر اس پر حملے کرنا، اس کی فضائی اور زمینی حدود کو پامال کرنا، اسے اپنی چراہ گاہ بنالینا، ڈرون حملوں اور ریمنڈ ڈیوش جیسے موٹے موٹے واقعات صرف نمونہ مشتے از خروارے ہیں۔

اے مسلمانانِ پاکستان! دشمنوں (امریکہ) کے دشمن (طالبان) سے دوستی یا کم از کم رابطے کے تعلقات استوار کرلیجیے۔ اس طرح آپ اپنے حقیقی دشمن (امریکہ، بھارت، اسرائیل، یورپ یعنی تمام عالم کفر) اور خود ساختہ دشمن (طالبان) دونوں سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔ اپنے سروں پر مسلط حکمرانوں کو سمجھائیں، طالبان کی مذاکرات کی دعوت کو سنجیدگی سے لیجیے۔ اپنی خارجہ پالیسی اپنے قومی مفادات کے مطابق، نہ کہ امریکی مفادات اور تابع داری میں، تشکیل دیجیے۔ اپنے ہی لوگوں پر حملے بند کر دیجیے۔ ان کے نقصان کو اپنا نقصان سمجھئے اور اپنے نقصان کو ان کا نقصان باور کروایئے۔ طاغوت کے بجائے اسلام کے سپاہی بنئے۔ پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنا کر پوری امتِ مسلمہ کی نمائندگی کا حق ادا کیجیے پھر دیکھئے، دنیا آپ کو وہ سب کچھ طشتری میں رکھ کر پیش کرے گی جس کے لیے آپ در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔

؎ برہنہ سر ہے تو عزمِ بلند پیدا کر
یہاں فقط سرِ شاہیں کے واسطے ہے کُلاہ

☆☆☆☆☆

بقیہ: ہمیں نظامِ کفر قبول نہیں

تسلیم نہ کیا تو وہ مومن نہیں ہے''۔ (نظام شریعت؛ ص ۲۶۱)

قرآن مجید کی ان آیات اور مفسرین اور علمائے امت کے استدلال سے چند باتیں واضح ہو گئیں۔ قانون سازی کا حق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب کہ جمہوریت اللہ تعالیٰ کا یہ حق پارلیمنٹ کی غالب اکثریت کو دیتی ہے لہٰذا یہ پارلیمنٹ اور جمہوری ادارے اسلام سے متصادم اور اسلام کے دشمن ادارے ہیں۔ پاکستان میں رائج نظام نہ صرف غیر شرعی ہے بلکہ شریعت اسلامی کا مخالف اور دشمن نظام ہے۔ اے لوگو! میں نے آغاز میں کہا کہ پاکستان میں انتشار، بدامنی، اور ناانصافی پر مبنی رویوں کی وجہ کیا ہے؟ وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ یہاں اس نظام کو مسترد کر دیا گیا جو اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی کے عین مطابق بنایا ہے۔ جب آپ پٹرول والی گاڑی کو ڈیزل پر چلانے لگیں گے تو کیونکر ممکن ہے کہ وہ گاڑی چل سکے؟ انسانیت کی اس گاڑی کے جانبِ سفر گامزن رہنے کے لیے جو اسباب ربِ ارض و سماء نے پیدا کیے......ہم نے ان اسباب کو چھوڑ کر بس اسٹالن کے نظام بدی کو قابل تقلید جانا۔ ہمارے لیے یورپ، برطانیہ اور امریکہ کے قوانین اور نظام ہائے باطلہ زندگی کا معیار بن گئے۔ پھر کیسے ممکن ہو کہ ہم سکون ڈھونڈئیں اور ہمیں سکون ملے۔ ہم راحت اور اطمینان تلاش کریں اور ہمیں اطمینان حاصل ہو جائے۔ یاد رکھو شرابی کو آخر شراب راس آ ہی جاتی ہے۔ زانی کو زنا سے لذت عارضی ملنے ہی لگتی ہے۔ حرام خور آخر حرام خوری کا عادی ہو ہی جاتا ہے۔ مگر ایک مسلمان پاک باز، پاک سرشت، ان نجاستوں اور غلاظتوں سے کیسے مطمئن ہو سکتا ہے۔ اگر امریکہ، برطانیہ اور ان کے حواری اس نظام کو گلے لگائے بیٹھے ہیں تو یہ ایسے ہی ہے جیسے گندے کیڑوں کا مسکن گندہ جوہڑ ہی ہوتا ہے۔ بدبو کا عادی دل خوشبو سے متلانے لگتا ہے۔ مگر ہمارے بزرگوں نے جس ملک کو صرف اور صرف اسلام کے لیے حاصل کیا۔ ہم اپنے بزرگوں کی قربانیوں کے ثمرہ کو کیوں ضائع کریں۔ کیا یہ ملک اس لیے حاصل کیا گیا تھا کہ اس کے حکمران سر ظفر اللہ، ایوب، یحییٰ، بھٹو، مشرف، زرداری، کیانی اور گیلانی ہوں گے۔ ان میں اور منموہن سنگھ میں فرق ہی کیا ہے۔ وہ بھی برٹش نظامِ حکومت کا پجاری اور رکھوالا ہے اور یہ بھی برٹش نظام حکومت کے غلام ہیں۔ وہاں بھی جمہوریت، اور یہاں بھی جمہوریت ہے۔ آخر ہم نے ملک علیحدہ حاصل کر کے کیا بدلا؟ بس اب تبدیلی کا وقت آ پہنچا ہے۔ اب فراعنہ وقت کو للکارا جائے گا۔ ان نام نہاد مسلمانوں کو جو دراصل سامراجی نظام کے پٹھو ہیں اور افرہنگ کے غلام ہیں۔ ان کے گریبانوں میں ہاتھ اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ظلم کا بدلہ چکایا جائے گا۔ اے اہل اسلام! اسلام اور کفر کی بنیادی جنگ ہی نظام پر ہے۔ اگر کوئی کافر اسلام قبول نہ کرے مگر نظام اسلام قبول کر کے بحیثیت ذمی رہے تو اسے اسلامی سلطنت میں رہنے کی اجازت ہی نہیں بلکہ اس کی عزت و آبرو، مال و متاع کی حفاظت اسلامی حکومت کے ذمہ ہو جاتی ہے۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

30 دسمبر: صوبہ بلمند..........ضلع واشیر..........ریموٹ کنٹرول بم دھاکہ..........افغان پولیس کے 6 اہل کار ہلاک

پنجاب میں صلیبی سرپرستی میں تعلیم

طارق بن زیاد

مسلمانوں کے معاشروں میں تعلیم ہمیشہ سے صلیبیوں کا ہدف رہی ہے اسی لیے اٹھارہ سوستاون میں ہندوستان پر صلیبی تسلط کے بعد ہی لارڈ میکالے کا وضع کردہ نظام تعلیم ہمارے اوپر مسلط کر دیا گیا، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حالات کے مطابق اسی نظام کو مسلط رکھا گیا اور کوئی بھی جوہری تبدیلی اس میں نہیں کی گئی۔ پرویزی دور میں کی گئی ۱۸ویں ترمیم میں صوبوں کو جو خودمختاری دی گئی ہے اس کے مطابق تعلیم کا شعبہ مکمل طور پر صوبائی حکومتوں کے حوالے کر دیا گیا۔ اب ہر صوبے کی نئی نسل اپنا اپنا نصاب پڑھے گی۔ ان کا اپنا نصاب ہوگا، اپنے قومی ہیرو ہوں گے۔ اسلام کی تعلیمات، جو پہلے بھی بقدر اشک بلبل ہیں، کے خلاف این جی اوز کا دباؤ، اور صلیبی آقاؤں کے احکامات، قابضین نظامِ پاکستان کی اپنی دین دشمنی، وہ عوامل ہیں جن کی وجہ سے تعلیم میں رہی سہی اسلامی تعلیمات کا بھی خاتمہ ہو رہا ہے۔

نائن الیون کے عظیم معرکے کے بعد امریکہ نے جو کمیشن بنایا تھا اس نے ایک ضخیم رپورٹ پیش کی کہ مسلم ممالک کے لوگوں کے دل و دماغ کو کیسے بدلا جائے اور کیسے ان پر قابو پایا جائے۔ اس حوالے سے بہت تفصیل سے لائحہ عمل پیش کیا گیا۔ اس پر بہت سے مسلم ممالک میں بخوشی عمل کیا جا رہا ہے۔

پاکستان تو امریکہ کے ہر منصوبے میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس لیے یہاں یہ کام ہر سطح پر شروع ہوگیا۔ تعلیم کو اس کی اہمیت کے لحاظ سے مقام دیا گیا ہے۔ سرحد، سندھ اور بلوچستان میں بھی تعلیمی صورت حال غیر اطمینان بخش ہے۔ لیکن پنجاب میں جو صورت حال ہے وہ نہایت خطرناک اور امت کی نسل نو کے مستقبل کے لیے تشویش کا باعث ہے کہ آخر نظامِ پاکستان پر مسلط حکمران اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لیے نئی نسل کو کس منزل تک پہنچانا چاہتے ہیں؟

صوبائی حکومت پر دو صلیبیوں کو کفار نے بطور مشیر تعلیم مسلط کر رکھا ہے ایک برطانوی مائیکل باربر اور ایک امریکی ماہر تعلیم ریمنڈ بھاری معاوضہ اور مراعات (مسلمانوں کے خون پسینے کی کمائی سے) لے کر تعلیمی رہنمائی کر رہے ہیں۔ پنجاب کے نظامِ تعلیم میں جو تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں وہ انہی مشیروں کی ہدایات پر لائی جا رہی ہیں جن کی ہر بات پر دینی تقاضے پس پشت ڈال کر آمنا وصدقنا کہنا پنجاب حکومت کا شعار محسوس ہوتا ہے۔ یہ مشیر کھلے عام پریس کانفرنس میں شہباز شریف کا قصیدہ پڑھتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ، ۲۳ نومبر ۲۰۱۲ء)

ان صلیبیوں کی ہدایت پر پنجاب میں جو 'تعلیمی اقدامات' کیے گئے وہ مرحلہ وار اس طرح ہیں:

۱۔ ۲۲ جولائی کو مائیکل باربر اور ریمنڈ کے ساتھ بیٹھ کر وزیراعلیٰ پنجاب نے تعلیمی اصلاحات کے روڈ میپ پر باہمی معاہدہ کیا۔ (نیوز لیٹر ڈی ایس ڈی، ۲۲ جولائی ۲۰۱۲ء)

۲۔ حکومت پنجاب کے ایک فیصلے کے تحت پہلی جماعت سے ہی انگریزی کو بطور ذریعہ تعلیم لازمی کر دیا گیا، اس سے قطع نظر کہ یہ تجویز کتنی قابلِ عمل ہے۔ اس کے پیچھے جو ذہنیت کارفرما ہے، وہ مذمت کی مستحق ہے۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ پرائمری کے بعد ہی تعلیم ترک کرنے والوں کی شرح (ڈراپ آؤٹ ریٹ) جو ۲۰۱۱ء میں ہی تشویش ناک تھی، ۲۰۱۲ء میں مزید تشویش ناک ہوگئی ہے۔ اس کا واضح سبب انگریزی کا لازمی کیا جانا ہے۔ آئندہ اضافے کی بھی توقع کی جاسکتی ہے۔

امت کا درد رکھنے والے ہر مرد و زن کے لیے ضروری ہوگیا ہے کہ ان صلیبی اقدامات کی جو ایک خوف ناک مستقبل کی نشان دہی کر رہے ہیں، کھل کر مزاحمت کی جائے اور ان کو روکا جائے۔

۳۔ پنجاب حکومت کے ۳۱ مئی ۲۰۱۲ء کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ۵۰۰ میٹر کے اندر واقع بچوں اور بچیوں کے اسکولوں کو ضم کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس پر عمل درآمد بھی شروع ہوگیا ہے۔ انہیں 'ماڈل پرائمری سکول' کا نام دیا گیا۔ نیز اب جو بھی نیا پرائمری اسکول کھولا جائے گا اس میں مخلوط تعلیم دی جائے گی، یعنی مخلوط تعلیم روزِ اوّل سے، جب کہ اس کی قباحتیں، اس کے نتائج، اس کے معاشرے پر اثرات، علاوہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کے، ساری دنیا میں کھلی آنکھوں والے دیکھ رہے ہیں۔ اس معاشرے کے گئے گزرے حال میں بھی جو بچی کھچی اقدار رہ گئی ہیں، یہ ظالم ان کے بھی درپے ہیں۔

۴۔ اب طالبات کے تعلیمی اداروں میں مرد اساتذہ کی تقرریوں کا اور مردانہ کالجوں میں خواتین اساتذہ کے تقرر کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ اسے ناگزیر مجبوری کے اقدام کے بجائے معمول کی بات بنایا گیا ہے اور کالجوں میں ہی نہیں اسکولوں میں بھی اس پر عمل ہوگا۔

(بقیہ صفحہ ۴۱ پر)

31 دسمبر: صوبہ ہلمند.........ضلع نادعلی.........مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.........افغان فوج کی دو گاڑیاں.........تباہ.........3 فوجی ہلاک.........3 شدید زخمی

نیا آرمی ڈاکٹرائن اور لائن آف کنٹرول پر جھڑپیں

منصور فاتح

پاکستان آرمی کی طرف سے نئے ڈاکٹرائن کی اشاعت کے تین روز بعد ہی کشمیر سے ملحقہ لائن آف کنٹرول پر بھارتی فوج کی طرف سے نئی چوکیوں کی تعمیر کے تنازعہ پر دوطرفہ فائرنگ اور اس کے نتیجے میں دونوں اطراف سے دو دو فوجیوں کی ہلاکت کے بعد بڑھتی ہوئی کشیدگی نے پاکستان آرمی کی نئی حکمتِ عملی اور خطے کے مستقبل کے حوالے سے بہت سے سوالات کھڑے کر دیئے ہیں۔ سب سے پہلا اور اہم ترین سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا نیا آرمی ڈاکٹرائن اپنی اشاعت کے ساتھ ہی ناکام ہوگیا؟ ایک ایسے وقت میں جب پاکستان کی آرمی اپنے ملک میں جاری نفاذِ شریعت کی تحریک کو کچلنا اپنا مقصدِ اصلی قرار دے چکی ہے، بھارتی فوج کی طرف سے ایسے اقدامات کا مقصد کیا ہوسکتا ہے؟ تیسرا اہم سوال مسلمانانِ پاکستان کے لیے یہ ہے کہ ان حالات کے تناظر میں ہمیں پاکستان کے مستقبل کے لیے کیا اقدامات کرنا ہوں گے؟

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے تو بھارتی فوج کے حالیہ اقدامات اور پھر بھارتی فضائیہ کے چیف این اے کے برونی کی 'دوسرے آپشنز' استعمال کرنے کی دھمکی نے آرمی ڈاکٹرائن کو ناکام نہیں کیا بلکہ پہلے سے ناکام اس ڈاکٹرائن میں موجود بہت بڑے سقم اور کمزوری کو صاف ظاہر کیا ہے۔ یہ بات ہر پاکستانی جانتا ہے کہ بھارتی اسٹیبلشمنٹ کے ذہنوں میں رچی بسی پاکستان دشمنی کو ڈھول کی تھاپ پر تھرتھرانے والے ثقافتی طائفے، فلمی اداکار اور امن کی آشا جیسی میڈیا مہمات ختم نہیں کرسکتی۔ نہ ہی امریکی اشاروں پر گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والی سیاسی قیادتیں دشمنی کے پینسٹھ بلکہ صحیح معنی میں تیرہ سوسالہ نقوش مٹا سکتی ہیں اور نہ ہی ٹھنڈے کمروں میں بیٹھے، امریکی احکامات پر گردن جھکانے والے فوجی جرنیلوں کی تبدیلی پالیسی سے مسلمانوں کے خلاف ہندو بغض ختم ہوسکتا ہے اور پھر پانی اور کشمیر جیسے ناگزیر مسائل کے ہوتے ہوئے دوستی کا مطلب ہی کیا؟ ان سب وجوہات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے قرآن پر ایمان رکھنے والے بندہ مومن کے لیے تو صرف اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی کافی ہے کہ

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا

''یقیناً تم ایمان والوں کا سب سے بڑا دشمن یہودیوں اور مشرکین کو پاؤ گے''۔ (المائدۃ: ۸۲)

اسی طرح بھارت کے ساتھ دوستی کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اطہر سے غزوہ ہند میں شریک مجاہدین کے لیے آگ سے آزادی کی بشارت چہ معنی دارد؟ ان سب وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر کوئی فوج بھارت کی بجائے طالبان کو اصل چیلنج قرار دیتی ہے تو اس کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت تنخواہ دار ملازمین کی بجائے ایسے مجاہدین کو ہندو مشرکین کے خلاف صف آرا کرنے کی ہے جن کا موٹو حقیقت میں ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ ہو۔ جیسا کہ تحریک طالبان کے اہم قائد مولوی ولی الرحمٰن حفظہ اللہ نے کہا ہے

''ہم جس شرعی نظام کے نفاذ کے لیے پاکستان میں لڑ رہے ہیں بالکل اسی طرح مقبوضہ کشمیر اور بھارت میں بھی عملی طور پر نفاذ شریعت کے لیے جدوجہد کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں طالبان مجاہدین کو مقبوضہ کشمیر بھیجا جائے گا۔ تمام مسائل کا واحد حل نفاذ شریعت میں ہی ہے۔ ہم نے کشمیر میں اپنے طور پر جہاد شروع کرنے اور مجاہدین کو دہلی کے مختلف علاقوں میں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت مجاہدین کشمیر میں داخل ہوں گے اور وہاں نفاذ شریعت کے علاوہ کشمیری عوام کو جملہ حقوق کے حصول میں بھی مدد ملے گی۔ پاکستان کی کشمیر بارے دوغلی اور منافقانہ پالیسی نے کشمیریوں کی جدوجہد آزادی اور نظام کی تبدیلی کے حوالے سے کی جانے والی کوششوں کو تباہ کردیا ہے''۔

دوسرا سوال کہ جب پاکستان کی آرمی اپنے ملک میں جاری نفاذِ شریعت کی تحریک کو کچلنا اپنا مقصدِ اصلی قرار دے چکی ہے، بھارتی فوج کی طرف سے ایسے اقدامات کا مقصد کیا ہوسکتا ہے؟ اس بابت نظر یہی آتا ہے کہ بھارت جانتا ہے کہ خراسان اور ہند جن تبدیلیوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں ان کے نتیجے میں جہادی تحریک مضبوط تر ہوگی اور اس کا دائرہ عمل عنقریب مقبوضہ کشمیر سمیت پورے بھارت کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ ممبئی حملے اور پُونا میں جرمن بیکری پر یہودیوں کی ہلاکتیں مستقبل کے بھارتی اندیشوں کو سچ ثابت کرتے ہیں۔ اس لیے اس کی پوری کوشش ہے کہ وہ پاکستان کی ریاستی مشینری کو اپنے استعمال میں لے آئے۔

ایک طرف بھارتی فوج لائن آف کنٹرول پر زبردستی تنصیبات تعمیر کر رہی ہے حالانکہ دونوں ملکوں کے درمیان دس سال پرانے جنگ بندی معاہدے کے تحت وہاں کسی طرح کی تعمیر کی اجازت نہیں ہے۔ اور جواباً بھارتی جرنیل اقوامِ متحدہ کے آبزرور گروپ کی افادیت سے کلیتاً انکار کرتے ہوئے پاکستان کو سنگین کارروائی کی دھمکیاں دے رہے

31 دسمبر: صوبہ ہلمند.........ضلع نوزاد.........مجاہدین کا گھات لگا کر نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ.........2 گاڑیوں کو غنیمت کرلیا گیا

ہیں۔ دوسری طرف بھارت کی سیاسی قیادت نہایت محتاط انداز میں پاکستان کے موجودہ داخلی بحران کو مدنظر رکھتے ہوئے تجارتی وثقافتی تعلقات کو فروغ دے رہے ہیں۔ لائن آف کنٹرول پر حالیہ کشیدگی کے بعد ایک پریس کانفرنس میں وزیر داخلہ سشیل کمار شندے نے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان ویزا کا نیا معاہدہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق پندرہ جنوری سے ہی عمل میں آئے گا۔

اس طرح اس واقعے کے بعد ہی یہ اعلان بھی کیا گیا کہ بھارت صحافیوں کو ایک سے زائد ویزے جاری کرنے پر غور کر رہا ہے۔ جب کہ وزیر خزانہ پی چدامبرم نے کہا کہ ہم اس معاملے کو بین الاقوامی رنگ دینے یا اقوام متحدہ سے تفتیش کرانے کے لیے بالکل تیار نہیں ہیں۔ یہ مطالبہ ہم یکسر مسترد کرتے ہیں۔

ان حالات میں تیسرا سوال یہ اٹھتا ہے کہ پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کے بارے میں فکر مند طبقات کو کیا اقدامات اٹھانے چاہئیں؟ اس بارے میں سب سے بنیادی چیز سیکولرازم کے پجاریوں کے وطنیت کے جذباتی نعروں اور اس بنیاد پر ہمدردیاں سمیٹ کر اغیار کے ایجنڈے پر چلنے والوں سے آزاد ہو کر ملک کی موجودہ حالت کا جائزہ لیا جائے۔ داخلی سطح پر ان افراد اور اداروں کی نشاندہی کی جائے جو فوجی، معاشی، ثقافتی، نشریاتی، سیاسی، تعلیمی اور معاشرتی سطح پر امریکی و بھارتی ایجنڈوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا رہے ہیں۔ ایسی تمام مہمات کا سد باب کیا جائے اور امریکہ کے عطا کردہ نظامِ جمہوریت کو تین طلاق دیتے ہوئے یہاں نظامِ شریعت قائم کیا جائے۔ کیونکہ تمام تر فساد کی اصل وجہ تو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی ہے۔ اسی طرح خارجی سطح پر طالبان کو افغانستان میں تزویراتی گہرائی Strategic Depth کے طور پر استعمال کرنے کی پالیسی کی بجائے انہیں دین میں اپنا بڑا بھائی سمجھتے ہوئے ان سے ماضی کی زیادتیوں پر معافی مانگی جائے اور کلمہ کی بنیاد پر ان سے ایسا اتحاد قائم کیا جائے جو حقیقتاً اسلام کو خطے کی وہ قوت بنا دے جس کے ہاتھوں ہند کے حکمران بیڑیوں میں جکڑے جائیں گے۔ یقیناً موجودہ مقتدر طبقوں کو یہ کام ناقابلِ عمل اور اپنے خلاف ایک سازش محسوس ہوگا لیکن بطور مسلمان یہ کام ہر ہر پاکستانی کے ذمے بھی ہے اور یہی بحرانوں سے نکلنے کا راستہ۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: پنجاب میں صلیبی سرپرستی میں تعلیم

۵۔ نصاب پر بھی پوری توجہ ہے۔ ۲۰۱۲ء میں تیار ہونے والی درسی کتب میں سے قرآنی آیات اور سورتوں کو نکال دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اسوہ، جہاد پر مضامین، نامور مسلم شخصیات کی خدمات کا تذکرہ بھی خارج از نصاب کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف گاندھی کو مسلم دوست راہ نما بنا کر پیش کیا گیا ہے۔

۵۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اداروں میں مطالعہ پاکستان یا اسلامیات کا امتحان نہیں لیا جاتا۔ اس لیے اس فاؤنڈیشن کے تحت تعلیمی اداروں میں یا تو مذکورہ مضامین پڑھائے نہیں جاتے یا اگر پڑھائے جاتے ہیں تو بے دلی سے اور برائے نام۔ توجہ ان مضامین پر ہوتی ہے جن کا امتحان فاؤنڈیشن لیتی ہے۔

۶۔ تعلیمی اداروں میں اخبارات کے تعاون سے میوزیکل شو اور ناچ گانے کے دیگر پروگرامات کے انعقاد میں اضافہ ہوا ہے۔ پھر ان کی متعلقہ اخبارات میں بھرپور تصویری اشاعت ہوتی ہے۔

۷۔ لڑکیوں کے کالجوں میں کیٹ واک بھی ہونے لگی ہے، یعنی نوجوان طالبات طرح طرح کے ڈیزائن کردہ ملبوسات پہن کر مہمانوں کے سامنے اندازِ خاص سے گزرتی ہیں۔

امت کا درد رکھنے والے ہر مرد و زن کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ ان صلیبی اقدامات کی جو ایک خوف ناک مستقبل کی نشان دہی کر رہے ہیں، کھل کر مزاحمت کی جائے اور ان کو روکا جائے۔ لیکن ابھی تک تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پنجاب حکومت کو کوئی مزاحمت پیش نہیں آئی ہے اور وہ اپنے امریکی اور برطانوی مشیروں کے مشوروں سے پاکستان میں پروان چڑھنے والے امت کے مستقبل کو تباہ کرنے کے پروگرام پر عمل پیرا رہے گی۔

کاسہ لیسی اور غلامی کی معراج کو حاصل کرنے والے ان اقدامات سے یہ بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مستقبل میں پاکستان کے نظام پر تسلط حاصل کرنے کی خواہاں نون لیگ بھی صلیبی خوشنودی کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرے گی۔

پنجاب اسمبلی نے کالجوں میں رقص پر پابندی لگائی تو میڈیا نے ایسا طوفان اُٹھایا کہ چند گھنٹوں میں ہی حکومت پنجاب نے گھٹنے ٹیک دیے اور اعلانِ برأت کر دیا، جب کہ اسمبلی میں حکومتی پارٹی نے حمایت میں ووٹ دیا تھا۔

آج ضرورت یہ ہے کہ تعلیم کے شعبے کو یہود و نصاریٰ کی ریشہ دوانیوں سے، نہ صرف پنجاب بلکہ دوسرے تین صوبوں میں بھی پاک کرنے کے لیے اقدامات اٹھائے جائیں۔

☆☆☆☆☆

''اے پاکستانی شرفا! اے سچ بولنے والو! عزت وحمیت والو! اے پاکستان میں بسنے والے اسلام کے شیرو! بخدا! راستہ واضح اور روشن ہے، پس جو عافیہ صدیقی کو آزاد کرانا اور اس پر اور اس جیسی دیگر خواتین پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنے والوں سے بدلہ لینے کا خواہاں ہے، اسے چاہیے کہ وہ مجاہدین سے آملے، ان کی مدد کرے، ان میں شامل ہو جائے۔ عزت وشرف کی معراج صرف جہاد ہی سے حاصل ہو سکتی ہے''۔

شیخ مجاہد ایمن الظواہری حفظہ اللہ

کیم جنوری: صوبہ پکتیکا..........ضلع زرمت..........افغان فوجی کی فائرنگ..........4 امریکی فوجی ہلاک..........امریکیوں کی جوابی فائرنگ سے یہ مجاہد بھی شہید

سکھر جیل میں اسیر مجاہد بھائی کا خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام مسنون کے بعد ہمیں معلوم ہے کہ آپ حضرات ہمہ وقت دشمنان اسلام کے خلاف برسر پیکار ہیں اور امید واثق ہے کہ آپ حضرات امت مسلمہ کے لیے عموماً اور ہم جیسے قید و بند اور پابند سلاسل مجاہدین کے خصوصاً ہر وقت کوشاں ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ جیسے سرفروشانِ اسلام کے وسیلہ سے عالم اسلام کے تمام قیدی بھائیوں کو آزادی نصیب فرمائیں، آمین۔

جیسا کہ آپ حضرات کے علم میں ہے کہ کراچی سنٹرل جیل سے تقریباً ۸۰ مجاہد ساتھیوں کو حیدرآباد اور سکھر کی جیلوں میں منتقل کر دیا تھا...... سکھر جیل میں ہمارے ساتھ جو سلوک ہوا تاریخ میں اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔ شاید پاکستان کی تاریخ میں ایسی سربریت کسی نے دیکھی ہوگی اور نہ ہی سنی ہوگی۔ ہم نے اسلام کی آب یاری کے لیے دنیا کی عیش وعشرت اور اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر اپنے گھر بار کو چھوڑا۔ ہم نے جہاد کا راستہ اپنایا ہمارا مقصد صرف اور صرف رضائے الٰہی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اخلاص نصیب فرمائیں اور ہماری قربانیوں کو قبول فرمائیں۔ اس خط لکھنے کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ آپ کو مجاہد قیدیوں کے حالات کا علم ہو جائے اور مجاہدین پر جو ظلم ہوا ہے اگر ہو سکے تو ان ظالموں سے اس ظلم کا انتقام لیا جائے۔

۲۷ رمضان کا مبارک دن تھا۔ تمام ساتھی روزہ سے تھے اور ہمیں سنٹرل جیل کراچی سے سنٹرل جیل سکھر منتقل کیا جا رہا تھا۔ کراچی سے ہی ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پیروں میں بیڑیاں پہنا دی گئیں۔ تقریباً ۸ سے ۱۰ گھنٹے کے جان لیوا سفر کے بعد جب ہماری گاڑی سکھر سنٹرل جیل پہنچی تو ایک ایک ساتھی کا نام پکار کر بلاتے رہے اور جیسے ہی اندر داخل ہوتے، آنکھوں پر پٹی باندھی جاتی۔ کپڑے پھاڑ کر مکمل برہنہ کر دیا جاتا اور اس کے بعد لاتوں، مکوں اور لاٹھیوں کی بارش شروع ہو جاتی۔ پھر لٹا کر اتنے چھتر مارے گئے کہ تمام جسم سے خون نکلنا شروع ہو گیا...... کچھ ساتھیوں کا تو جسم سے گوشت بھی اکھڑ گیا۔ پھر ان ظالموں نے تمام مجاہدین کو برہنہ حالت میں پوری جیل میں گھمایا۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، پیروں میں بیڑیاں اور جسم پر کوئی کپڑا موجود نہیں...... آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس وقت ہماری کیا حالت ہوگی۔ کیا ان ظالموں کو مجاہدینِ اسلام کا ذرہ برابر خوف نہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ ہم بے بس ہیں لیکن الحمدللہ لاوارث ہرگز نہیں۔ ہمارے پیچھے ہمارے مجاہد بھائی موجود ہیں اور اللہ کے فضل سے ہمارا انتقام لینے والے بھی اس دھرتی پر موجود ہیں۔

ہمارا ایک معذور ساتھی جس کی ایک ٹانگ شہید ہو چکی تھی، اس سے اس کی مصنوعی ٹانگ اور لاٹھی چھین لی گئی اور اس کو بھی اسی حالت میں پوری جیل میں گھمایا گیا۔ وہ بے چارہ گرتا رہا اور یہ ظالم اُسے ٹانگوں سے ٹھڈے مار مار کر اٹھاتے رہے اور پوری جیل میں گھماتے رہے۔ اُسے ایسے ایسے غلیظ الفاظ میں گالیاں دیتے رہے جن کا لکھنا بھی مناسب نہیں۔ ان ظالموں نے اسی پر بس نہیں کیا، اس کے بعد مجاہدین کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ ان کو ستر چھپانے تک کے لیے کوئی کپڑا فراہم نہیں کیا گیا۔ ہم تمام ساتھی روزہ کی حالت میں تھے اور یہ مرتدین ہمیں زبردستی پانی پلانے کی کوشش کرتے رہے لیکن الحمدللہ کسی ایک ساتھی کے بھی قدم نہیں ڈگمگائے اور کسی نے بھی روزہ وقت سے پہلے افطار نہیں کیا (**وما توفیقی الا باللہ**)۔

پانچ دن تمام مجاہدین برہنہ حالت میں رہے۔ ستر چھپانے کے لیے بھی کوئی کپڑا نہیں تھا۔ بیٹھ کر سوتے اور اشارہ سے نماز پڑھتے۔ اسی حالت میں عیدالفطر بھی گزر گئی...... اب چار ماہ بیت چکے ہیں لیکن اب تک بعض ساتھیوں کے جسم میں لگنے والے زخموں سے خون رستا رہتا ہے۔

کیا ہمارے اسلاف کی تاریخ زندہ کرنے والا آپ میں سے کوئی ہے؟ کیا امت مسلمہ اتنی بے بس ہو گئی ہے کہ مجاہد قیدیوں کا انتقام بھی نہ لے سکے۔ ہم کو آزادی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ جس دن ہم نے آزاد ہونا ہے اُس دن ہمیں کوئی بھی جیل میں نہیں روک سکتا۔ جو ظلم ہم پر ہوا ہے وہ گویا تمام مجاہدین پر ہوا ہے۔ ان ظالموں نے تمام مجاہدین کو عموماً اور پاکستان کے مجاہدین کو خصوصاً چیلنج کیا ہے اور ہماری خواہش ہے کہ اس ظلم کا انتقام لیا جائے اور ایسا انتقام کہ ان کی آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں۔ یہی ہماری آپ سے درخواست ہے۔ ہم آپ کے لیے دعا گو ہیں، آپ صرف ہمارا نہیں پوری دنیا کے مظلوم مسلمانوں کا انتقام لیں اللہ تعالیٰ تمام مجاہدین کی حفاظت فرمائیں اور اُنہیں استقامت نصیب فرمائیں۔ **وما علینا الا البلاغ......اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک**

والسلام

ابو لیلیٰ

۶ دسمبر ۲۰۱۲ بروز جمعرات

☆☆☆☆☆

بھارت میں انسانیت کی تذلیل......’دوائے شافی‘ آزما کر دیکھئے!!!

مصعب ابراہیم

خالق اپنی تخلیق کے متعلق ہر اُس شے سے پوری طرح آگاہ ہوتا ہے جس میں اُس کے لیے ضرر رسانی کا سامان ہو، اسی طرح خالق اپنی تخلیق کے فائدے اور نفع کے ہر قرینے اور طریقے سے بخوبی آگاہ ہوتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے اور حضرت انسان اُس کی بہترین مخلوق......انسان کی کامل ہدایت اور دنیوی واخروی فلاح کے اسرار ورموز سے وہ العلیم اور الخبیر پوری طرح باخبر ہے۔ دین اسلام اللہ تعالیٰ نے انسان کو انسان ہی کی بھلائی کے لیے عطا فرمایا ہے۔ اس دین میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے عزت، شرف، کرامت، رفعت، بزرگی، فوز، فلاح، پاکیزگی، راحت، آشتی، عافیت، سکون، سلامتی، امن اور آسودگی رکھ دی ہے۔ مگر انسانوں کی اکثریت نے شیطان کے جھانسے میں آکر نفس کی پیروی کرتے ہوئے اپنے خالق کی اس نعمتِ کبریٰ کا انکار کیا اور نتیجتاً بحیثیت فرد بھی ذلت اور گمراہی کی وادیوں میں بھٹکتا رہا اور بحیثیت معاشرہ بھی تباہی، بربادی اور فساد کا شکار رہا۔

گزشتہ ہفتوں عالمی ذرائع ابلاغ میں ایک موضوع نے بہت اہمیت اختیار کی۔ وہ موضوع بھارت کے دارالحکومت نئی دہلی میں ۱۶ دسمبر ۲۰۱۲ء کو رونما ہوا ایک لڑکی کی آبروریزی کا واقعہ تھا......اس واقعہ کی تفصیلات میڈیا نے مکمل طور پر دی ہیں۔ اس حوالے سے الیکٹرانک میڈیا پر پروگرامات کی بھرمار ہے اور پرنٹ میڈیا میں ڈھیروں تبصرے، تجزیے، خبریں اور کالم گردش میں ہیں۔ اس واقعہ کا ہر زاویہ سے جائزہ لیا جارہا ہے اور ہر ’صاحبِ ذوق‘ اپنی رائے کا اظہار کررہا ہے۔ ماہرین کی نظریں ہر اونچ نیچ کا احاطہ کررہی ہیں لیکن اسلام دشمنی اور دینِ حنیف سے بغاوت کا رویہ‘ جو اس قبیح فعل کی بنیاد ہے‘ کسی کی نظر میں نہیں آرہا۔

بھارت دنیا کی ’سب سے بڑی جمہوریت‘ ہونے کا دعوے دار ہے اور یہ جمہوریت کی ’’چہرہ روشن، اندروں چنگیز سے تاریک تر‘‘ کارستانیاں ہیں کہ جنھوں نے ’بھارت ماتا‘ کی اصل دنیا کے سامنے رکھ دی ہے۔۔ بھارت کے نیشنل کرائم بیورو (این سی آر بی) نے اپنی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ بھارت میں ہر بیس منٹ کے بعد ایک عورت کو آبروریزی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور گزشتہ سال ملک میں آبروریزی کے واقعات میں سات اعشاریہ دو فی صد اضافہ ہوا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ سال ۱۳۳ معمر عورتوں کو بھی آبروریزی کا نشانہ بنایا گیا۔ رپورٹ کے مطابق زیادتی کا نشانہ بننے والی گیارہ ہزار نو سو چوراسی عورتوں کی عمریں ۱۸ سے ۳۰ برس کے درمیان تھیں۔ آزاد ذرائع کا کہنا ہے کہ بھارت میں ہر سال لاکھوں عورتوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہے تاہم بیشتر واقعات میں ملزمان کے خلاف مقدمہ درج نہیں ہوتا۔

یاد رہے کہ یہ تمام وہ کیسز ہیں جن میں معاملہ ’بالجبر‘ کا تھا۔ جہاں تک تعلق ہے جنسی آوارگی کی رو میں بہہ کر ’بالرضا‘ کا......تو یقینی طور پر اللہ سے بے خوف اور شیطانی خواہشات کے اسیر معاشرے میں اس کا اندازہ لگانا ممکن ہی نہیں۔ طُرفہ تماشا ملاحظہ ہو کہ ’دہلی گینگ ریپ‘ واقعہ کے خلاف جہاں بھارت بھر میں بڑے بڑے مظاہرے ہوئے وہیں ’بالی وڈ‘ کے بے حیا اداکار اور فاحشہ اداکارائیں بھی اس میدان میں کود یں......جن کے شب وروز کا ایک ایک لمحہ معصیتوں اور غلاظتوں سے لتھڑا ہو، وہ شرافت اور پاکیزگی کا درس دینے نکلے ہیں!!!

حد تو یہ ہے کہ معصوم کلیاں بھی ہوسِ نفسانی کے پھندوں میں مقید ظالموں کے ہاتھوں مسلی جارہی ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ ۱۷ جنوری کو ریاست اڑیسہ کے ضلع بلنگیر میں پیش آیا۔ جہاں ایک شخص اپنے قریبی دوست کی ۳ سالہ بیٹی کو چاکلیٹ کی لالچ دے کر اپنے گھر لے جا کر درندگی کا نشانہ بنایا۔ ۱۹ جنوری کو ریاست مہاراشٹر میں نرسری کلاس کی ۴ سالہ بچی کو سکول وین کے کنڈیکٹر نے ہوس کا نشانہ بنایا۔

یہ واقعات دنیا کی دوغلی اور دورخی پالیسی کی بھی خوب عکاسی کررہے ہیں۔ ایک جانب تو اجتماعی زیادتی کا شکار ہونے والی لڑکی کے لیے بھارت سمیت دنیا بھر میں ہمدردی کے جذبات عود آئے ہیں لیکن اسی ’’عالمی برادری‘‘ نے جموں وکشمیر میں گزشتہ دو دہائیوں سے زائد عرصہ سے بھارتی فوج کی ’’اجتماعی عصمت دری‘‘ مہم سے آنکھیں موند رکھیں ہیں۔ سفاک بھارتی افواج کے ہاتھوں ہزاروں مسلمان کشمیری خواتین جو ہر عصمت گنوا چکی ہیں لیکن ’’مہذب‘‘ دنیا اور ’’جمہوری چیمپیئن شپ میں فتح‘‘ کے دعوے داروں میں سے کسی نے اُنہیں درخورِ اعتنا نہ جانا......اسے کھلی منافقت اور بے حسی کی آخری حد کے علاوہ کیا نام دیا جاسکتا ہے؟؟؟

معاشرتی فساد کے آئینہ دار یہ حقائق ہیں جس کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ ’’گاؤماتا‘‘ کی تقدیس کا دم بھرنے والوں کے قبضے والے ملک میں بنتِ حوا اپنی عصمت و عفت کی حفاظت سے قاصر اور معذور نظر آتی ہے۔ بھارتی معاشرے کا ایک بھیانک پہلو ذات پات کے نظام ہے...... جہاں ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے نچلی ذات کے کروڑوں دلتوں کی صورت میں سسکتی انسانیت انتہائی قابل رحم حالت ہے۔ پھر یہ جنسی

یکم جنوری: صوبہ لغمان............ضلع علیشنگ............مجاہدین کی اتحادیوں کے ساتھ جھڑپ............6 اتحادی فوجی ہلاک............متعدد زخمی

آوارگی کی بدترین شکل؛ وحی اور الٰہ واحد سے باغی معاشرت کے ''حسن'' میں مزید اضافہ کا باعث ہیں...... جہاں سرعام 'رام اور سیتا' کے قصے بالفعل دہرائے جا رہے ہیں۔ اخلاقی گراوٹ' عقیدے کی خرابی اور خدائے واحد کے انکار ہی سے جنم لیتی ہے...... جہاں بھگوان کی شکل میں کروڑوں کی تعداد میں '' خدا'' موجود ہوں اور جو قوم ہر شجر و حجر حتیٰ کہ جانوروں تک کو اپنا معبود بنا لیتی ہو...... وہاں شرفِ انسانیت کی ہلکی سی رمق باقی رہنا بھی محال ہے۔ جس معاشرے کا بحثییت مجموعی چلن ہی یہ ہو کہ اپنے خالق و مالک سے منہ موڑا، اپنے پالن ہار سے اعراض کا رویہ برتا اور اُس رحیم و کریم اور اَحد و واحد کی جگہ پہلے ہاتھوں سے تراشے بتوں کے آگے تسلیم ہوا اور پھر خود کو اپنی بے مہار نفسانی اور سفلی خواہشات کے سپرد کر دیا...... نتیجے کے طور پر وہاں سالانہ لاکھوں خواتین کا عصمت گنوا بیٹھنا سامنے نہ آئے تو تعجب و حیرت کا باعث ہوگا۔

'ابلیس کی مجلس شوریٰ' میں اقبال مرحوم نے ابلیس کی زبانی اپنے چیلوں کو آخری خطاب میں اُس کے اندرونی خوف کی بھی خوب عکاسی کی اور اسلام کی حقانیت، اور پیغام ربانی کے انسانیت کے لیے باعث رحمت ہونے کا بھی تذکرہ کیا...... ابلیس اپنے شاگردوں سے کہتا ہے

عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں
الحذر! آئینِ پیغمبر سے سَو بار الحذر
حافظِ ناموسِ زَن مرد آزما مرد آفریں

ناموس زن کی محافظت' اسلام اور شریعت کے علاوہ کہیں بھی نہیں ہے۔ جو کوئی بھی اسلام سے پَرے رکھ کر عزت، ناموس، عصمت اور عفت کی حفاظت کی تلاش میں سرگرداں رہا، اُس کے ہاتھ نامرادی اور ذلت و خواری کے لیے کچھ نہیں آیا۔

آج اہل ہند کے لیے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ داعیانہ پکار سلامتی کی ضامن اور عزت و آبرو کے تحفظ کی ضمانت ہے۔ کوہِ فاران سے بلند کی گئی وہی پکار کہ يَاأَيُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا...... اے لوگو! اقرار کرلو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی الہ نہیں، تم فلاح پا جاؤ گے...... اس دعوت پر لبیک کہنے والوں کا ماضی بھی تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے اور اس کلمہ کو قبول کرنے کے بعد اُن کے حالات و واقعات سے بھی تاریخ بھری پڑی ہے......

دین اسلام کی عمل داری قائم ہونے کے بعد اِن پاکیزہ نفوس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کو پورا ہوتے دیکھا کہ '' ایک عورت صنعاء سے حضر موت تک سونا اچھالتی جائے گی اور کوئی میلی آنکھ سے دیکھنے والا نہیں ہو گا''...... وہ عزت، غیرت، سربلندی کی تمام تر منازل خدائے یکتا و واحد کو معبودِ حقیقی جان کر، شریعت اسلامیہ کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر، اپنی زندگیوں کو اسوۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ڈھال کر اور حدود اللہ کی معاشروں پر تنفیذ سے سرفراز ہوئے۔

اہل ہند آج بھی اسلام سے تعصب اور بُعد و عناد کو سینوں نکال کر اور دلوں سے توحید الٰہی کی دعوت قبول کر کے انسانیت کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہو سکتے ہیں...... جہاں ایک اللہ کے علاوہ کسی کی غلامی کا طوق گلے میں نہیں ہوتا، جہاں ناموسِ زن کی حفاظت ہوتی ہے، جہاں نظروں پر شرم و حیا کے پہرے ہوتے ہیں، نفس کا شیطان غالب ہونے کی بجائے مغلوب ہوتا ہے، جہاں غیرت و حمیت مرد کی پہچان ہوتی ہے، جہاں ایک بیٹی ساری امت کی بیٹی گردانی جاتی ہے اور جہاں ذات پات اور نفرت و بغض کے تصورات اپنے لیے کوئی جگہ نہیں پاتے......

دین بے زار، سیکولر اور الحاد و اباحیت کے پرستار یقینی طور پر ان تمام حقائق کو '' چودہ سو سال پرانی باتیں'' اور '' قصۂ پارینہ'' گردانتے ہیں...... لیکن عقل و خرد کام کرنا چھوڑ دے تو انسان بدیہی حقیقتوں سے بھی نا آشنا ہو جاتا ہے۔ پھر سورج کی روشنی سے آنکھیں چندھیا رہی ہوتی ہیں لیکن بصارتوں میں گھُپ اندھیروں ہی کا بسیرا ہوتا ہے...... اسلام کی تعلیمات یقیناً چودہ صدیاں پرانی ہیں لیکن ایسا ہرگز نہیں کہ اب یہ '' گئے دور کی کہانیاں'' بن گئی ہوں بلکہ آج بھی جب اور جہاں انسانی معاشرے نے انہیں اخلاصِ دل کے ساتھ قبول کیا اور دنیا و مافیہا کی پرواہ کیے بغیر تعلیماتِ شریعت اور قوانین اسلام کی تنفیذ کی تو '' دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تُو'' کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کسی کو یقین نہ آئے تو امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں امارت اسلامیہ افغانستان کی چھ سالہ تاریخ کو دیکھ لے۔ یہی نسخۂ کیمیا بھی ہے...... یہی تیرگئ شرک، ظلمتِ کفر، منبع ظلم اور معاشرتی فساد کا علاج بھی!!!

علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی!

☆☆☆☆☆

'' تمام عالم اس بات کا مشاہدہ کر رہا ہے کہ امریکہ اپنی عمر پوری کر چکا ہے اور مسلمان خطوں پر سے اس کی گرفت ڈھیلی پڑ رہی ہے...... دوسری طرف امتِ اسلام کے لیے نئی صبح طلوع ہو رہی ہے جو اپنے جلو میں اسلام کا غلبہ اور شریعت کی حاکمیت لیے آ رہی ہے۔ ایسی صبح جو امت مسلمہ کی وحدت اور خلافت کے از سر نو قیام کے ساتھ طلوع ہو گی۔ اے امت مسلمہ! جان لو کہ آنے والا دن تمہارا ہے! اسلام کو ہی اپنا پیش رو بناؤ اور یاد رکھو کہ جو چیز قوت سے چھینی گئی ہو وہ واپس بھی بزورِ بازو ہی لی جاتی ہے''۔
(شیخ مختار ابو زبیر حفظہ اللہ، امیر حرکۃ الشباب المجاہدین صومالیہ)

2 جنوری: صوبہ لغمان............ ضلع علیشنگ............ مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر حملہ............ 17 افغان فوجی ہلاک............ 13 زخمی

افریقی صحرا......صلیبیوں کے لیے ایک اور افغانستان

خباب اسماعیل

معرکہ گیارہ ستمبر کی مبارک کارروائیوں کے بعد صلیبی صیہونی فساد کے علم بردار کفار اپنے سردار امریکہ کی قیادت میں افغانستان پر حملہ آور ہوئے۔ذریتِ شیطان اپنی دانست میں رحمٰن کے بندوں پر زمین تنگ کرنے کے ارادے لیے آئی۔افغانستان کے میدان اگرچہ عصر حاضر کے صلیبی معرکے کے آغاز قرار پائے لیکن یہ 'آغاز' دراصل کفر و اسلام کے مابین ایک طویل جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔نفاذ شریعت، جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے دین کی سربلندی کے جس جھنڈے کو افغانستان میں سرنگوں کرنے کی ٹھانی گئی وہ علَم دنیا بھر میں حق کی پہچان بن کر ابھرا......عشاق نے اُسے ہر خطے اور ہر علاقے میں لہرایا بھی اور اُس کے تلے جہاد و قتال کی صفیں بھی آراستہ ہونے لگیں۔دنیا بھر میں بندگانِ خدا اپنے رب سے کیا ہوا عہد نبھانے ، اپنی جانوں کا سودا چکانے اور جنتوں کے حصول میں مگن قافلوں سے جڑنے لگے۔

شیطان لعین اور اُس کے لشکروں کے لیے یہ منظر نامہ کسی بھی طرح قابل قبول نہیں تھا۔لہٰذا اُنہوں نے افغانستان کے پہاڑوں میں دفن ہوتی اپنی افواج سے کوئی عبرت حاصل نہیں کی اور امتِ اسلام کے جاں نثاروں کے ہاتھوں اپنا سب کچھ برباد کروانے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔اسی لیے اب افریقی ممالک میں صلیبی دراندازی شروع کی گئی ہے۔مالی میں شریعت کو نافذ کرنے والے 'انصار الدین' کے مجاہدین اور صومالیہ میں حرکۃ الشباب الاسلامی ہدف قرار پائی ہیں۔

مالی میں مجاہدین نے 'انصار الدین' کے نام سے منظّم ہیں اور شمالی مالی میں عملی طور پر شریعت کا نفاذ کیے ہوئے ہیں......ساڑھے بارہ لاکھ مربع کلومیٹر پر محیط اس ملک میں اللہ کے فضل و احسان سے مجاہدین غلبہ اور استیلا حاصل کرنے کے مراحل کو کامیابی سے عبور کر رہے ہیں۔شرک کا خاتمہ اور بدعات کی سرکوبی مجاہدین کا اولین ہدف ہے۔جب کہ شریعت کے نفاذ سے عامۃ المسلمین کو فوری انصاف کے حصول کے مواقع میسر ہیں۔مالی کے شہر گاؤ میں اسلامی عدالت کے قاضی اعلیٰ حمادہ ولد محمد الخیری نے ذرائع ابلاغ سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا:

> ''شرعی حکومت کے تحت اسلام کے مطابق فیصلہ کرنے والی ان کی شرعی عدالت نے کئی ایسے مسائل حل کیے جو جمہوری سیکولر عدالتوں میں چالیس سال سے لٹکے ہوئے تھے اور ان کا کوئی حل نہیں نکل رہا تھا۔ہم نے اللہ کے فضل سے ان مسائل کو چند دنوں میں ہی اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کر کے حل کر دیا''۔

یورپ کی سرحدوں کے اس قدر قریب نفاذ شریعت کی اس بادِ بہاری کا چلنا اور گردونواح کو دینِ اسلام کی برکات سے فیض یاب کرتے چلے جانا ،مغربی شیاطین کے لیے سوہانِ روح بن گیا۔افریقہ کا ایک بڑا حصہ فرانس کی نوآبادی رہا ہے اور فرانس کی معیشت کا خاصا دار و مدار افریقہ میں اپنی سابقہ نوآبادیوں سے آنے والے خام مال اور معدنی دولت پہ ہے،جس میں تیل، یورینیم،سونا، کافی اور کوکو پاؤڈر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

پہلے پہل پندرہ افریقی ممالک پر مشتمل ''اکنامک کمیونٹی آف ویسٹ افریقن سٹیٹس،ECOWAS'' کو مجاہدین کے مقابلے میں اتارنے کے لیے راضی کیا گیا لیکن محسوس ہوا کہ تمام افریقی صلیبی مل کر بھی مجاہدین کا مقابلہ نہ کر پائیں گے۔آخر کار فرانسیسی فوج نے ۱۲ جنوری کو مالی میں براہ راست مداخلت کا آغاز کیا۔فرانسیسی صدر نے اس موقع پر کہا کہ'' مالی میں فرانس کے اڑھائی ہزار فوجی لڑ رہے ہیں،ضرورت پڑی تو مزید بھی بھیجے جائیں گے''۔فرانسیسی فوج کی اس کارروائی میں زمینی افواج بھی شامل ہیں اور فضائی افواج بھی۔شمالی مالی میں فرانس کے جنگی طیارے مسلسل بہیمانہ بم باری کر رہے ہیں اور عامۃ المسلمین کے قتل عام کے بعد'' شدت پسندوں کو مار دیا'' کا پروپیگنڈ زوروشور سے کیا جا رہا ہے۔فرانسیسی حملے کی ابتدا میں ذرائع ابلاغ میں خوب شور مچایا گیا کہ مجاہدین نے پسپا ہو رہے ہیں لیکن تادم تحریر ۵ دن گزر جانے کے بعد اب تھوک کر چاٹا جا رہا ہے کہ'' فرانسیسی فضائیہ کی شدید بم باری کے باجود پچھلے ۵ دنوں میں مجاہدین نے دارالحکومت باماکو کی جانب ۳۰۰ کلومیٹر پیش قدمی کی ہے اور اب تک کی اطلاعات کے مطابق مجاہدین باماکو سے ۴۰۰ کلومیٹر دور ہیں......فرانسیسی وزیر دفاع نے اعتراف کیا کہ'' ہماری مدد کے باوجود مالی کی فوج ابھی تک وسطی شہر قونا سے اسلام پسندوں کو باہر نکالنے سے قاصر ہے''۔اُس نے فرانسیسی ٹی وی چینل B.F.M سے بات چیت کے دوران اعتراف کیا کہ'' مجاہدین نے فرانس کے چار دن کی بم باری کے باوجود پیش قدمی جاری رکھتے ہوئے وسطی مالی کے شہر دیابالی کا کنٹرول حاصل کر لیا ہے اور مالی فوج کو شکست دے کر وہاں سے نکال باہر کر دیا ہے''۔اللہ کے فضل اور اُس کی مدد سے مجاہدین نے مختلف کارروائیوں میں درجنوں فرانسیسی فوجیوں کو جہنم واصل کیا اور بڑی مقدار میں مال غنیمت بھی سمیٹا۔

چاڈ اور مغربی افریقی ممالک سے چار ہزار فوجی بھیجنے کی اطلاعات ہیں۔دوسری جانب فرانس نے اپنی مدد کے لیے مغربی اتحادیوں کو پکارا تو اُنہوں نے نیم دروں

2 جنوری: صوبہ ہلمند......ضلع نوائے برک زئی...........بارودی سرنگ دھماکے...........2 ٹینک اور ایک فوجی گاڑی تباہ...........8 افغان فوجی ہلاک...........متعدد زخمی

نیم بروں کی پالیسی ہی اپنائی۔ کسی نے بھی کھُل کر عملی طور پر اور بھرپور وسائل کے ساتھ فرانس کی ''چیخ وپکار'' کا جواب نہیں دیا۔ ڈنمارک نے محض ایک ہیلی کاپٹر دینے کا وعدہ کیا ہے اور وہ بھی لڑاکا نہیں ہے بلکہ فوجی لانے لے جانے کے لیے...... بیلجیئم کی طرف سے ۲ طیارے اور ایک ہیلی کاپٹر کے ساتھ ۷۰ بیلجئن ہوں گے، جو لڑنے نہیں بلکہ اپنے ان طیاروں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے ساتھ ہوں گے......فرانس کی جانب سے جب کینیڈا کو مدد کی درخواست کی گئی تو کینیڈا نے ایک boeing c-17 globemaster transport aircraft صرف ایک ہفتے کے لیے دینے کا وعدہ کیا......جرمنی کی طرف سے بھی لاجسٹک سپورٹ کا ''لارا'' لگایا گیا اور وعدہ کیا گیا کہ وہ دو طیارے فوجیوں کو ''پک اینڈ ڈراپ'' سہولت کے طور پر دے گا...... برطانیہ بھی دو طیاروں پر راضی ہو سکا ہے جن میں سے ایک پہنچ گیا ہے اور ایک میں تکنیکی وجوہات کی بنا پر تاخیر ہوگئی ہے...... امریکہ نے بھی صرف لاجسٹک اور انٹیلی جنس تعاون کی حامی بھری ہے......

ایک طرف تو صلیبی ''اتحاد'' میں شامل ''اتحادی'' اپنی اپنی ''سائیڈ بچانے'' کی فکر میں ہیں جب کہ دوسری جانب دنیا بھر کے مجاہدین نے مالی میں برسرپیکار مجاہدین سے عملی تعاون کرنے اور کفار کے خلاف سیسہ پلائی دیوار ثابت ہونے کا عہد کیا ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان نے اپنے ان بھائیوں کی مدد، کفر کے خلاف اُن کی حوصلہ افزائی اور عملی تعاون کرنے میں ایک لمحہ تاخیر نہیں کی۔ امارت اسلامیہ کے ترجمان محترم ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ نے کہا:

''افریقی ملک مالی میں مجاہدین اور حکومت کے درمیان ماضی کی نسبت مقابلہ میں شدت آئی ہے اور ساتھ ہی بیرونی مداخلت بھی شروع ہو چکی ہے۔ امارت اسلامیہ افغانستان جو افغانستان میں بیرونی مداخلت کی نتائج دیکھ اور اس تجربے سے گزر چکی ہے۔ فرانس نے حالیہ دنوں میں افغانستان سے اپنی فوجوں کے انخلا کا سلسلہ شروع کیا جس سے یہ تاثر ملا کہ فرانسیسی حکومت اس جنگ کے خلاف موقف پر دیگر ممالک کو بھی تیار کرے گی لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب افریقی ملک مالی کی سرزمین پر فوجی جارحیت کرتے ہوئے فرانس نے امن کے اپنے وعدے کو توڑ دیا ہے، فرانس نے مسلمان ملک مالی پر حملہ کیا، جس کے لیے کسی قسم کا کوئی قانونی جواز موجود نہیں۔ امارت اسلامیہ ایک اسلامی ملک پر فرانس کے اس نوعیت کی حملوں کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس طرح کے حملے فرانس کے مفاد میں نہیں ہیں۔ دنیا کی بڑی فوجی طاقتوں کو چاہیے کہ امریکہ کی اس ناکام پالیسی سے عبرت حاصل کریں، جس نے افغانستان اور عراق میں فوجی مداخلت کی اور آج وہاں سے اپنی نجات اور کھوئی ہوئی حیثیت کی تلاش میں بھٹکتا پھرتا ہے''۔

حرکت التوحید والجہاد برائے مغربی افریقہ نے نائیجر نہر پر بارودی سرنگیں بچھا کر اسے نائیجریا اور بورکینافاسو ممالک کے لیے بند کر دیا ہے جو مالی میں اپنی افواج بھجوانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حرکت التوحید والجہاد کے امیر ابوالولید صحراوی کی طرف سے جاری ہونے والے بیان میں کیا گیا:

''مجاہدین اپنے امدادی دستوں کو جنگ کے لیے بھجوائیں گے اور اب صلیبی ممالک کو امت مسلمہ کے ساتھ جنگ کے جال میں گھیر لیا گیا ہے۔ اب یہ جنگ اللہ کے حکم سے رکے گی نہیں۔ صلیبیوں اور مرتدین کے لیے ازواد کی سرزمین اسی طرح وبال اور خسارے کا باعث بنے گی جس طرح عراق اور افغانستان بن رہے ہیں۔ فرانس نے اسلام پر حملہ کیا ہے اور اب ہم فرانس کے عین قلب پر حملہ آور ہوں گے''۔

شمالی مالی میں امارت اسلامیہ قائم کرنے والی اسلامی تحریک انصار الدین کے امیر شیخ ایاد غالی نے مقامی میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ''ہم شریعت کی حکمرانی سے کبھی دست بردار نہیں ہوں گے''۔ اقوام متحدہ کی بین الاقوامی فورسز کو جنگ کے لیے شمالی مالی بھیجنے والی قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

''اللہ تعالی مومنین کا دفاع کرنے کے لیے کافی ہے۔ فرانس کے کہنے پر افریقی ملکوں کے سربراہان کا قوت کا استعمال کرنا، شمالی مالی میں دخل اندازی کرنا انتہائی چھوٹی سوچ ہے اور خود فرانس کا عملی طور پر اسلام کے فرزندوں کے خلاف جنگ چھیڑنے کا عمل خطے میں مزید نئے بحران ومسائل کھڑے کرے گا۔ اس جنگ کا ذمہ دار مالی کا صدر ہوگا۔ ہم اپنی مسلم عوام کو یہ تسلی دیتے ہیں کہ ہم خطے کو جنگ سے بچانے کے لیے اپنی پوری توانائی خرچ کر رہے ہیں لیکن افریقی سربراہان کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہمارے سامنے اب یہی راستہ باقی رہا ہے کہ ہم اپنے اوپر حملہ آور ہونے والے دشمن کا مقابلہ کریں اور اس فریضہ کو ادا کریں جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔
القاعدۃ کے ساتھ ہمارا تعلق وہی ہے جو ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ہوتا ہے۔ جماعت انصار الدین بنانے کا مقصد ہی شریعت کا نفاذ تھا اور یہ معاملہ ایسا ہے کہ اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر کوئی بات چیت ہوگی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں پر اپنے دین کا دفاع کرنا واجب ہے۔ اس لیے کوئی تعجب انگیز بات نہیں کہ مسلم نوجوان کمزوروں کی مدد کے لیے یہاں آئیں۔ ہم تو یہ توقع رکھتے ہیں کہ دنیا بھر سے مجاہدین خطے میں آ کر جنگ مسلط کرنے والی استعماری طاقتوں کا مقابلہ کریں گے''۔

(بقیہ صفحہ ۵۲ پر)

4 جنوری: صوبہ کنڑ...........ضلع دنگام...........مجاہدین کا ضلعی مرکز پر میزائلوں سے حملہ...........مرکز کی عمارت کا ایک حصہ تباہ کر دیا...........6 افغان فوجی ہلاک...........متعدد زخمی

سرزمین شام کی اندوہ ناک صورت حال اور مجاہدین کا عزم و استقامت

علی حمزہ

سرزمین شام میں تادم تحریر بچوں، خواتین، بوڑھوں، معذوروں اور دیگر کا بلاامتیاز قتل عام جاری ہے۔ سکولوں میں جان بچ پائی نہ مساجد میں۔ بشارالاسد کی سرکاری افواج نے انسانیت کا کسی قسم کا خیال رکھنا گوارا نہیں کیا۔ مجاہدین کے ذرائع کے مطابق ۳۰ دسمبر ۲۰۱۲ء تک شام میں شہید ہونے والوں کی تعداد ۴۷۷۲ تھی۔ ریف دمشق میں ۱۰۱۰۰، حمص میں ۸۸۵۳، حلب میں ۶۳۰۸، ادلب میں ۶۳۰۵، درعا میں ۴۰۹۴، حماۃ میں ۳۸۳۰، دمشق میں ۳۳۴۷، دیرالزور میں ۳۲۸۶، اللاذقیہ میں ۱۲۷، الرقہ میں ۳۴۲، الحسکہ میں ۲۱۴، القنیطرۃ میں ۱۲۷، طرطوس میں ۸۶ اور السویدا میں ۲۵ افراد شہید ہوئے۔

اتنی وسیع خانہ جنگی میں ہر فرد کی نیند اڑ جاتی ہے اور وہ جائے پناہ کی تلاش میں بھاگتا ہے۔ اقوام متحدہ کے کمشنر برائے مہاجرین کے مطابق ہمسایہ ممالک ترکی، اردن، عراق، مصر اور لبنان میں ۵۲۵۰۰۰ افراد رجسٹرڈ ہیں۔ ایک دوسری رپورٹ کے مطابق یہ تعداد دس لاکھ کے قریب ہے۔ اندرون ملک بھی ۲۵ سے ۳۰ لاکھ افراد نقل مکانی کر چکے ہیں۔ ان افراد کی امداد کے لیے عالمی اداروں نے ڈیڑھ ارب ڈالر امداد کی اپیل کی ہے۔

اس صورت حال میں شام اقتصادی بحران سے بھی دوچار ہے لیکن بشار کو سہارا دینے کے لیے کافر ہر صورت میں اُس سے تعاون کے لیے تیار اور آمادہ ہیں۔ روس نے ۲۴۰ ٹن شامی کرنسی چھاپ کر بشار حکومت کے حوالے کی ہے تاکہ وہ فوج کی تنخواہیں ادا کر سکے۔

۳۰ نومبر کو 'فری سیرین آرمی' کا اجلاس قاہرہ میں ہوا جس میں عبوری حکومت کی تشکیل پر غور کیا گیا۔ اس اپوزیشن کو امریکہ، یورپ سمیت تقریباً ایک سو ممالک تسلیم کیے بیٹھے ہیں مگر شام میں برسرپیکار ۲۰ جہادی مجموعات تنظیموں کا اتحاد جبهة النصرہ اسے مسترد کر چکا ہے۔

فری سیرین آرمی کے لوگ بھی چھپ چھپ کر مجاہدین سے مل رہے ہیں۔ جبهة النصرہ سے امریکہ اور یورپ ہی نہیں بیش تر عرب ممالک بھی خوف زدہ ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اگر صحیح معنوں میں بشار حکومت کی کمر توڑ ہے تو انہی مجاہدین نے توڑی ہے۔

جبهة النصرہ جس کے زیر قبضہ کئی علاقے ہیں' کو امریکہ نے 'دہشت گرد' ڈکلیئر کر دیا ہے۔ اس فیصلے پر شامی عوام نے اس طرح ردعمل ظاہر کیا کہ ہر فرد کی زبان پر یہ نعرہ تھا ''ہم سب جبهة النصرة ہیں''۔ عامة المسلمین کا کہنا ہے کہ یہی لوگ حقیقی شامی ہیں، دین خون، انقلاب تمام پہلوؤں میں یہ ہمارے ہیرو ہیں۔ یہ مجاہدین شریعت کے نفاذ کے علم بردار ہیں اور امریکہ نہیں چاہتا کہ مجاہدین دمشق پر قابض ہوں۔ مجاہدین کا کہنا ہے کہ ہم بشار سے اقتدار چھیننے کے قریب پہنچ چکے تھے کہ اس کو بچانے کے لیے سعودی عرب اور امریکہ نے نا صرف جدید اسلحہ بشار حکومت کو دیا بلکہ یمن سے فوجی بھی بھیجے۔ ۵ یمنی فوجی جبهة النصرة کی تحویل میں ہیں جنہوں نے اعتراف کیا ہے کہ یمنی حکومت نے انہیں شامی حکومت کی مدد کے لیے بھیجا ہے۔

یہ بھی خبریں ہیں کہ سی آئی اے نے بلیک واٹر کے لوگ بھی شام میں بھیجے ہیں تاکہ وہ جہادی قیادت کو قتل کریں۔ قفقاز سنٹر نے بلیک واٹر کے ان کارندوں کی ویڈیوز اور تصاویر بھی دی ہیں۔ امریکہ چاہتا ہے کہ جب تک اس کی تشکیل دی گئی سیکولر عبوری کونسل اقتدار سنبھالنے کے قابل نہ ہو جائے، بشار حکومت برقرار رہے۔

۱۰ جنوری کو شام کے شمال مغربی علاقے میں مجاہدین نے بشارالاسد کی فوج کے ایک اہم اور شام کے دوسرے بڑے ایئرپورٹ پر قبضہ کر لیا ہے۔ تفتاناز ملٹری ایئرپورٹ کے بڑے حصے پر مجاہدین نے ایک ہفتے کی شدید لڑائی کے بعد قبضہ کیا مجاہدین نے حملے کے دوران میں فوج کے متعدد جنگی ہیلی کاپٹر بھی تباہ کر دیے ہیں۔

شام میں النصرہ محاذ کے مسئول عام فاتح ابومحمد جولانی نے اپنا آڈیو بیان جاری کیا ہے......اس میں شیخ فاتح ابومحمد جولانی فرماتے ہیں:

> ''عزم وہمت کے پیکر مجاہدین کے ہاتھوں بشار اسد کی حکومت کے زوال کا وقت قریب آ پہنچا ہے۔ اسی وجہ سے امریکہ نے النصرہ محاذ کو ''دہشت گردوں'' کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ امریکہ کے اس ظالمانہ فیصلے کی عوام الناس، تجزیہ نگاروں، مفکرین اور مبصرین نے سخت مخالفت کرتے ہوئے اسے سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ امریکہ نے النصرہ محاذ کو ''دہشت گردی'' کی فہرست میں محض باطل تخمینوں، شکوک وشبہات، فرضی دلائل اور میڈیا کے شور شرابے کی وجہ سے شامل کیا۔ امریکہ نے النصرہ محاذ کو ''دہشت گرد'' قرار دے کر اس کی طاقت کا اعتراف کیا اور دشمن و دوست کے ساتھ اس کے اچھے برتاؤ کو سراہا ہے۔

4 جنوری: صوبہ قندہار............ضلع شاہ ولی کوٹ............بارودی سرنگ دھماکہ............افغان فوجی گاڑی تباہ............8 فوجی ہلاک............3 زخمی

شام میں النصرہ محاذ کا کردار اس قدر اہم اور فعال ہو چکا ہے کہ اسے سمجھنا اب مغرب کے بس سے باہر ہے......امریکہ اور مغرب گزشتہ ڈیڑھ سال میں النصرہ محاذ کے بارے میں کسی بھی قسم کی معلومات اکٹھا کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔

بعض ثالثوں کے ذریعے النصرہ محاذ کے بڑھتے اقدام کو روکنے کی کوششیں کی گئیں جو کہ اللہ کے فضل سے ناکام ثابت ہوئیں اس کے بعد النصرہ محاذ پر دباؤ ڈالا گیا اور ہر طرح کے جبری ہتھکنڈوں کو استعمال کر کے اس تک اسلحہ کی فراہمی کو معطل بنانے کے لیے سازشیں ہوتی رہی۔

ہم یہ بھی واضح کر دیں کہ النصرہ محاذ نے شام سے باہر ہونے والے کسی بھی 'امن کانفرنس' میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا ہے اور جہادی قیادت کی کسی بھی ملک کے اہم حکومتی رہنما سے ملاقات پر بھی پابندی لگائی ہے۔اسی طرح شام کے باہر سے کسی بھی حکومت کی جانب سے آنے والی امداد کو لینے سے النصرہ محاذ نے انکار کر دیا۔

ہم نے یہ تمام پریشانیاں اللہ کے فضل ورحمت سے برداشت کرتے ہوئے ظالم فاجر نظام کے خلاف تباہ کن جنگ جاری رکھتے ہوئے بشار اسد کی حکومت وفوج کیخلاف منفرد نوعیت کی کارروائیوں کو انجام دیا۔مجاہدین نے اپنی تمام تر توانائی نظام حکومت کے ستونوں اور ملکی سیکورٹی اداروں کو نشانہ بنانے پر مرکوز کر رکھی ہے۔

النصرہ محاذ کے شیروں کی ان بہادرانہ کارروائیوں کی وجہ سے نظام حکومت کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ہم نے دیگر جماعتوں کے ساتھ مل کر مرکزی شہروں کے اردگرد کے علاقوں کو آزاد کرانے کے بعد اب مرکزی شہروں کی طرف کا رخ کر لیا ہے،جن میں سے بعض شہر آزاد ہو چکے ہیں اور بعض عنقریب اللہ کے حکم سے آزاد ہونے والے ہیں۔امت اسلامیہ کے نوجوانوں کی قربانیوں کے بعد عوام لا الہ الا اللہ کے پرچم کے اردگرد جمع ہو گئے اور انہوں نے اپنے مدد کرنے والوں اور اپنے اوپر سے ظلم کو ہٹانے والوں کا دفاع کرنا شروع کر دیا۔

اب عامۃ المسلمین کے سامنے بھی یہ حقیقت عیاں ہو چکی ہے کہ امریکہ اور یورپ بشار کی حکومت کو طول دینے کے لیے اس کی مدد اس طرح کر رہے ہیں،اسی لیے کبھی اسے مہلت دیتے ہیں،کبھی عالمی مبصرین کو شام بھجواتے ہیں۔

امریکہ اور یورپ کا بشار اسد کی حکومت کی حمایت وتائید کرنے کا سب سے بڑا اور واضح ثبوت یہ ہے کہ اُنہوں نے شامی حکومت کو چالیس سال بعد پہلی مرتبہ اسرائیل کے قریب واقع جولان کے علاقہ میں ٹینکوں سمیت تعینات ہونے کی اجازت دی تا کہ وہاں پر مجاہدین کے خلاف کارروائیاں کی جا سکیں۔

ہم شامی عوام کے مشکور ہیں،جنہوں نے سڑکوں پر نکل کر النصرہ محاذ پر لگائی جانے والی امریکی پابندی کی مذمت کرتے ہوئے مظاہرے کیے۔ایک سو سے زائد شامی تنظیموں نے مذمتی بیانات جاری کیے اور جمعہ کے دن ''کوئی دہشت گردی نہیں سوائے بشار اسد کی دہشت گردی کے'' کا دن منایا۔ہم امریکی فیصلے کی مذمت کرنے کے لیے سڑکوں پر نکلنے والے شامی عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی جانوں کو تم پر قربان کرتے ہیں اور ہم کبھی تمہاری مدد سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ہم شامی اداروں،تنظیموں اور جہادی جماعتوں کے قائدین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جو اخوت ایمانی کا اظہار کرتے ہوئے امریکی فیصلے کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔

ہم مجاہدین سے بھی کہتے ہیں کہ وہ ابھی سے ہی بشار کی رخصتی کے کے بعد پیدا ہونے والے خلا کو پر کرنے کے لیے جدوجہد کریں اور پیش آمدہ حالات کو سنبھالنے کے لیے اپنی تیاری مکمل رکھیں۔

عوام الناس کو راشن، ادویات اور ہر ممکن سہولیات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ اُن کے امن وسکون کے لیے تمام ممکن اقدامات کریں اور ان کے باہمی تنازعات کو نرمی کے ساتھ حل کریں کیونکہ موجودہ حکومتی نظام کے گرنے کے بعد جو خلا پیدا ہوگا،اسے بھرنے کے لیے سب سے موزوں ترین آپ مجاہدین کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔عوام الناس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور ان پر سختی وجبر نہ کرو'۔

☆☆☆☆☆

''جس نے بھی اللہ کی شریعت سے اپنے فیصلے کرانا چھوڑ دیا، یا کسی بھی قانون کو اللہ کی شریعت پر ترجیح دی یا اللہ کی شریعت کے ساتھ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو ملا دیا، برابر کر دیا تو وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا......اس نے دین کا طوق اپنے گلے سے اتار دیا اور اپنے لیے یہ راستہ چن لیا کہ وہ کافر ہو کر اسلام سے خارج ہو جائے''

(شیخ عبداللہ عزام شہیدؒ)

5 جنوری:صوبہ قندھار..........صدر مقام قندھار شہر..........ایئر بیس پر مجاہدین کے میزائل حملے..........ایک لانچنگ پیڈ اور رہائشی کوارٹروں کو شدید نقصان پہنچا

مسلم قوقاز میں گذشتہ سال ہونے والی جہادی کارروائیوں کا مختصر خاکہ

مسلم قوقاز کے مجاہدین نے اعداد وشمار پر مشتمل ایک تفصیلی رپورٹ نشر کی ہے جس میں اس بلاد مسلم میں ہونے والے جہاد کے بارے میں بتایا گیا۔

اس رپورٹ میں امارت قوقاز کی ولایتوں میں ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۰۱۲ء میں ہونے والی کارروائیوں اور دشمن کے نقصانات کی تعداد بتانے کے علاوہ غاصب روس اور اس کے ایجنٹوں کے جرائم کے بھی اعداد وشمار بتائے گئے ہیں۔(بشکریہ انصار اللہ اردو)

ولایت چیچنیا:

کارروائیوں کی کل تعداد: ۴۷۸ مرکزی کارروائیوں کی کل تعداد: ۱۱۲

ہلاک مرتدین کی کل تعداد: ۴۷ زخمی مرتدین کی کل تعداد: ۱۳۵

ہلاک کافروں کی کل تعداد: ۲۴ زخمی کافروں کی کل تعداد: ۲۳

شہید مجاہدین کی کل تعداد: ۱۲

تباہ شدہ فوجی گاڑیوں کی کل تعداد: ۱۵...... جب کہ مرکزی گیس پائپ لائن کو ناکارہ بنایا گیا۔

تباہ شدہ عمارتوں کی کل تعداد: ۱ غیر جنگی حادثوں میں ہلاک شدہ کافروں کی تعداد: ۱

غیر جنگی حادثوں میں ہلاک مرتدین کی کل تعداد: ۵

غیر جنگی حادثوں میں زخمی مرتدین کی تعداد: ۱۱

غیر جنگی حادثوں میں زخمی کافروں کی تعداد: ۹

غاصب روس اور مرتدین کے جرائم

۲۰ شہید اور ۵ سے زائد زخمی، جن میں ایک بوڑھی عورت اور دس سالہ بچی شامل ہے۔

۴۹ نوجوانوں اور ۱۲ عورتوں کو اغوا کیا گیا۔

ولایت انگوشیا:

کارروائیوں کی کل تعداد: ۹۳ مرکزی کارروائیوں کی کل تعداد: ۳۲

ہلاک شدہ کافروں کی کل تعداد: ۹ زخمی کافروں کی کل تعداد: ۲۶

ہلاک شدہ مرتدین کی کل تعداد: ۴۲ زخمی مرتدین کی کل تعداد: ۶۴

شہید مجاہدین کی کل تعداد: ۸ تباہ شدہ فوجی گاڑیوں کی کل تعداد: ۲۹

تباہ شدہ عمارتوں کی کل تعداد: ۲۱ غیر جنگی حادثوں میں زخمی مرتدین کی تعداد: ۱۲

غیر جنگی حادثوں میں ہلاک شدہ کافروں کی کل تعداد: ۵

غیر جنگی حادثوں میں زخمی کافروں کی کل تعداد: ۳

یرغمال بنائے جانے والے مرتدین کی کل تعداد: ۲

غاصب روس اور مرتدین کے جرائم:

۲۶ نوجوان اور ایک بچہ شہید ۲۵ نوجوان اغوا

ولایت داغستان:

کارروائیوں کی کل تعداد: ۳۶۵ مرکزی کارروائیوں کی کل تعداد: ۱۱۷

ہلاک شدہ مرتدین کی کل تعداد: ۱۹۲ زخمی کافروں کی کل تعداد: ۱۷۷

شہید مجاہدین کی تعداد: ۱۰۲ تباہ شدہ فوجی گاڑیوں کی تعداد: ۱۰۸

تباہ شدہ عمارتوں کی کل تعداد: ۳۹ غیر جنگی حادثوں میں زخمی کافروں کی کل تعداد: ۶

جن میں نیگراد مافیا کا سربراہ کرنل بیٹرنوفیکوفا بھی شامل ہے۔

غیر جنگی حادثوں میں ہلاک شدہ کافروں کی کل تعداد: ۵

غیر جنگی حادثوں میں ہلاک شدہ مرتدین کی کل تعداد: ۷

غیر جنگی حادثوں میں زخمی مرتدین کی کل تعداد: ۲۵ گرفتار شدہ مرتدین کی تعداد: ۱

غاصب روس اور مرتدین کے جرائم:

۴۷ نوجوان شہید اور دو نوجوان زخمی، ۶ عورتیں شہید اور دو زخمی۔ ایک ضعیف العمر بزرگ، دو علمائے کرام اور دو بچے شہید۔ ۲۲۷ نوجوان، ۱۰ عورتیں اور ۷ بچے اغوا

ولایت کباردا، بلکاریا، کراشای المتحدۃ:

کارروائیوں کی کل تعداد: ۵۵ مرکزی کارروائیوں کی کل تعداد: ۳۱

ہلاک شدہ مرتدین کی تعداد: ۲۸ زخمی مرتدین کی کل تعداد: ۲۶

ہلاک شدہ کافروں کی کل تعداد: ۵ زخمی کافروں کی کل تعداد: ۴

شہید مجاہدین کی کل تعداد: ۴۱ تباہ شدہ فوجی گاڑیوں کی کل تعداد: ۱۵

تباہ شدہ عمارتوں کی کل تعداد: ۲ غیر جنگی حادثوں میں ہلاک مرتدین کی تعداد: ۳

غاصب روس اور مرتدین کے جرائم:

۸ نوجوان اور ۳ بزرگ شہید جب کہ دو افراد زخمی ۲۱ نوجوان اور ایک عورت کو اغوا

ولایت سہل النوغای:

کارروائیوں کی کل تعداد: ۳ مرکزی کارروائیوں کی کل تعداد: ۱

زخمی کافروں کی کل تعداد: ۲ تباہ شدہ فوجی گاڑیوں کی کل تعداد: ۱

تباہ شدہ عمارتوں کی کل تعداد: ۱ غیر جنگی حادثوں میں زخمی کافروں کی کل تعداد: ۳

5 جنوری: صوبہ ہرات............ ضلع شین ڈنڈ............ مجاہدین کا صلیبیوں کے پیدل فوجی دستے پر حملہ............ 3 صلیبی فوجی ہلاک

مولوی احسان اللہ احسان شہید رحمہ اللہ

شاہد غزنی وال

مولوی احسان اللہ احسان شہید، مولوی آغا محمد کے بیٹے اور مولوی میرزا محمد کے پوتے تھے۔ ۱۳۸۱ ہجری قمری سال کو صوبہ زابل کے وسطی علاقے میں سلیم کے گاؤں میں ایک مذہبی علمی خاندان میں پیدا ہوئے۔ مولوی احسان اللہ احسان شہید کے دادا کا شمار صوبہ قندہار کے مشہور جہادی اور علمی شخصیات میں ہوتا ہے۔ موصوف نے انگریزوں کے خلاف افغانوں کی جنگ میں نمایاں حصہ لیا۔ اسی لیے وہ قندہار اور سرحدی صوبہ سپین بولدک میں انگریزی تسلط کے خلاف جنگوں میں پیش پیش رہے۔ انہی علاقوں میں سے کسی ایک علاقے میں وہ ایک جنگ میں زخمی ہوگئے۔ جس کے باعث وہ ایک پاؤں سے ہمیشہ کے لیے معذور بھی ہوگئے، بعد میں علاقہ کے لوگوں میں یہی معذوری ان کی وجۂ پہچان بن گئی۔

تعلیم :

مولوی احسان اللہ احسان شہید بچپن ہی سے فطری طور پر ذہین وفطین واقع ہوئے تھے، ان کی ذہانت کی وجہ سے ان کے والد نے بچپن ہی سے ان کے علم اور تربیت پر توجہ دی ہوئی تھی۔ پہلے پہل ان کو گھر ہی میں ابتدائی تعلیم دینی شروع کردی، بعد میں علوم شریعت کے حصول کے لیے دارالہجرت کے شرعی مراکز اور مدارس کی طرف انہیں بھیج دیا۔ دارالہجرت کے مختلف دینی مدارس میں انہوں نے انتہائی جاں فشانی اور محنت سے اپنی پڑھائی جاری رکھی یہاں تک کہ شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالواحد صاحب سے دورہ حدیث کی سند لے کر فارغ التحصیل ہوگئے۔

جہادی زندگی :

مولوی احسان اللہ احسان شہید رحمہ اللہ ابھی اپنی تعلیمی زندگی کے ابتدائی مراحل میں تھے کہ افغانستان میں کمیونسٹوں نے ایک فوجی ڈکٹیٹر کے ذریعے عنان اقتدار سنبھالی۔ کمیونسٹوں کے تسلط کے خلاف اسلامی غیرت سے مالا مال افغانوں نے اسلامی جہاد کا آغاز کردیا۔ اس مقدس جہاد میں افغانوں نے بے مثال غیرت اور بہادری کے ساتھ حصہ لیا۔ لیکن اس جہاد کی قیادت کی ذمہ داری بہر حال علما کے کندھوں پر تھی۔ مولوی احسان اللہ شہید کا تعلق بھی چونکہ ایک علمی اور جہادی خاندان سے تھا جو اپنے علاقے کی سطح پر ایک جہادی اور علمی خاندان کی حیثیت سے جانا جاتا تھا، اس لیے انہوں نے روس کے خلاف جہاد کو دوسروں سے بڑھ کر اپنی ذمہ داری سمجھا۔ انہوں نے اسی دینی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے پہلی مرتبہ صوبہ زابل کے وسطی اضلاع میں مقیم شہید رحمہ اللہ کے زیر قیادت غاصب روسیوں کے خلاف جہاد کا آغاز کیا۔ اس کے بعد وہ صوبہ ہلمند گئے۔ وہاں بھی انہوں نے اس صوبے کے مختلف محاذوں پر کمیونسٹوں کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ ہلمند میں مختلف جہادی تیکنیکوں کا خوب تجربہ ہونے کے بعد وہاں سے صوبہ زابل آگئے جہاں انہوں نے ایک مضبوط اور فعال جہادی محاذ کی بنیاد رکھی۔ یہ زابل کے وسطی ضلع ''ارغسوغرہ'' کا علاقہ تھا جہاں ان کے ساتھی مولوی عبدالظاہر بھی ان کے ہمراہ تھے۔ مولوی احسان اللہ شہید اپنے تاسیس کردہ محاذ میں مجاہدین کی فوجی اور عسکری تربیت کے ساتھ دعوتی حلقے، فکری تربیت کے لیے درسوں کا بھی اہتمام کرتے تھے۔ وہ اپنے مجاہدین کی عسکری تربیت کے ساتھ علمی اور فکری لحاظ سے الحاد اور بے دینی کے خلاف جہاد اور مزاحمت کی تربیت دے کر علم اور فہم کے ہتھیار سے انہیں مسلح کرتے۔

تحریک طالبان کی تاسیس میں شہید احسان کا کردار:

مئی ۱۹۹۴ کو جب ملک میں امارت اسلامی کی قیادت کی جانب سے طالبان کے نام سے اسلامی تحریک کی ابتدا ہوئی تو مولوی احسان اللہ شہید رحمہ اللہ ان ابتدائی لوگوں میں سے تھے جو پورے اخلاص کے ساتھ تحریک کے موسس کے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوگئے اور اپنی ان تھک محنت سے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ تحریک کے اسی اوائل میں انہوں نے اپنے علاقے کے سارے کمانڈروں اور عام لوگوں کو ترغیب دے کر رضا کارانہ طور پر مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر راضی کردیا اور صرف ہتھیار ڈالنے نہیں بلکہ طالبان کی صفوں میں کھڑے ہوکر ایک خالص اسلامی حکومت کے قیام کے لیے قربانیاں دینے پر بھی راضی کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی احسان شہید کی ان حکیمانہ کوششوں کی برکت سے علاقے کے سارے لوگ اس بات پر تیار ہوگئے کہ وہ آکر تحریک سے مل جائیں۔ اس عوامی حمایت کے نتیجے میں طالبان کے لیے یہ ممکن ہوا کہ ضلع ڈنڈ سے ضلع سپین بولدک تک پہنچ جائیں اور سپین بولدک کا کنٹرول سنبھال لیں۔

صوبہ قندہار پر طالبان کا کنٹرول مستحکم ہونے کے بعد امارت اسلامی کی قیادت کی جانب سے مولوی احسان شہید نومبر ۱۹۹۴ء میں زابل اور غزنی کے اضلاع کے جہادی کمانڈروں کی طرف مذاکرات کے لیے بھیجا گیا کہ وہ بھی آکر طالبان کی صفوں میں شامل ہوجائیں۔ موصوف نے ان صوبوں کے علما اور جہادی کمانڈروں کے ساتھ مسلسل ملاقاتوں اور مشوروں کے بعد انہیں اس بات پر تیار کرلیا کہ وہ طالبان کی صفوں سے آکر مل جائیں۔ جنہوں نے صرف اور صرف الٰہی نظام کے نفاذ اور ملی خودمختاری وحاکمیت کے لیے اسلحہ اٹھایا تھا اور بہت کم وقت میں ملک کا جنوب مغربی حصہ ان کے کنٹرول میں آگیا۔

6 جنوری: صوبہ قندہار..........صدر مقام قندھار شہر..........صوبائی کونسل کی عمارت پر دو فدائی مجاہدین کا استشہادی عملیہ..........13 افراد ہلاک..........17 زخمی

احسان صاحب کو ۲۶ جنوری ۱۹۹۶ کو غزنی پر طالبان کے قبضے کے بعد تحریک کی قیادت کے جانب سے ملک کے جنوبی صوبوں کے تصفیے کے لیے گردیز اور خوست کی جانب بھیجا گیا۔ موصوف نے صوبہ پکتیا میں ایک اجتماع میں شرکت کی۔ یہ اجتماع پکتیا میں طالبان کی آمد کے سلسلے میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس اجتماع میں انہوں نے پکتیا اور سارے جنوبی صوبہ جات کے مسلمانوں اور وہاں کے باسیوں کو تحریک اسلامی طالبان کے اہداف اور اغراض انتہائی تفصیل سے بتائے۔ اس کے بعد وہ ضلع خوست کی جانب گئے، جہاں جنوبی صوبوں کے عمومی جہادی مسئول مشہور جہادی، علمی اور سیاسی شخصیت الحاج مولوی جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے زیر قیادت لڑنے والے مجاہدین کی جانب سے ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ وہاں بھی انہوں نے طالبان کے استقبال کے سلسلے میں منعقدہ اجتماع سے طالبان تحریک کے اہداف واغراض مفصل انداز میں بیان کیے۔ اپنی تقریر میں انہوں نے خوست کے مجاہد عوام سے مطالبہ کیا کہ وہ ایک مقتدرہ متحدہ اسلامی حکومت کے قیام کے لیے تحریک طالبان کی پشت پر کھڑے ہوجائیں اور ان کی مدد کریں۔

یہی وہ وقت تھا جب سارے مجاہد اور غیور عوام اپنے مجاہد قائد الحاج جلال الدین حقانی کی رہنمائی میں طالبان تحریک کی صفوں میں شامل ہوگئے۔ اور سارے مجاہدین علی الاعلان عملی طور پر طالبان کی حمایت کے لیے کھڑے ہوگئے۔ جنوبی علاقوں میں پکتیا، پکتیکا اور خوست کے صوبے احسان شہید کی ان تھک کوششوں اور علمی بیانات کے ذریعے طالبان کے کنٹرول میں آنے کے بعد انہیں تحریک کی قیادت کی جانب سے مغربی زون میں صوبہ ہرات کی طرف بھیجا گیا۔ ہرات میں بھی انہیں یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ ہرات کے ان عوامی اجتماعات میں جو طالبان تحریک کی حمایت میں منعقد کیے جاتے ہیں ان میں شرکت کریں اور اپنے پرجوش اور عالمانہ بیانات سے ہرات کے علم دوست اور مجاہد صفت عوام میں سے تحریک کے ہم نوا پیدا کریں۔ مولوی احسان شہید رحمہ اللہ، اللہ کی عطا کردہ علمی استعداد کی بدولت ایسی فصاحت اور معقول استدلال کی قوت کے مالک تھے کہ انتہائی منطقی طریقے سے ہر کسی کو مطمئن کرسکتے تھے۔ وہ دعوت کے بہترین اسلوب کے ذریعے انتہائی آسانی سے مخاطب کو اپنا موقف سننے پر راضی کرسکتے تھے۔ اس دوران مولوی احسان اللہ شہید تحریک کی قیادت کی جانب سے صوبہ ہرات کے سرپرست گورنر کی حیثیت سے بھی ذمہ دار مقرر کیے گئے تھے۔ لیکن وہ ہمیشہ جہاد پرور عوام کے عوامی اجتماعات میں علاقے کے ایک باسی شخص کی طرح شریک ہوتے اور اپنے لیے کوئی امتیاز پسند نہ فرماتے۔

امارت اسلامی کی قیادت نے اگست ۱۹۹۶ء میں جب ملک کے مشرقی علاقے کے تصفیے کے لیے طالبان کی جماعتیں ننگرہار، کنڑ اور لغمان کے صوبوں کی طرف بھیجیں اس وقت بھی مولوی احسان اللہ احسان صاحب کو ایک داعی، صلح جو عالم ترجمان اور رہنما کی حیثیت سے وہاں بھیجا گیا۔ احسان شہید رحمہ اللہ نے وہاں بھی اپنی ذمہ داری خوب نبھائی۔ انہوں نے مشرقی زون کے مجاہد اور غیور لوگوں کو اپنے پُرحکمت بیانات کے ذریعے طالبان تحریک کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا اور انہیں طالبان کی حمایت پر آمادہ کیا۔ صوبہ ننگرہار پر طالبان کے قبضے کے بعد وقتی طور پر مولوی احسان وہاں کے سرپرست گورنر کی حیثیت سے مقرر کیے گئے۔ مولوی احسان صاحب اس وقت تک وہاں رہے جب تک ملک کا دارالحکومت کابل طالبان کے دائرہ کنٹرول میں نہ آیا۔

احسان شہید رحمہ اللہ کی جامع شخصیت اور ان کی علمی بصیرت:

مولوی احسان شہید رحمہ اللہ ایک متبحر عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک وسیع النظر سیاسی مفکر بھی تھے۔ ان کے پاس امت مسلمہ کو درپیش مسائل کے حل کے لیے انتہائی مناسب اور قابل عمل منصوبے تھے۔ ان کے ہاں عالمی امن کے قیام اور فتنہ وفساد کے خاتمے کے لیے مفسدین اور منکرین کے خلاف جہاد ہی موثر ذریعہ اور وسیلہ تھا۔ وہ ہر کسی کو وصیت کرتے کہ منکرین حق سے بہترین اسلوب اور حکیمانہ طریقے سے مجادلہ کرو۔ تقویٰ اور روحانیت کو اسلامی دعوت اور مبارزت کی کامیابی کا اساس قرار دیتے۔ مجاہدین کے معروف رہنما ابواللیث اللیبی رحمہ اللہ، مولانا احسان اللہ شہید رحمہ اللہ کو دوسرا سید قطبؒ کہتے اور ہمیشہ ان کے پشتو اور فارسی خطبات اور بیانات انتہائی توجہ سے سنتے۔

مولوی احسان اللہ شہید رحمہ اللہ کی شہادت:

مئی ۱۹۹۸ء میں شمالی زون کے کچھ صوبے فاریاب، جوزجان، مزار شریف، سمنگان، بغلان اور قندوز طالبان کے کنٹرول میں آگئے۔ شہید مولوی احسان اللہ شہید رحمہ اللہ بھی ان طالبان کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ موصوف چاہتے تھے کہ شمالی علاقے بھی جنوبی، جنوب مغربی اور مشرقی علاقوں کی طرح مصالحت اور امن کے ساتھ کنٹرول میں آجائیں تاکہ جنگ زدہ افغان عوام اب صلح اور بھائی چارے کی فضا میں ایک خوشگوار زندگی گذار سکیں۔ لیکن ملک کی خودمختاری اور اسلامی اقتدار کے قیام کے دشمنوں کو یہ ہرگز منظور نہ تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ افغان عوام ایک خالص اسلامی مرکزی حکومت کے سائے میں پرامن اور خوشحال زندگی کے مالک بن جائیں۔

یہی وہ وقت تھا جب کمیونسٹ جنرلوں کے ذریعے افغانستان اور اسلام کے دشمن قوتوں نے ایک سازش تیار کی۔ اسی سازش کے ذریعے انہوں نے شمالی علاقوں میں طالبان کے خلاف بغاوت شروع کردی۔ طالبان ان علاقوں کے لوگوں اور ان علاقوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اس قابل نہ ہوسکے کہ بغاوت کے مقابلے میں کھڑے ہوجائیں اور فوری طور پر بغاوت کو ختم کردیں۔ اس عوام دشمن بغاوت میں جس کی قیادت ایک کمیونسٹ جنرل، جنرل مالک کررہا تھا ہزاروں حریت پسند اور صلح جو طالبان مجاہدین شہید کیے گئے۔ امارت کی جانب سے زندہ بچ جانے والے مجاہدین کو پیچھے نکل جانے کا حکم

6 جنوری: صوبہ قندھار.........قندھار ایئر بیس کے قریب 4 بارودی سرنگ دھماکے.........15 اتحادی اور افغان فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

ہوا۔ مولوی احسان شہید رحمہ اللہ اس وقت مزار شریف کے شہر میں موجود تھے۔ امارت اسلامی کی جانب سے پیچھے نکل جانے کے حکم کے بعد انہوں نے مزار شریف سے دشت شادیان کے راستے نکل جانے کا ارادہ کیا۔ جہاں بعد میں صوبہ بلخ کے مضافات میں ضلع چارکنت پہنچنے پر راستے میں مخالفین کے مورچہ بند حملے میں ۲۷ مئی ۱۹۹۷ء کو شہید ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: افریقی صحرا...... صلیبیوں کے لیے ایک اور افغانستان

مالی کے ساتھ ساتھ یہ معرکہ افریقہ کے دیگر خطوں میں بھی گرم ہو رہا ہے۔ ۱۲ جنوری ہی کو فرانسیسی اسپیشل فورسز نے صومالیہ میں ایک فوجی آپریشن کیا۔ اس آپریشن کا مقصد تین سال سے حرکتہ الشباب المجاہدین کی قید میں موجود فرانسیسی انٹیلی جنس کے اہل کار ڈینس الیکس کو چھڑانا تھا۔ فرانسیسی فورسز نے رات بارہ بجے پانچ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے سے اسلامی ولایت شبیلی السفلی میں واقع بولا ماریر شہر میں موجود ایک گھر پر حملہ کیا، حرکتہ الشباب المجاہدین نے حملہ آور فرانسیسی فوجیوں پر زبردست جوابی کارروائی کر کے ان کے حملے کو ناکام بنادیا اور پینتالیس منٹ کے لگ بھگ جاری رہنے والی اس جھڑپ میں دو فرانسیسی فوجی ہلاک ہوئے اور کئی فوجی اہل کار زخمی ہوئے۔ فرانسیسی فوجی مجاہدین کے ہاتھوں بھاری جانی ومالی نقصان اٹھانے کے بعد اپنا اسلحہ اور اپنے فوجی مشن کے کمانڈر سربراہ' جو زخمی ہو گیا تھا' کو جائے وقوعہ پر بے یارومددگار چھوڑ کر ہیلی کاپٹروں کے ذریعے فرار ہوگئے۔ مجاہدین نے فرانسیسی فوجیوں کا اسلحہ اور دیگر فوجی ساز وسامان کو مال غنیمت بنالیا اور زخمی فوجی فرانسیسی کمانڈر کو طبی امداد فراہم کرنے کے لیے ہسپتال منتقل کیا مگر وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مرگیا۔ فرانسیسی فورسز نے اپنے جس انٹیلی جنس ایجنٹ ڈینس الیکس کو چھڑانے کے لیے یہ کارروائی کی، وہ اُس تک پہنچنے میں ناکام رہے، مجاہدین نے ڈینس کو ۱۷ جنوری کی صبح قتل کردیا۔

اسی طرح مجاہدین نے الجزائر میں ایک بھرپور اور کامیاب کارروائی کرتے ہوئے صلیبی ممالک اور الجزائر پر مسلط اُن کے کاسہ لیس مرتد حکام سے مالی پر جارحیت کرنے کا بدلہ لیا۔ یاد رہے کہ الجزائر کی حکومت نے مالی پر حملے کے لیے فرانسیسی فضائیہ کو اپنی فضائی حدود استعمال کرنے کی کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ جس کا اعتراف ۱۳ جنوری کو فرانسیسی وزیر خارجہ لوراں فابئیس نے پیرس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا کہ ''الجزائر کی جانب سے تعاون کی پیش کش اس امر کا اشارہ ہے کہ مالی میں جنگجوؤں کے خلاف کارروائیوں کے لیے عالمی حمایت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے''۔ فرانسیسی کفار اور الجزائری مرتدین کو ان کے جرائم کی سزا دینے کے لیے مجاہدین نے الجزائر میں عین ایمن ناس گیس فیلڈ پر چھاپہ مار کارروائی کر کے گیس فیلڈ میں موجود ساٹھ سے زائد مغربی باشندوں کو قیدی بنا لیا۔ القاعدہ فی بلاد المغرب کے مجاہدین نے ان قیدیوں کی رہائی شیخ عمر عبدالرحمٰن فک اللہ اسرہ اور امت کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی فک اللہ اسرھا کی رہائی سے مشروط کی۔ نیز اُنہوں نے مالی میں فرانسیسی فوج کے حملوں کو بند کرنے کی شرط بھی عائد کی۔

افغانستان میں اللہ کے نور کو (معاذ اللہ) بجھانے کے لیے وارد ہونے والے صلیبی کافر نا صرف وہاں تاریخ کی بدترین شکست سے دوچار ہیں بلکہ جہاں بھی اُن کا مقابلہ امتِ اسلام کے جاں نثاروں سے سے پیش آیا، وہیں ذلت ورسوائی سمیٹنا اُن کے مقدر میں رکھ دیا گیا۔ یہ سب محض اللہ تعالیٰ کے فضل، احسان اور نصرت کی بدولت ہے، اللہ تعالیٰ کی اس نصرت کے وعدے اُس کی راہ میں جان ومال نچھاور کرنے والوں اور اُن کے دین کی سربلندی کے لیے کفار کے گلے کاٹنے اور اپنی گردنیں کٹوانے والوں کے لیے ہی ہیں......

☆☆☆☆☆

مالی اور الجزائر کے ان شہدا کی یاد میں جو شیخ عمر عبدالرحمٰن اور بہن عافیہ کی رہائی کے لیے جانوں سے گزر گئے......

ظلم کی کچھار پر　　دجالی غبار پر
ڈاکوؤں کی غار پر　　مغربی استعمار پر
دھاک پھر بٹھا گئے
عافیہ کے بھائی عمر کے فرزند
کفر کو للکار کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
بہنوں کی پکار پر　　جانوں کو وار کر
خون میں نہا گئے
عافیہ کے بھائی عمر کے فرزند
حرمتِ رسول ﷺ پر　　اقصیٰ کی دھول پر
گردنیں کٹا کر　　جنتوں کو پا کر
راہ دکھلا گئے
عافیہ کے بھائی عمر کے فرزند
سب کچھ لٹائیں گے　　قیدی چھڑائیں گے
فرض یہ نبھائیں گے　　گھروں کو نہ جائیں گے
پیغام یہ سنا گئے
عافیہ کے بھائی عمر کے فرزند

عبدالرحمٰن قاسمی

7 جنوری: صوبہ خوست..........ضلع صابری..........ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ..........3 امریکی فوجی ہلاک..........3 شدید زخمی

میری امیدوں کی دنیا!!!

شہید سمیر خان رحمۃ اللہ علیہ

برادر سمیر خان شہید رحمہ اللہ سعودی عرب میں پیدا ہوئے اور قومیت میں پاکستانی ہیں۔انہوں نے اپنے لڑکپن کے ایام امریکہ میں گزارے، جب ان کا خاندان ریاض سے امریکہ منتقل ہوگیا۔ہمارے اس بھائی کی زندگی میں ایک انقلاب کی آمد اس وقت ہوئی جب انہوں نے مسلم امہ کی حالت زار اور کفر کی مسلمانانِ عالم پر مسلط کردہ غارت گری کی آگہی حاصل کرنی شروع کی۔انہوں نے یمن کی طرف ہجرت کے بعد شیخ انور العولقی شہید رحمہ اللہ کی قیادت میں انٹرنیٹ پر جہادی میڈیا میں نمایاں کردار ادا کیا۔انگریزی زبان میں رسالہ انسپائر کے ۷ شمارے شائع کرکے عالم کفر کے ایوانوں میں لرزا طاری کیے رکھا اور دعوتِ جہاد کو عالمی سطح پر جاری رکھا۔۲۰۱۱ء میں امریکی ڈرون حملے میں مجاہد سمیر خان رحمہ اللہ اور شیخ انور العولقی رحمہ اللہ شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔امریکہ سے یمن ہجرت کے بعد مجاہدین کے مراکز میں رہتے ہوئے اُن کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔

عسکری تربیتی مراکز:

مجاہدین القاعدہ کے تربیتی مراکز کسی طرح سے بھی آسان نہیں ہیں، حتیٰ کہ تجربہ کار لوگوں کے لیے بھی (مشکل ہیں)۔صبر اور برداشت کا بھرپور ذخیرہ درکار ہوتا ہے۔ان میں ہمیں اِس چیز کی فکر نہیں ہے کہ آپ کے مسلز (پٹھوں) کا کیا سائز ہے، آپ کتنی تیز رفتاری سے دوڑتے ہیں، آپ کی ٹانگیں کتنی مضبوط ہیں وغیرہ؛ اگرچہ ان چیزوں کو مضبوط بنایا جائے گا لیکن ہم مستقل مزاجی اور صبر (کا مظاہرہ کرنے) میں دشمن پر سبقت لے جانے پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔سو یہ بات نہیں ہے کہ کون سب سے تیز دوڑتا ہے بلکہ یہ اہم ہے کہ کون سارا ساز وسامان اُٹھائے میلوں تک دوڑ سکتا ہے۔یہ بات نہیں ہے کہ کون تمام عسکری تعلیمات کو سب سے جلدی یاد کرسکتا ہے بلکہ یہ اہم ہے کہ کون انہیں درست طرح سے سمجھ سکتا ہے اور اگر کوئی بہتر حل ممکن ہو تو وہ پیش کرسکتا ہے۔

آج جہاد کو ذہانت، صبر، برداشت، اور اللہ پر کامل ایمان اور یقین کی ضرورت ہے۔یہ محض دشمن کے مراکز پر دھاوا بول دینے اور اُن پر قابو پالینے کی کوشش کرنے سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اِس کا تعلق اِس بات سے ہے کہ اگلے طویل عرصے میں کیا کرنا ہے (منصوبہ بندی) اور اسے کس طرح ممکن بنانا ہے (منصوبے کی تکمیل کے لیے عملی پروگرام)۔ہم اپنی تربیت میں صحیح اور کارآمد فنی مہارتیں اور حکمتِ عملی فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے مجاہدین کو جسمانی طور پر مضبوط سے مضبوط کی کوشش کرتے ہیں۔

جسمانی تربیت' روزانہ کئی ڈنڈ نکالنا، اُٹھک بیٹھکوں اور مختلف قسم کی ورزشوں پر مشتمل ہوتی ہے۔اِس کے علاوہ مجاہدین کے لیے بہت سی مختلف اور منفرد قسم کی رکاوٹیں قائم کی جاتی ہیں کہ وہ اُن میں سے گزریں تاکہ اُنہیں اِس بات کا حقیقت سے قریب ترین تجربہ حاصل ہو کہ اصل کارروائی میں حصہ لینا کیسا ہوتا ہے؟ آپ کے جسم میں قدرتی طاقت پیدا کرنے پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔مثال کے طور پر افغانستان میں الفاروق کیمپ میں استادوں نے تمام مجاہدین کو حکم دیا کہ وہ اپنے جوتے اور جرابیں اُتار دیں اور پہاڑوں پر ہر چیز بشمول تنکوں، کانٹوں، کیچڑ، تیز پتھروں وغیرہ پر سے گزرتے ہوئے ننگے پاؤں چلیں۔کئی مجاہدین خون آلود قدموں کے ساتھ واپس آئے۔یہ سب اِس لیے کیا گیا تاکہ اُن کے پاؤں میں قدرتی طاقت پیدا ہو اور وہ سخت اور کھردرے ہوجائیں کیونکہ ایسی صورت حال پیدا ہوسکتی ہے جس میں مجاہد کسی جیل سے بھاگ نکلتا ہے اور اُس کے پاس کوئی جوتے نہیں ہوتے جنہیں پہن کر وہ چل سکے، یا مجاہدین کسی وقت کسی بھی وجہ سے جوتوں سے محروم ہوسکتے ہیں اور پھر اُنہیں پہاڑوں پر ننگے پاؤں چلنا پڑتا ہے۔

مراکز میں استاذ' چھاپہ مار اندازِ جنگ کو بھی بیان کرتا ہے؛ اِس کی تاریخ، اِس کی اہمیت، اِس کی حکمتِ عملی وغیرہ، جسے وہ کتابوں کے ایسے مجموعے سے لیتا ہے جو جہادی مصنفین کی بھی ہوتی ہیں اور غیر جہادی تصانیف بھی ہوتی ہیں۔مختصراً یہ کہ مشکل ترین حالات کے لیے تیار رہیں اور بہترین کی امید رکھیں۔

اپنے اہل خانہ سمیت ہجرت کرنا:

اگر آپ گھر والوں سمیت جہاد کے میدان میں آنا چاہتے ہیں تو ایسا کرنا مجاہدین کے راستوں اور نقل وحمل کے ڈھانچے کے پیشِ نظر ممکن ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ہوسکتا۔مثال کے طور پر یمن میں اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لے جاکر مجاہدین کے درمیان رہنا انتہائی مشکل ہے۔دیگر علاقوں میں یہ شاید مسئلہ نہ ہو۔سو اگر آپ کو معلوم ہے کہ جس جگہ آپ جارہے ہیں وہ اِس لحاظ سے تنگ ہے تو پھر نظم سے مشورہ کرکے آپ یہ کرسکتے ہیں کہ اپنے اہل خانہ کو اُس جگہ لے جائیں لیکن اُنہیں کسی شہر میں رکھیں جہاں وہ امن میں رہیں گے اور ساتھی اُن کی دیکھ بھال اور حفاظت کرتے رہیں گے۔آپ اُنہیں اِس خطرے میں نہیں ڈالنا چاہیں گے کہ مرتدین کے ہاتھوں پکڑے جائیں اور اُن کی آبروریزی ہو اور وہ اذیتیں اُٹھائیں اور آپ کے بارے میں معلومات اُگل دیں۔

مقامی سیاست

آپ جس ملک کی طرف آپ سفر کرنا چاہتے ہیں، وہاں کی مقامی سیاست اور لوگوں کے مسائل سے آپ کو آگاہ ہونا چاہیے۔شہری آبادی پر حکومت یا بیرونی قوتوں کے

(بقیہ صفحہ ۶۱ پر)

7 جنوری: صوبہ بغلان..........ضلع نہرین..........مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ..........سامان بھرے 2 ٹرالر تباہ

افسانہ

(قسط دوم)

ہم سے بزمِ شہادت کو رونق ملی، جانے کتنی تمناؤں کو مار کر

سلسبیل مجاہد

وہ لوٹ آیا تھا......اسی مصنوعی دنیا میں جہاں درہم و دینار کے بندے موجود تھے۔جس کی فضا میں موجود آلودگی میں صرف دھول مٹی ہی شامل نہ تھی بلکہ نظریات و عقیدے سے لے کر کفار کی اندھا دھند پیروی کے گہرے بادل بھی موجود تھے......وہ روشنی کی ان کرنوں کو بے تابی سے ڈھونڈنے میں جت گیا تھا جن کو گہرے بادلوں کا مقابلہ کرنا تھا اور اس آلودگی سے پاکیزہ فضا کو تیار کرنا تھا جیسی وہ دیکھ آیا تھا......ایسے میں طنزیہ جملے اور تمسخرانہ فقروں پر اس کا دل کٹ جاتا تھا......گھر بھی اجنبی سا ہو گیا تھا......آخر ایک دن باپ اپنے بیٹے سے گویا ہو ہی گیا:

''تم نے پر اسرار راستوں کا انتخاب کر کے ایک ابہام پیدا کر دیا ہے۔چند لوگوں کے ہاتھوں کھلونا نہ بنو''۔

وہ سنتا رہا......عزیز والد جنھوں نے اس کو ان راستوں پر انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا تھا آج مصلحتوں کے انبار تلے دبے نظر آرہے تھے۔پھر مکالمہ شروع ہو چکا تھا اب والد صاحب کو سننا تھا......وہ اپنے جذبات کا اعلان کر رہا تھا:

''جبے، دستاروں اور مسندوں کے گاؤ تکیوں کے سنبھالنے والے اگر منظّم و مربوط طریقے سے دشمن کو دوٹوک انداز میں اس کی اوقات بتا دیں تو آج یہ ابہام پیدا ہی نہ ہوتا۔کیا وقت کے حکمرانوں کے اعلان جہاد، علما کے اطمینان اور سیاسی لوگوں کے دھاڑس بندھ جانے کے انتظار تک ہم امت مسلمہ کو کفار کے ہاتھوں رسوا کرتے رہیں گے اور عبث ہے یہ توقع ان بے غیرتوں سے جو کہ ڈالروں کے سودے کرتے ہیں ایسے انمول لوگوں کے بدلے جس کا سودا اللہ رب العالمین سے طے ہے۔''

''جذباتی نہ بنو،تم نے جہاد کو نہیں سمجھا''

والد ٹھنڈے لہجے میں سمجھانے کی کوشش کرتے......وہ کھو سا جاتا......

''ابو جان! آپ سمجھنے کی بات کرتے ہیں، مجھے تو عین الیقین ہے، کاش آپ نے ان لوگوں کو دیکھا ہوتا جو مور چہ بنا کر صف بندی کر کے اپنے سے کئی گنا دشمن کے آگے ڈٹے ہوئے ہیں تو صرف اس لیے کہ وہ جانتے ہیں کہ ذلت و رسوائی کا ایک ہی علاج ہے۔''

پھر بحث برائے بحث بن کر رہ جاتی......وہ افسوس کرتا رہ جاتا......آئندہ ابو جان سے بحث نہ کروں گا......وہ خود سے عہد کرتا......پھر ہر روز وہ جہاں جاتا ان مناظر کی تصویر کشی کرتا جو وہ دیکھ آیا تھا......صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شوق شہادت کا تذکرہ کرتا......نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آرزو شہادت کو بیان کرتا اپنے درد دل کو اوروں میں منتقل کرتا......ایسے میں وہ اپنے آپ کو اسی جگہ محسوس کرتا، آنکھیں بھیگ جاتی، آواز کپکپا جاتی۔تلاوت کرتا تو تڑپ اٹھتا:

''تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں لڑنے نہیں نکلتے جب کہ کمزور و بے بس مرد و زن اور بچے پکار رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں ہماری کارسازی فرما اور ہمیں اپنی مدد سے نواز''۔

گھر کی فضا میں پھیلی کشیدگی نے باپ بیٹے کے تعلقات کو متاثر کر دیا تھا......ابا جی کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بیٹے کے 'مستقبل' کے حوالے سے کافی پریشان ہیں......

''میرے ساتھیوں کے بچے باہر جا کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، سب اچھی جاب پر ہیں، تم کس رستے پر چل پڑے ہو؟ اسلامی انقلاب کے لیے سیاسی جدوجہد کا طویل رستہ ہے، بیٹا! شارٹ کٹ اختیار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں......پہلے اپنے اندر صلاحیت پیدا کرو تا کہ لوگ تمہاری بات سنیں، متاثر ہوں......پھر تبدیلی خود بخود آجائے گی، ان شاء اللہ''۔

ابا جی اس کے بے تاثر چہرے کو امید بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ شاید اب برف پگھل جائے......اُس نے سوالیہ نگاہوں سے پوچھا:

''آپ مزید کچھ کہنا چاہتے ہیں؟''۔

ابا جی کو اس کے بے تاثر لہجے سے کسی قسم کے جذبات کا اندازہ نہ ہوا، وہ بات کی وضاحت کرتے ہوئے گویا ہوئے:

''ہاں! یہی کہ اگر تم رضامندی ظاہر کرو تو تمہارے داخلے، ویزے اور اخراجات کے تمام انتظامات کروں......انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر لو آخر کو تمہارا گھر بھی بسانا ہے، تمہاری ماں کے بھی کچھ خواب ہیں بیٹے!''۔

آخری جملے پر ابا جی کا لہجہ شکستہ تھا......شاید دلیلیں اور ترغیب دیتے دیتے وہ تھک سے گئے تھے۔

''خواب''، ''اعلیٰ تعلیم''، ''صلاحیت'' اور ''اسلامی انقلاب'' کتنے خوب صورت جال ہیں ابو جی!''

وہ مسکرایا......سامنے بیٹھے ابا جی، اُسے ساٹھ سال کے تجربہ کار نہیں بلکہ چھ سالہ معصوم بچے لگ رہے تھے۔

''پچھلے تیس سالوں سے آپ اسلامی انقلاب کی پر امن 'میراتھن' میں شامل ہیں......پوری

8 جنوری: صوبہ کنڑ..........صدر مقام اسد آباد..........مجاہدین اور صلیبی اتحادی فوجیوں کے مابین شدید جھڑپیں..........4 امریکی..........6 افغان فوجی ہلاک..........4 فوجی زخمی

امت لہولہو ہے...... بوسنیا سے چیچنیا، افغانستان سے برما، کشمیر سے فلسطین، صومالیہ اور سوڈان......کون سی جگہ پرامن ہے؟ تبدیلی کی سنت صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ......خواب تو اُن ماؤں نے بھی دیکھے ہیں جن کے بیٹوں کو کافر ذبح کر کے شہید کررہے ہیں، جنہیں زندانوں میں ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے......گود تو اُن ماؤں کی بھی اجڑتی ہے جو صلیبی افواج کی دہشت گردی کا شکار ہیں''......

اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔

''میری امت کے بھی کچھ خواب ہیں ابا جی! جو امت کے نوجوانوں کو ہی پورے کرنے ہیں۔ الحمدللہ اس کو پورا کرنے کی تمام تر صلاحیتوں سے اللہ نے مجھے نوازا ہے اس کے لیے اسلاف سے جُڑے رہنے کی ضرورت ہے......'جدید' کی بجائے 'قدیم' اسلام کا رستہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے......مادی وسائل کی چمک ایک مرتبہ نگاہوں کو خیرہ کردے تو ایمانی آنکھیں اندھی ہوجاتی ہیں......آپ کس دنیا میں مجھے بھیجنا چاہتے ہیں؟ بے حیائی اور فحاشی کی؟ ترغیبات اور نفسانی خواہشات کی دنیا؟ میں نے ایمان وعمل کی دنیا کے راہی دیکھے ہیں......کاش آپ کے پرامن سیاسی ایجنڈے میں اتنا وقت ہو کہ آپ ایسے عظیم لوگوں کی زندگیوں کو دیکھنے کے لیے کچھ لمحات وقف کرسکیں تو آپ کو اندازہ ہو کہ کیسے کیسے گوہر نایاب، اپنا سب کچھ تج کر پہاڑوں میں آبسے ہیں''......

دھیمے لہجے اور حسرت بھرے انداز میں یہ بات کہہ کر اُس نے نگاہیں آسمان کی جانب کرلیں۔

شام کے ڈھلتے سورج کی سرخی آسمان پر چھائی ہوئی تھی۔ دو فکر مند آمنے سامنے بیٹھے ایک دوسرے کا فیصلہ سننے کے منتظر تھے......ایک عارضی فکر میں مبتلا تھا اور دوسرے کو ابدی فکر کھائے تھی۔ آسمان میں اڑتے پرندے اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے تھے، اس کی نگاہیں ان پرندوں پر جم گئی تھی۔ ان میں سے کوئی بھی بھوکا پیٹ نہ تھا رزق کا وعدہ 'الرزاق' کی طرف سے ہے تو پھر انسان اپنی زندگی کو صرف پیٹ بھرنے کے لیے کھپادے؟ واپس لوٹتے پرندوں نے اس کو فیصلہ سنانے کا پیغام دے دیا تھا۔ پھر وہ گویا ہوتا ہے:

''اعزاز جان بچالینے میں نہیں بلکہ جان نچھاور کردینے میں ہے۔ میں نے انتخاب کرلیا ہے......کیونکہ انتخاب بہادروں کا کام ہے......مجھے آخرت کی فکر ہے اور اللہ کا وعدہ ہے وہ مجھے دنیا کی فکر سے آزاد کردے گا......آپ فکر مند نہ ہوں......اور مجھے اس فکر سے نہ روکیں جس کی فکر ہادی امت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی......جو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہے''۔ اس کی آنکھوں کی چمک، لہجے کی مضبوطی ابا جی کی تمام دلیلیوں پر حاوی تھی۔

اندھیرا مزید گہرا ہوچکا تھا، ابا جی نے اس کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا......گرم ہتھیلیوں میں ایمان، فکر آخرت اور امت کے درد کی حرارت تھی۔ ابا جی کو لگا کہ یہ حرارت اُن کے دل کو پگھلا دے گی۔ آخر کار اُنہوں نے ہتھیار ڈال دیے:

''اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے بیٹا......جیسے تمہاری مرضی''۔

ابا جی نے جذباتی انداز میں بیٹے کا ماتھا چوم کر اُسے دعا دی......اتنی تقویت ہی اس کے لیے کافی تھی۔ گھر والوں کو آخر کار اُس کے انداز اور طرزِ زندگی سے اپنے آپ کو ہم آہنگ کرنا ہی پڑا......اب صرف وہ تھا اور آرزوئے شہادت تھی، اللہ کی راہ میں اپنا سب کچھ کھپا دینے کی جستجو تھی۔ شب وروز شہروں شہروں کی خاک چھانتے جب وہ گھر پہنچتا تھا تو ماں جی اپنے پاس بٹھا کر خوب بلائیں لیتیں......

''بیٹے کبھی گھر بھی رہ لیا کرو''......''آرام بھی کرلیا کرو''

ماں جی خفگی سے کہتیں......تو وہ شرارت بھرے لہجے میں ماں جی کو آسان سا نسخہ پیش کردیتا......

''آپ سمجھا کریں کہ میں بیرون ملک ہوں، اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے''......

اس موقع پر ابا جی کھسیانی سی مسکراہٹ بکھیر دیتے اور ماں جی مزید خفا ہوجاتیں......''تیری شادی کرنا چاہتی ہوں میں، اس بار آیا ہے تو بس یہ کام لازمی کرنا ہے''......ماں جی اپنے عزم مصمم کا اظہار کرتی اور اُسے ماں جی کے مطالبات سن کر اُسے ہنسی آجاتی۔

''آپ کا بیٹا دنیا کی نظر میں ناکارہ ترین انسان ہے، جس کی آمدنی کے لیے ایک پرچون کی دکان بھی نہیں......کوئی مجھے بیٹی نہیں دے گا''......وہ دلیل دیتا۔

''کیوں؟ کیا کمی ہے میرے بیٹے میں؟ حافظ قرآن ہے، انجینئر ہے، نیک وصالح ہے۔ بیٹا کچھ دن ٹھہر کر اپنے والد کے کام کو سنبھال لے......آخر اتنا بڑا کاروبار کس کے لیے ہے؟ ہر کوئی میرے بیٹے کو اپنی بیٹی دینے کو تیار ہوگا، میری بات مان کر تو دیکھ!''......

ماں جی بھی ہار نہ مانتیں اور ایک کے بعد دوسرا حل پیش کردیتیں......

''مجھے ادھر شادی ہی نہیں کرنی''......یہ وہ آخری جواب ہوتا جو ماں جی کو چونکا دیتا......

ابا جی جواب تک بیگانے بیٹھے ہوتے، وہ بھی حیران رہ جاتے......

''پھر کدھر کرنی ہے، مجھے بتادے میں اُدھر کی بات کرلیتی ہوں''......

ماں جی معصومیت سے کہتیں تو اُسے بڑا مزا آتا......تھوڑی دیر تک سب خاموش رہتے پھر سکوت وہی توڑتا......

''ماں جی! میری شادی جنت کی حور سے ہوگی، ان شاء اللہ۔ اس لیے آپ اس کے لیے پریشان نہ ہوا کریں''......

''مذاق نہ کیا کر'' ماں جی کو واقعی غصہ آجاتا۔

''مذاق! یہ تو آرزوئے دل ہے ماں جی۔'' اس کی آنکھوں کے گوشے آنسوں سے تر ہوجاتے۔ ماں جی اس کیفیت دیکھ کر خاموش ہوجاتیں کہ اپنے اس عجیب بیٹے کو کس طرح سمجھاؤں۔

(جاری ہے)

8 جنوری: صوبہ ہلمند............ضلع گریشک............افغان فوجی کی صلیبی چیک پوسٹ میں گھس کر شدید فائرنگ............8 صلیبی فوجی ہلاک............متعدد زخمی

افغانستان میں امریکہ کی شرم ناک شکست

دوست محمد بلوچ

حق کے غلبے کے لیے کی گئی جدو جہد، مادی وعسکری قوت کی قاہری اور منفی ہتھکنڈوں سے کبھی شکست سے دوچار نہیں ہوتی خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

کم من فئۃٍقلیلۃٍ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللّٰہ ، واللّٰہ مع الصبرین ۔ [البقرہ: ۲۴۹]

''بار ہا ایسا ہوا ہے کہ ایک قلیل گروہ اللہ کے اذن سے ایک بڑے گروہ پر غالب آ گیا ہے۔اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے''

افغان سرزمین پر بار ہا تاریخ کے ایسے باب رقم ہوتے رہے ہیں جب بے سروسامان مگر ایمان کی دولت سے مالا مال افغانیوں نے اپنے سے دگنے قوی اور ساز و سامان سے لیس لشکروں کو اپنے ایمان ،صبر ،حکمت اور جرات سے شکست سے دوچار کیا۔ بلاشبہ افغانستان 'سپر پاورز کا قبرستان' ہی رہا ہے ،نام نہاد سپر پاورز جس روپ میں بھی افغانستان پر اپنا تسلط جمانے آئیں ، بے تخت وتاراج ہی لوٹیں۔افغانوں نے غاصبانہ قبضہ اور تسلط کو کسی طور پر بھی قبول نہیں کیا۔بے شک مومن کا ایمان کبھی بھی محکوم ہونا پسند نہیں کرتا۔

۲۰۰۱ء میں امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا،روس کی افغانستان میں عبرت ناک شکست سے عبرت حاصل نہ کرنے والے امریکہ نے اپنی عبرت ناک ذلت وشامت کو خود اپنا مقدر بنانے کی ٹھانی ۔جب بھی کسی طاقت کو اس کی بربادی آواز دیتی ہے تو افغانستان کا رخ کرتی ہے ۔دس سال سے زائد کا عرصہ افغانستان میں ، چالیس سے زائد دیگر صلیبی ممالک کے مکمل ترین ،اسلحہ اور ساز وسامان کے ساتھ ،اپنے من پسند قوانین کے ساتھ فوجی لشکروں نے افغانستان جیسے نہتے ، بے سروسامان ملک میں جنگ کرتے گزار دیا،مگر حاصل وصول کچھ بھی نہ پا سکے ۔بلکہ امریکہ کے لیے افغانستان دوسرا ویت نام ثابت ہوا ہے ۔ امریکہ اور نیٹو نے اس سرزمین پر جارحیت کی نئی داستانیں رقم کیں۔ستم یہ ہوا کہ کسی بھی مسلم ریاست نے اس اسلامی امارت کے سقوط پر ہمدردی کا اظہار تک نہ کیا۔بلکہ قریبی ہمسائے تو صلیبی لشکر کے فرنٹ لائن اتحادی بن گئے......مہلک ترین ہتھیار، تباہ کن تباہی ، بے دریغ انسانی جانوں کے ضیاع کے علاوہ میڈیا کے حربے کو بھی خوب استعمال کیا گیا۔نہ صرف صیہونی ذرائع ابلاغ بلکہ مسلم دنیا کے میڈیا نے بھی حقیقت سے نظریں چرائے رکھیں اور صیہونی آقاؤں کی بولی بولتے رہے۔طالبان اور مجاہدین کی کردار کشی کے لیے ایسی ایسی باتیں منسوب کی گئیں جن سے طالبان کا دور کا واسطہ نہ تھا،لیکن طالبان کو زیر نہیں کیا جاسکا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ونصرت ان کے ہم رکاب تھی۔ارشادِ ربانی ہے:

ولاَتھنوا ولاَ تحزنوا وانتم الاَعلون ان کنتم مومنین ۔ (آل عمران: ۱۳۹)

''اور ہمت نہ ہارو،اور غم نہ کرو اور تم ہی سربلند ہو گے اگر تم مومن ہو۔''

امت مسلمہ کے حصے افغانستان کے کھیتوں،کھلیانوں، باغات اور جنگلات کو بری طرح اجاڑ دیا، دیہاتوں کو کھنڈرات میں بدل دیا۔اندھا دھند بم باری کی گئی، انسانی بستیوں کو آنکھیں بند کرکے ملیامیٹ کرنے کے پرانے وطیرے کو حسبِ عادت استعمال کیا گیا۔عورتوں ،بچوں اور بوڑھوں کا وحشیانہ قتلِ عام کیا گیا۔ہزاروں بے گناہوں کو پکڑ کر گوانتانا موبے ، بگرام ،قندھار ،ننگر ہار ،مزار شریف ،خوست اور کئی دیگر مقامات پر قائم ٹارچر سیلوں میں بدترین تشدد کا نشانہ بنایا۔ان ٹارچر سیلوں میں ہونے والے تشدد کی زندہ مثال ڈاکٹر عافیہ صدیقی بھی ہیں ۔تہذیب یافتہ قوم کہلانے والے درحقیقت درندگی اور بے ہودگی کی اعلیٰ مثال ہیں۔تہذیب کا نقاب اوڑھے درندے نما انسان ہیں ، انسانی و اخلاقی اقدار سے بے بہرہ انسانوں کا گروہِ ابلیس ہیں۔

امارتِ اسلامی افغانستان اور امریکی مقبوضہ افغانستان میں زمین وآسمان کا فرق ہے ۔کہاں بدعنوانیوں اور اخلاقی و معاشرتی برائیوں سے پاک افغانستان کی وہ امارتِ اسلامی اور کہاں یہ مسائل میں گھرا ، معاشرتی اور اخلاقی برائیوں میں لتھڑا افغانستان ہے ۔مگر دوسری طرف یہ بھی ایک اللہ کی رحمت ہے کہ طالبان کے زیرِ کنٹرول علاقوں میں اب بھی اسلامی اصولوں کی پاس داری اور عمل داری ہے۔یہاں خوف یا مالی و جانی نقصان صرف امریکی غنڈہ گردی یا حملوں سے ہی ہوتا ہے۔

امریکہ کو تاریخ کے کوڑے دان میں پھینکنے کا عزمِ صمیم

امارت اسلامی کے مجاہدین کی جانب سے اس عزم کا بھرپور اظہار کیا گیا کہ امریکہ کو تاریخ کے کوڑے دان میں پھینک کر دم لیں گے۔اس جنگ میں امریکہ کے اب تک دو ہزار سے زائد فوجی مارے گئے ،پندرہ ہزار سے زائد زخمی ہوئے۔اسی طرح برطانیہ کے ۳۸۱،کینیڈا کے ۱۸۳،فرانس کے ۷۵،جرمنی کے ۵۶ اور اٹلی کے بھی ۴۴ فوجی مارے گئے ۔دس سالوں میں کے ۴۰ کھرب ڈالر اس جنگ پر خرچ ہو چکے ہیں، جب کہ کامیابی کا تناسب صفر ہے۔امریکی شکست آسمان تاریخ پر جلی حروف میں نمایاں ہے روس نے کھلے عام اپنی ہار کو تسلیم کیا تھا مگر امریکہ کی عیار نسل اپنی ہار کو حیلوں بہانوں میں چھپا رہی ہے اور پھر بھی ماتھے کا کلنک ہے کہ چھپائے نہیں چھپتا ۔ہار کر بھی ڈھٹائی کا یہ عالم کہ اس بات

9 جنوری: صوبہ کنڑ...........ضلع اسمار.........مجاہدین کا اتحادی فوج کے مرکز پر مارٹر گولوں سے حملے..........مرکز کی عمارت کا ایک حصہ تباہ..........3 صلیبی فوجی ہلاک

پر مُصر ہے کہ افغانستان کے کسی کونے میں ہی سہی اپنے فوجی اڈے ضرور قائم رکھنے ہیں۔

افغان فوج میں بد دلی اور اتحادیوں کی ہلاکتیں

امریکہ کی طرف سے افغان فوجیوں پر ڈالروں کی بارش کے باوجود گذشتہ ایک سال میں ۲۴ ہزار افغان فوجی فوج سے باغی ہوئے اور کئی واقعات میں امریکہ اور اتحادیوں کے لیے اجل کا فرشتہ بن گئے۔ایسے ہی ایک واقعہ میں صوبہ پکتیا میں ایک افغان اہل کار کی فائرنگ سے ۴ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے ۔ جب کہ اس نوعیت کے سیکڑوں واقعات ہیں جو ہر روز جنم لیتے ہیں اور اسی کی وجہ ہے کہ اب اتحادی جارحین کو اپنی بقا بری طرح خطرے میں نظر آرہی ہے ۔ اتحادی افواج نے دعویٰ کیا ہے کہ ۲۰۱۲ء میں افغانستان میں ان پر تشدد کے واقعات میں کمی اور اتحادی افواج پر اندرونی حملوں میں اضافہ ہوا ہے ۔امریکی محکمۂ دفاع کا کہنا ہے کہ ۲۰۱۲ء کے دوران افغانستان میں امریکیوں سمیت ۳۹۴ اتحادی فوجی ہلاک ہوئے ۔جن میں ۴۳ برطانوی بھی شامل ہیں۔گویا یہ صرف ایک سال کے وہ اعداد وشمار ہیں جو دشمن خود اپنی زبان سے بتا رہا ہے اور نجانے کتنی ہی ایسی سیکڑوں ہلاکتیں ہوں گی جن پر بھرم کا پردہ پڑا ہے۔

افغان خواتین اہل کاروں سے زیادتی کے واقعات

افغان دارالحکومت کابل میں افغان پولیس اہل کار کی فائرنگ سے ایک امریکی فوجی ہلاک ہوگیا۔اور یہ فائرنگ خود کار پستول سے خاتون اہل کار نے پولیس دفتر میں کی ۔ فائرنگ کا یہ واقعہ کوئی معمولی کاروائی نہیں بلکہ یہ خواتین کے ساتھ زیادتی اور ناروا سلوک کا ردِعمل ہے ۔ کیونکہ مارا جانے والا امریکی فوجی افغان پولیس کے لیے امریکی مشیر کے طور پر کام کر رہا تھا۔نیٹو افواج اور امریکہ نے اگرچہ اپنی زیادتیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے اس قسم کے حملوں کو ''گرین آن بلیو حملوں'' کا نام دیا ہے مارنے والی خاتون بھی قیاس کے مطابق کسی غیر اخلاقی حملے یا زیادتی کا شکار ہوئی ہے ۔رائٹر کی رپورٹ کے مطابق افغان پولیس میں کارگزار اور زیر تربیت درجنوں خواتین اہل کاروں نے الزام عائد کیا ہے ان کے تربیت کنندہ مرد افسران ان سے زیادتی کے ارتکاب میں ملوث پائے گئے ہیں۔کرزئی انتظامیہ نے غیرت بھی ڈالروں میں بیچ کھائی ہے۔

نیٹو فورسز کی اکتاہٹ اور بد دلی

امریکہ کی قومی سلامتی کا مشیر اور امریکی ائرفورس کا ریٹائرڈ جنرل، برنٹ سکاؤ کروفٹ کہتا ہے: ''امریکہ نے افغانستان اور عراق سے جو توقعات وابستہ کر لی تھیں وہ غیر حقیقی تھیں ،سیدھی بات یہ ہے کہ یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے ۔اب ہم کسی دوسرے ملک میں کارروائی کے بارے میں سوچیں تو ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ ہم کیا حاصل کر سکتے ہیں اور کیا نہیں ......ہمیں اپنی آرزوؤں اور امنگوں کو لگام دینا چاہیے ۔ امریکہ میں اب جنگ کے بارے میں ایک تھکن کا سا احساس پھیلا ہوا ہے''۔

بے مقصد کشت وخون کرنے والوں کے لیے یہ جنگ یقیناً جان و مال کے نقصان کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔یہی وجہ ہے اتحادی افوج ساز وسامان سمیٹ کر محفوظ مقامات کی تلاش میں نقل مکانی کرتی پھر رہی ہیں اور اس میں بے حد عجلت کا اظہار کرتی نظر آتی ہیں ۔اس کی حالیہ مثال صوبہ اورزگان کے ضلع چار چینہ میں دیکھنے میں آئی، مجاہدین کے ترجمان کے مطابق طالبان کے تابڑ توڑ حملوں اور جانی و مالی نقصان سے خوف زدہ نیٹو اور افغان فوج نے ایک فوجی اڈہ اور سات چوکیوں سے انخلا کیا۔ اس دوران میں ان پر حملہ میں ایک نیٹو فوجی بھی جہنم رسید ہوا۔بوریا بستر سمیٹنے کا یہ کام نیٹو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے مکمل کیا گیا اور ان کے نکلتے ہی طالبان نے وہاں اپنا پرچم لہرا دیا اور اپنی عمل داری قائم کر لی۔یہ محض ایک واقعہ ہے، جانے وہاں روز ہی اب ایسے کتنے خوش کن واقعات نصرتِ الٰہی سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔امریکہ کا ایک ریٹائرڈ جنرل بھی ایسی ہی امریکی بددلی اور شکست کے تاثرات کا اظہار اپنی کتاب میں ''مائی شئر آف دی ٹاسک'' میں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ''امریکی ہار اور بد دلی کی ایک بڑی وجہ وائٹ ہاؤس اور پینٹا گان میں بداعتمادی کا ہونا ہے۔اوباما نے حساس فیصلے کرنے میں بہت دیر لگائی ، بداعتمادی کا نتیجہ تھا کہ بعد میں اوباما نے ۳۰ ہزار کی نفری بھجوائی مگر دیر ہو چکی تھی''۔یاد رہے مذکورہ جنرل نے انہیں اختلافات کی بنا پر استعفیٰ دیا تھا۔

آسٹریلین فوج کاافغانستان سے انخلا

نیٹو افواج کے اتحادی آسٹریلیا نے شکست خوردہ ہو کر رختِ سفر باندھ لیا ہے۔غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق مشرق وسطی آپریشن کے لیے آسٹریلوی وزیر دفاع مائیکل کرین نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ''افغانستان سے فوجی ساز وسامان اور فائٹنگ گاڑیاں واپس لائی جا رہی ہیں اور ۲۰۱۴ء تک فوجی بھی واپس بلا لیے جائیں گے۔ہماری افواج افغانستان میں اپنا مشن مکمل کر چکی ہیں اور یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہے۔اب ہم افغانستان میں اپنے مشن پر کم اور وہاں سے فوج کی واپسی پر زیادہ توجہ دیں گے''۔

نیٹو کے لیے ایرانی بندر گاہ کا استعمال

نیٹو اور امریکہ اپنے سامان کی رسد و ترسیل کے لیے ایرانی بندرگاہ' بندر عباس پر منتقل ہو رہے ہیں۔پاکستانی حکومت کی بدلتی پالیسیوں ،لاءاینڈ آرڈر کی غیر یقینی صورت حال اور ایف بی آر کے پیچیدہ طریقہ کے باعث افغان درآمد کنندگان ،نیٹو اور ایساف کے ساز وسامان کی نقل وحمل کا ۹۵ فیصد ایران کی بندرگاہ پر منتقل کر دیا گیا ہے۔

امریکہ کی جانب سے مکمل انخلا کے بیانات

امریکہ کا ۲۰۱۴ء کے بعد ایک بھی فوجی افغانستان میں نہ رکھنے کا فیصلہ اس کی مکمل شکست کی کھلی داستان ہے ۔اور اس بات کا امکان ہے کہ افغانستان میں ایک بھی

9 جنوری: صوبہ قندوز..........ضلع دشت آرچی..........مجاہدین اور افغان پولیس کے مابین جھڑپ..........3 پولیس اہل کار ہلاک..........متعدد زخمی

امریکی فوجی نہیں رہ پائے گا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکی قومی سلامتی کے نائب مشیر بن روڈز نے اوباما انتظامیہ کی جانب سے پہلی بار کہا کہ '۲۰۱۴ء کے بعد تمام امریکی افواج کا انخلا خارج از امکان نہیں'۔ درحقیقت امریکہ اپنے افغان قبضے کے بمشکل ہی دوسال چلا پایا تھا، اس کے بعد کے آٹھ سال تو اس نے اپنے نقصانات اور طالبان سے اپنے دفاع پر ہی صرف کیے......امریکہ نے کبھی خواب میں ایسی خوف ناک جنگ اور ایسی ہزیمت وذلت بھری شکست کا تصور نہ کیا ہوگا جو اسے افغانستان کے مجاہدین سے ملی۔ شکست کے زخم تو ابھی رستے رہیں گے تا دیر......ساتھ ہی قدرت کے انتقام نے اس کی رہی سہی کمر بھی توڑ دی ہے۔ پے در پے آنے والے طوفان اس کی معیشت کا بھی جنازہ بہالے گئے۔

امریکی سینٹ نے تیز ترین انخلا کی بھی قرارداد پاس کی ہے، اس سے ہی ان کی بوکھلاہٹ اور خوف کا اندازہ ہوتا ہے۔ حال ہی میں وہائٹ ہاؤس میں ہونے والی اوباما، کرزئی ملاقات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس میں اوباما نے کہا: ''ہم نے یہ طے کیا ہے کہ طالبان سے مذاکرات کے لیے ایک باقاعدہ دفتر کھولا جائے گا اس حوالے سے پاکستان کا کردار بھی اہم ہے۔ افغان قیادت میں مذاکرات کا عمل ہونا چاہیے، مگر یہ تب تک ممکن نہیں جب تک طالبان جنگ کا راستہ نہ چھوڑیں۔ اور افغان آئین وقانون کی پابندی نہ کریں، جس میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور خواتین کے حقوق بھی شامل ہیں، اس حوالے سے ہم اپنی آواز اٹھاتے رہیں گے۔ افغانستان میں اس سال کے وسط تک اپنی سیکورٹی کی ذمہ داری سنبھالیں گے اور ۲۰۱۴ء کے آخر تک جنگ کا ذمہ دارانہ خاتمہ ہو جائے گا ۔ افغان جنگ میں دو ہزار امریکیوں کی جان گئی، اور مارچ سے ہماری فوجیں افغان افواج کی ٹریننگ اور امداد کا کردار سنبھالیں گی اور تیس ہزار کی اضافی نفری کو بھی جلد واپس بلایا جائے گا''۔

طالبان کی قوت اور فتح کا اقرار

اقوامِ متحدہ میں امریکہ کے سفیر جان بولٹن نے امریکی نشریاتی ادارے سے بات کرتے ہوئے کہا: ''امریکی فوجوں کے نکل جانے کے بعد وہ افغانستان کے مستقبل سے مایوس ہے، کیونکہ یہ امکان پیدا ہوتا ہے کہ طالبان ایک بار پھر افغانستان پر کنٹرول حاصل کریں گے اور اگر میں پیشین گوئی کروں تو سب سے زیادہ امکان اسی بات کا ہے''۔

اسی طرح سابق امریکی وزیرِ دفاع ولیم کوہن کہتا ہے، ''افغانستان میں ایک چھوٹی سی بین الاقوامی فورس ضرور موجود ہونی چاہیے، کیونکہ ہمارے جاتے ہی طالبان پھر قابض ہو جائیں گے''۔ اس کے ساتھ ہی وہائٹ ہاؤس کا ترجمان جے کارنی کہتا ہے: ''امریکہ افغانستان میں امن کے لیے مذاکرات کی حمایت کرتا ہے''۔

علاوہ ازیں امریکی محکمۂ خارجہ کی ترجمان وکٹوریہ نولینڈ میڈیا بریفینگ میں کہتی ہے'' 'افغانستان کی صورت حال میں پیش رفت پر مبنی چیلنجز بدستور موجود ہیں سب سے بڑے معاشی سیکورٹی اور سیاسی چیلنجوں سے نکالنے کے لیے افغانستان کے ساتھ تعاون جاری رہے گا، آج وہ افغانستان نہیں رہا جو ۲۰۰۱ء میں تھا''۔

ان باتوں کے علاوہ ایک دلچسپ بات ہے جو نیٹو افواج کا کمانڈر ڈیوڈ پیر نو کہتا ہے کہ ''اس وقت افغان سیکیورٹی فورسز کی تعداد ساڑھے تین لاکھ اور دوسری طرف طالبان کی تعداد کا اندازہ ۳۰ ہزار لگایا جاتا ہے، اس طرح ایک طالب کے مقابلے میں افغان فوج اور پولیس کے ۱۱ اہل کار ہوں گے''......ایک کے مقابلے میں دس......حقیقت میں اللہ ہی کی مدد ونصرت کے سہارے مومنین فتح حاصل کرتے ہیں۔

امریکہ کی طرف سے طالبان کو آدھے افغانستان کی سپردگی کی بھی پیشکش کی گئی ہے، اہم ترین وزارتیں اور بڑے صوبوں پر مشتمل حکومت کی پیشکشیں ہوئی ہیں مگر طالبان نے سب سے پہلے تمام طالبان جو مختلف جیلوں میں قید ہیں ان کی غیر مشروط رہائی کی شرط عائد کی ہے اور بعد ازاں کسی قسم کے مذاکرات میں شرکت کا آمادگی کا امکان ظاہر کیا ہے۔

کابل میں علماء کانفرنس اور امارت اسلامی کا ردِ عمل

امارت اسلامی کی مجلس شوریٰ نے افغانستان، سعودی عرب، پاکستان اور بھارت کے علما، معروف دینی مدارس، دارالعلوم دیوبند اور جامعۃ الازہر سے وابستہ شخصیات سے اپیل کی ہے کہ ''علمائے کرام افغان حکومت کی طرف سے ماہِ جنوری کے آخر میں کابل میں بلائی گئی علما کانفرنس میں شرکت نہ کریں، جو علما شریک ہوں گے وہ اللہ کی بارگاہ میں جواب دہ ہوں گے......اور مخلوق کی عدالت میں علمائے سوٗ شمار ہوں گے۔ اس کانفرنس کے ذریعے مجاہدین کی صفوں میں شکوک وشبہات پیدا کر کے امریکہ کے وہاں رہنے کے لیے جواز پیدا کیا جائے گا......امریکہ کی معیشت زوال پذیر ہے، شکست ان کا مقدر ہے اور دنیا کو ان کے شر سے نجات ملنے والی ہے۔ افغانستان میں کوئی عام لڑائی نہیں ہو رہی۔ نیٹو نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ۲۰۱۰ء میں ان پر مجاہدین نے اٹھارہ ہزار حملے کیے، ۲۰۱۱ء میں ۲۱ ہزار حملے اور ۲۰۱۲ء تو گذشتہ سالوں سے بھی زیادہ خوں ریز ثابت ہوا۔ جہاد کا حدف حاصل ہونے اور حقیقی اسلامی حکومت کے قیام اور اللہ تعالیٰ کی حدود کے نافذ ہونے تک عوام اپنا اسلحہ نہیں رکھیں گے''۔

یہ اعلامیہ امارتِ اسلامی کی مجلس شوریٰ نے چار صفحات پر مشتمل جاری کیے گئے خصوصی مراسلہ میں کیا گیا۔ امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی طرف سے اس کی توثیق کی گئی ہے۔ بیش تر علما نے اس کانفرنس کو امریکہ کی ایما پر بلائی کٹھ پتلی افغان انتظامیہ کی کانفرنس قرار دیتے ہوئے اس میں شرکت کو مجاہدین اور افغان عوام سے زیادتی اور دھوکہ قرار دیا ہے اور اس میں شرکت سے معذرت کی ہے۔ بہت سے پاکستانی اور دیگر علمائے کرام نے برملا کہا ہے کہ کرزئی حکومت افغان نمائندہ حکومت نہیں ہے اور اس کو افغانیوں سے متعلق کسی بھی فیصلے کا اختیار ہرگز نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

10 جنوری: صوبہ ننگرہار......ضلع خوگیانی......مجاہدین کا اتحادی فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ......4 صلیبی فوجی ہلاک......متعدد زخمی......صلیبی فوجی گاڑی بھی تباہ

صلیبی فضائی قوت مجاہدین کے نشانے پر

کاشف علی الخیری

افغانستان میں دنیائے کفر کی متحدہ فوجوں کو جس ہزیمت، پسپائی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، وہ تاریخِ انسانی کی عبرت ناک اور شرم ناک شکست ہے۔اس سرزمین میں جس طرح اللہ کے نیک بندوں نے سرتاپاؤں غرور و کبر کے قالب میں ڈھلے باغیانِ خدا کے سارے کس بل نکال دیے ہیں، وہ اس دورِ پرفتن میں اہل ایمان کے ساتھ قدم قدم موجود اللہ تعالیٰ کی نصرت، اُس کی تائیدِ غیبی اور مدد و اعانت کی واضح مثال ہے۔ کفار نے ٹیکنالوجی کے میدان ترقی جس قدر ترقی کی، انسانیت کے لیے اُسی قدر ہلاکت خیزی اور تباہی کا سامان میسر آیا۔ٹیکنالوجی کی یہی ہلاکت آفرینیاں ہیں جو اپنی شیطانی تہذیب کو دنیا بھر میں رائج کرنے کے لیے کفار کے پاس موثر اور مضبوط ہتھیار ہیں۔اس ٹیکنالوجی میں سرفہرست 'فضائی ٹیکنالوجی' ہے۔جیتی جاگتی بستیوں کو کھنڈرات میں تبدیل کرتی 'کارپٹ بم باری' ہو یا سیکڑوں ٹن بارود سے بھرے ڈیزی کٹر بموں کی بارش، تاک تاک کر نشانہ لیتے ڈرون حملے ہوں یا گن شپ ہیلی کاپٹروں کی تباہ کاری...... یہ سب اسی 'فضائی برتری' کا منہ بولتا ثبوت ہے۔کفار کو اپنی اس برتری پر فخر بھی ہے اور وہ اپنی فضائی ٹیکنالوجی کو '' دہشت گردوں'' کے خلاف کامیاب ترین ہتھیار قرار دیتے ہیں۔

بند غاروں سے آکسیجن چوس لینے والے بموں اور آگ برساتے میزائلوں کے مقابلے میں مجاہدین فی سبیل اللہ کے سوائے اللہ تعالیٰ کی رحمت، حفاظت اور تائیدِ ایزدی کے علاوہ کچھ بھی تو نہیں...... وہ رب تو غنی عن العالمین ہے...... وہ بڑے بڑے سورماؤں کو کمزوروں کے ہاتھوں رسوا کرانا چاہے تو پھر 'زمینی خداؤں' کا تمام تر کروفر دھرا کا دھرارہ جاتا ہے۔موجودہ صلیبی جنگ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی استعانت اس طرح فرمائی کہ اُنہوں نے کفر کی فضائی قوت کو بکھیر کر رکھ دیا۔اربوں ڈالر کی لاگت سے بنے جدید ترین جنگی طیارے، ہیلی کاپٹر اور ڈرونز مجاہدین کے پرانے میزائلوں اور معمولی اینٹی ایئر کرافٹ گنوں کا نشانہ بن کر زمین پر گرنے لگے۔بعض مواقع پر تو مجاہدین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت اور اُس کی مدد ایسے طریقے سے شامل حال ہوتی جس کا اندازہ اور خیال کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوتا۔صلیبی افواج کے جہاز مجاہدین کی بغیر کیسی کارروائی کے فضا میں خود بخود تباہ ہو کر نیچے آگرتے ہیں اور کبھی صلیبی فوجی قافلوں کے لیے بچھائی گئی بارودی سرنگیں صلیبی ہیلی کاپٹر کی تباہی کا سبب بنتی ہیں۔افغانستان میں گزشتہ سال کے آخری ششماہی میں کفار کی فضائی قوت کو مجاہدین نے کس طرح نابود کیا، اُس کا اجمالی تذکرہ یوں ہے:

۲ جون ۲۰۱۲ء کو صوبہ خوست میں سہرا باغ ایئر بیس پر مجاہدین کے کامیاب فدائی حملوں میں ۲ ہیلی کاپٹر تباہ ہوئے۔

۴ جون کو صوبہ ہلمند میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ہیلی کاپٹر مجاہدین کے خلاف کارروائی کے لیے فوجیوں کو لے کر آرہا تھا کہ مجاہدین نے اسے ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔اس میں سوار ۱۳۰ امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

۵ جون کو صوبہ ہلمند کے ضلع باغران میں ایک امریکی ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہوا جس میں کم ازکم ۳ فوجی ہلاک ہوئے۔

۶ جون کو غزنی صوبہ کے ضلع قرہ باغ میں مجاہدین کی کمین میں گھرنے کے بعد امریکی فوجیوں نے فوجی ہیلی کاپٹروں کو اپنی مدد کے لیے بلایا۔جن پر مجاہدین نے راکٹ لانچروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک ہیلی کاپٹر تباہ اور اس میں سوار ۵ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

۱۷ جون مجاہدین نے ایساف کا جاسوس طیارہ صوبہ پکتیا کے ضلع زرمت میں مار گرایا۔

۱۹ جون صوبہ کنڑ کے ضلع سرکان میں ایک امریکی جاسوس طیارہ مجاہدین نے ہیوی مشین گن سے نشانہ بنا کر مار گرایا۔

۲۱ جون کو صوبہ خوست کے ضلع سارا باغ میں امریکی مرکز کے اوپر محوِ پرواز ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے نشانہ باندھ کر مار گرایا۔

۲۵ جون کو صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر کے کٹہ خیل مقام پر مجاہدین نے ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

۲۸ جون کو صوبہ تخار ضلع اشکمش میں نیٹو فورسز کا کارگو ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار عملہ کے تمام افراد ہلاک ہوگئے۔

۵ جولائی کو صوبہ پکتیکا کے ضلع گومل میں مجاہدین نے امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا، اس میں سوار ۲۲ فوجی ہلاک ہوگئے۔

۶ جولائی کو صوبہ پکتیکا کے ضلع گیان میں امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا گیا۔مجاہدین نے اسے اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر تباہ کیا، اس میں سوار تمام فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۸ جولائی کو صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں مجاہدین نے جرمن ڈرون طیارہ مار گرایا۔ڈرون طیارہ شورآب گاؤں میں نچلی پرواز کر رہا تھا کہ مجاہدین نے اسے اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔

11 جنوری: صوبہ لغمان..........ضلع علی نگر..........بارودی سرنگ دھماکہ..........افغان فوجی گاڑی تباہ..........7 فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

۲۶ جولائی کوصوبہ قندوز کے مضافات میں ایک امریکی بغیر پائلٹ طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔

۲۱ جولائی کوصوبہ خوست کے صدر مقام خوست شہر میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔اس میں سوار تمام فوجی ہلاک ہو گئے۔

۲۲ جولائی کوصوبہ نورستان کے ضلع کامدیش میں مجاہدین نے افغان نیشنل آرمی کا ہیلی کاپٹر مار گرایا۔اسے ضلعی مرکز کے قریب راکٹ لانچر کا نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو گیا اور اس میں سوار ۱۸ فوجی ہلاک ہو گئے۔

۲۳ جولائی کوصوبہ قندھار کے ضلع میوند میں مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

۳۰ جولائی کوصوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں مجاہدین نے امریکی فوجی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ذرائع کے مطابق ہیلی کاپٹر کو الیاس خان قلعہ کے مقام پر راکٹ لانچر کا نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا اور اس میں سوار 7 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

۳۰ جولائی کوصوبہ زابل کے ضلع میزانی میں بھی ایک ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو گیا۔

۱۴ اگست کوصوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں مجاہدین نے امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا،جس سے ۳۳ صلیبی فوجی ہلاک ہو گئے۔

۱۶ اگست کو ایک مجاہد نے صوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں نیٹو کے ایک ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنایا۔جس سے ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا اور اُس میں موجود تمام اتحادی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

۲۳ اگست کوصوبہ زابل میں اکوزہ کے مقام پر صلیبی فوجی ہیلی کاپٹر مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگوں پر لینڈ کر گیا جس سے 24 میں سے 10 بارودی زوردار دھماکے سے پھٹ گئیں اور ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا اور اس میں موجود تمام اتحادی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

۲۸ اگست کوصوبہ لوگر کے علاقے بابوس میں مجاہدین نے حملے کے لیے آنے والا ایک امریکی چینوک ہیلی کاپٹر کو راکٹ حملے میں تباہ کر دیا۔ہیلی کاپٹر میں موجود سپیشل فورسز کے تمام اہلکار مارے گئے۔

یکم ستمبر کوصوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں امریکی بیس پر فدائی حملوں کے نتیجے میں مرکز سے اڑان بھرتا ایک ہیلی کاپٹر تباہ اور اس میں سوار کئی امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

۳ ستمبر کوصوبہ قندوز کے علاقے خان آباد میں ایک بغیر پائلٹ جاسوس طیارے کو راکٹ حملے میں تباہ کر دیا گیا۔

۴ ستمبر کوصوبہ میدان وردک کے ضلع چک میں ایک بغیر پائلٹ جاسوس طیارے کو راکٹ حملے میں تباہ کر دیا گیا۔

۵ ستمبر کوصوبہ لوگر میں مجاہدین نے اپنی کارروائیوں میں امریکی فوج کے دو ہیلی کاپٹروں کو راکٹ حملوں کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔پہلے ہیلی کاپٹر میں موجود تمام جب کہ دوسرے میں ۲۱ فوجی جہنم واصل ہوئے۔

۱۵ ستمبر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں صلیبی کفار کی گستاخیوں کا بدلہ لینے کے لیے مجاہدین نے صوبہ ہلمند میں شوراب ایئر بیس پر کامیاب فدائی کارروائی کی۔اس فدائی کارروائی کے نتیجے میں ۱۱ جیٹ طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ جب کہ ۴ جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کا جزوی نقصان پہنچا۔اس کے علاوہ جیٹ طیاروں کے ۶ ہینگرز بھی تباہ ہوئے۔

۲ اکتوبر کوصوبہ زابل کے علاقے ارغنداب میں مجاہدین نے راکٹ داغ کو صلیبیوں کا ایک چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا۔جس سے اُس میں موجود تمام صلیبی فوجی ہلاک ہو گئے۔

۱۵ اکتوبر کوصوبہ کنڑ میں مجاہدین نے ایک جاسوس طیارے کو راکٹ حملے میں مار گرایا۔

۱۹ اکتوبر کوصوبہ ہلمند کے علاقے سنگین میں مجاہدین نے ہیوی مشین گن سے نشانہ بنا کر جدید ایک ڈرون طیارے کو تباہ کر دیا۔

۱۷ اکتوبر کوصوبہ پکتیکا کے ضلع زرمت میں نیٹو فوج کے مرکز پر فدائی حملے کے نتیجے میں ۲ ہیلی کاپٹر اور ایک جاسوسی غبارہ تباہ ہوا۔

۲۱ اکتوبر کوصوبہ ہرات میں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے غیبی طاقت نے شین ڈنڈ ائیر بیس میں ایک زمین پر اترتے ہیلی کاپٹر کو زوردار طریقے سے زمین پر پٹخ دیا۔ہیلی کاپٹر سے آگ کے شعلے نکلنے لگے جس سے اس میں موجود تمام فوجی جھلس کر ہلاک ہو گئے۔

۲۵ اکتوبر کوصوبہ لوگر میں مجاہدین نے اللہ کی مدد سے ایک چینوک ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنایا مجاہدین کا فائر کیا راکٹ لگنے سے اس میں آگ لگ گئی اور وہ مکمل تباہ ہو گیا۔

۲۷ اکتوبر کوصوبہ کابل میں ضلع خاک جبار میں ایک ڈرون طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔

۲ نومبر کوصوبہ لوگر کے علاقے محمد آغہ میں ایک امریکی جاسوس طیارہ مجاہدین نے مار گرایا۔

۱۰ نومبر کوصوبہ لوگر کے ضلع برک برکی میں مجاہدین نے امریکی چینوک ہیلی کاپٹر کو مار گرایا۔ہیلی کاپٹر میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

۲۸ نومبر کوصوبہ ہرات کے پشتون زرغون کے علاقے میں امریکی جاسوس طیارہ گر کر تباہ ہو گیا جسے مجاہدین نے ہیوی مشین گن سے نشانہ بنایا تھا۔

یکم دسمبر کوصوبہ پکتیکا کے ضلع سروبی میں امریکی فوجیوں کے لیے سامان اور ہتھیار لے کر جانے والا کارگو طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔طیارے میں سوار تمام عملہ ہلاک ہو گیا۔

۳ دسمبر کوصوبہ ننگر ہار کے ضلع جلال آباد میں جلال آباد ایئر بیس پر مجاہدین کے فدائی حملوں میں ایئر بیس میں موجود ۴ ہیلی کاپٹر اور ایک طیارہ تباہ ہو گیا۔

۹ دسمبر کوصوبہ اورزگان کے ضلع چار چینہ میں کشہ شاہ جوئی کے مقام پر مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

۱۱ دسمبر صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں مجاہدین نے صلیبی فوج کا ایک طیارہ مار گرایا۔طیارہ میں سوار تمام صلیبی فوجی ہلاک ہو گئے۔

۲۰ دسمبر کوصوبہ لوگر کے ضلع برکی برک کے علاقے فیضو قلعہ میں امریکی جاسوس طیارے کو

12 جنوری:صوبہ ہلمند ....ضلع لشکر گاہ..........بارودی سرنگ دھماکہ..........افغان فوجی گاڑی تباہ..........4 فوجی ہلاک..........2 زخمی

مجاہدین نے مار گرایا۔

مجاہدین نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ ٹیکنالوجی کا مقابلہ بہتر ٹیکنالوجی سے کرنے کی دعوت دینے اور امت کو ''ترقی یافتہ'' بننے کی ترغیب دلانے والے 'اصل طاقت' کو بھلائے بیٹھے ہیں...... جب القوی اور ذوالقوۃ المتین رب کی مدد اور اُس کی رحمت اپنے بندوں کے ہمراہ ہوتی ہے تو پھر تین سو تیرہ بوریا نشین، وسائل اور تعیّشات سے بھرے ایک ہزار کے لشکر کو مات دیتے ہیں اور پیوند لگے فاقہ زدہ مجاہدین کے سامنے ''سپر طاقتوں'' کی ہر ٹیکنالوجی پانی بھرتی نظر آتی ہے۔ مومن کی اصل قوت اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اُس پر کامل توکل کرتے ہوئے اپنی جسم و جان کی صلاحیتیں اُس کے راستے میں قربان کر دینا ہے...... پھر نتیجہ ایسا نکلتا ہے کہ دنیائے کفر حیران و ششدر کھڑی رہتی ہے اور مجاہدین اسلام کے ہاتھوں اپنی ''ٹیکنالوجی کے بتوں'' کو زمین بوس ہوتا دیکھ کر بے بسی اور بوکھلاہٹ کا شکار نظر آتی ہے اور مہلک ترین اسلحہ کے انباروں کو گلے کا طوق بنائے راہ فرار اختیار کرنے پر تُلی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: میری امیدوں کی دنیا

ظلم و جارحیت کے بارے میں آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کو بڑی تحریکوں، اُن کے اہداف، اور سرگرمیوں کے بارے میں بھی آگاہ ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر یمن میں شمال کی جانب حوثی شیعہ ہیں جو یمنی اور سعودی حکومتوں سے لڑ رہے ہیں، جنوب میں حیراک (کمیونسٹ فرقہ) یمنی حکومت سے لڑ رہا ہے۔ شکوک و شبہات سے بچنے کے لیے آپ کو (مقامی) لوگوں کے طرزِ فکر سے بھی آگاہ ہونا چاہیے۔ اگر آپ اُس ملک کی میڈیا رپورٹس پر نظر رکھیں تو یہ سب معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔

اذکار کی اہمیت:

جہاد میں آنے سے پہلے میں اذکار کی اہمیت جانتا تھا مگر مجھے اِس کے فوائد کا تجربہ نہیں تھا۔ جب میں مجاہدین سے پہلے دِن ملا، طلوع آفتاب سے قبل، تو ایک مجاہد نے مجھے اذکار پڑھنے کے لیے کہا۔ اُس نے مزید وضاحت کی کہ سعودیہ کی مرتد حکومت کے پاس ایسے لوگ ہیں جو بُرے جِنات سے کام لے کر مجاہدین کی جاسوسی کرتے ہیں اور اُن کے مقامات کی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوئی اور میں اِس بات پر یقین نہ کر سکا۔ بعد ازاں اور مجاہدین بشمول بعض شیوخ نے بھی اِس بات کی تصدیق کی جن کا کہنا تھا کہ یہی کام یمن کے مرتدین بھی کرتے ہیں۔ وہ مجاہدین سے لڑنے کے لیے سحر (جادو) کا استعمال کرتے ہیں۔ تاہم اللہ کے فضل سے بہت سے اچھے جِن بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اَمر سے مجاہدین کی حفاظت کرتے ہیں اور ہمارا دفاع کرتے ہیں۔ یہ غیب کی دنیا ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ چنانچہ یہ لازم ہے کہ آپ صبح و شام کے اذکار یاد کرنے شروع کر دیں اور روزانہ ان کا ورد کرنے کی عادت بنالیں اور اپنے آپ کو ایک دن بھی ناغہ کرنے کا کوئی بہانہ نہ بنانے دیں۔ آپ کو ایسا اپنے آپ کو شیطان اور اُن بُرے جِنات سے بچانے کے لیے کرنا ہے جو شیاطینِ انس کے لیے کام کرتے ہیں۔

یہاں ''امیدوں کی دنیا'' اور ہر وہ چیز جس کی جہاد پر ہوتے ہوئے آپ کو امید ہونی چاہیے کے بارے میں اپنے حالِ دل کا بیان ختم کرتا ہوں خلاصہ معلومات کا اختتام ہوتا ہے۔ ممکن ہے کچھ چیزیں دانستہ یا نادانستہ طور پر رہ گئی ہوں؛ جو چیزیں دانستہ طور پر رہ گئی ہیں وہ اس لیے ہیں کہ ہم اپنے دشمن کو یہ جان کاری نہیں دینا چاہتے کہ ہم کیا کرتے ہیں۔ میں نے اِس میں سے کچھ بھی اِس لیے نہیں لکھا کہ اپنے قارئین کو خوفزدہ کروں یا اُنہیں زیادہ سوچنے پر مجبور کر دوں بلکہ میں اُنہیں حقائق کے لیے تیار کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ جہاد کو چھوڑنے کے کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کریں جب کہ اللہ نے اُنہیں یہ موقع عنایت فرمایا ہے۔ مزید برآں، اب جب کہ آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ کیا 'امیدیں' رکھنی ہیں، آپ مغرب میں جہاد کرنے سے اِن کا موازنہ کر سکتے ہیں، فوائد اور نقصانات کا تجزیہ کر کے اپنا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

12 جنوری: صوبہ ہرات............ضلع گزرہ............مجاہدین کی فائرنگ............صوبائی میئر عبدالرحمان سائیشانی ہلاک

دو عالی مرتبت شخصیات کے سانحۂ ارتحال پر امارت اسلامیہ افغانستان کے تعزیتی پیغامات

عظیم مبلغ، جید عالم دین جناب مولانا محمد امیر بجلی گھر صاحب کے وفات کی بابت تعزیتی پیغام

الم ناک اطلاع ملی ہے کہ خیبر پشتونخوا کے عظیم مبلغ، داعی اسلام اور معروف عالم دین حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر پشاور میں شدید علالت کے بعد انتقال فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مولانا بجلی گھر صاحب معروف دینی و مذہبی عالم اور معروف ترین شخصیت تھے۔ آپ اسلامی ممالک میں عظیم مبلغ اور داعی اسلام کے حیثیت سے مقبول ترین شخصیت تھے۔ ان کے خطاب کے پرمسرت، خوش گوار اور دردمند لہجے کے پاکستان، افغانستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں کثیر تعداد میں مداح تھے۔ مرحوم نے ہمیشہ منبر و محراب سے اپنی جرات مندانہ تقاریر اور بیانات کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کا مضبوط دفاع کیا، جہاں بھی مظلوم مسلمانوں پر ظلم ہوا، آپ نے نہایت جرات سے اس کے خلاف آواز بلند کی۔

افغانستان پر روسی جارحیت کے دوران میں مولانا صاحبؒ نے جہاد اور مجاہدین کی پوری یک سوئی سے حمایت کی۔ اسی طرح افغانستان پر موجودہ صلیبی حملے کے خلاف بھی آپ اپنی تقاریر اور بیانات میں کھل کر اظہار کرتے اور مجاہدین کی نصرت وحمایت پر مسلمانوں کو ابھارتے۔ امارت اسلامیہ افغانستان آپ وفات کو علمی اور دعوتی حلقہ جات میں ناقابل تلافی خلا تصور کرتی ہے، مرحوم کے خاندان، شاگردوں اور تمام احباب و متعلقین کو دل کی گہرائیوں سے تعزیت پیش کرتی ہے اور ان کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہے اور اللہ تعالی کے دربار سے مرحوم کے لیے جنت میں عظیم مقام اور خاندان کو صبر جمیل اور اجر عظیم کی دعا کرتی ہے۔

ترجمان امارت اسلامیہ افغانستان

۲۰ صفر المظفر ۱۴۳۴ ہجری بمطابق ۲ جنوری ۲۰۱۳ء

سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمد کی وفات کی بابت امارت اسلامیہ کا تعزیتی پیغام

سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمد اتوار کے روز ۶ جنوری کو اس فانی دنیا کو خیر باد کہہ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ......امارت اسلامیہ آپ کے خاندان، جماعتی اراکین اور پاکستانی مسلم ملت کو دل کی گہرائیوں سے اپنی ہمدردی اور تعزیت پیش کرتی ہے۔

قاضی صاحب مرحوم نے سوویت یونین کے خلاف جہاد کے دوران میں افغانستان کے مسلمانوں کے ساتھ آزادی اور خودمختاری کی مزاحمت میں ناقابل فراموش تعاون، نصرت اور مدد کی تھی، آپ کا یہ کردار افغان مسلمانوں کی نظر میں قابل رشک ہے۔ ہم قاضی صاحب کے ان کوششوں کو بھی فراموش نہیں کر سکتے، جو افغانستان میں تنظیمی جنگوں کے دوران میں امن واستحکام کی خاطر انہوں نے انجام دی تھیں۔

قاضی صاحب نے افغانستان پر امریکی قیادت میں موجودہ جارحیت کی بھی پرزور مذمت کی تھی اور واضح طور پر علاقے میں مغربی طاقتوں کی موجودگی کی مخالفت کی۔ امارت اسلامیہ آپ کے اس بہادری، عالی ہمتی اور مردانگی پر مبنی اقدام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ آپ طویل عرصے سے عارضۂ قلب میں مبتلا تھے، جس کی وجہ سے ان کے سماجی سرگرمیاں نسبتاً کمزور پڑ گئی تھی۔

ہم اللہ تعالی سے ان کے لیے بہترین اجر اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں، اللہ تبارک وتعالی ان کی خدمات اور تگ ودو کو جو انہوں نے اپنی زندگی میں اسلام اور مسلم امہ کی سربلندی کے لیے کی تھی، قبول فرمائیں اور ان کے بدلے میں اللہ تعالی انہیں جنت الفردوس عطا فرمائیں۔ آمین

ترجمان امارت اسلامیہ افغانستان

۲۴ صفر المظفر ۱۴۳۴ ہجری بمطابق ۷ جنوری ۲۰۱۳ء

☆☆☆☆☆

12 جنوری: صوبہ ہلمند............مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ............4 ٹرک تباہ

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

16دسمبر

☆صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام میں مجاہدین نے افغان فوجی قافلے کو گھیرے میں لے لیا۔اس لڑائی میں درجنوں افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

17دسمبر

☆ کابل کے وسط میں امریکی فوج کی کنٹریکٹ کمپنی کے مرکز پر فدائی حملہ کیا گیا۔اس کمپنی میں 300 سے زائد امریکی فوجی اوران کے تحت کام کرنے والے لوگ موجود تھے۔فدائی مجاہدین نے 2500 پاونڈ بارود سے بھری گاڑی عمارت سے ٹکرا دی جس کے نتیجے میں 150 کے قریب غیرملکی اور مقامی ورکر ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ کابل کے کابل شہر میں امریکی مرکز پر فدائی حملہ کیا گیا۔شہیدی مجاہد نے اپنی بارود سے بھری گاڑی امریکی مرکز سے جاٹکرائی۔اس حملے میں 10 سے زائد امریکی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

18دسمبر

☆صوبہ کنڑ کے ضلع مارا ورا میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک کمانڈر سمیت 6 افعان فوجی ہلاک ہو گئے۔

19دسمبر

☆صوبہ قندہار کے ضلع سپین بولدک کے علاقے شیر وو بو میں مجاہدین نے ایک پولیس چوکی پر حملہ کیا۔اس حملے میں ایک چوکی کمانڈر سمیت 9 پولیس اہل کار ہلاک اور 4 زخمی ہو گئے۔

20دسمبر

☆صوبہ کنڑ کے ضلع مرورہ میں مجاہدین کی افعان اور امریکی فوج سے جھڑپ ہوئی۔جس کے نتیجے میں 4 امریکیوں اور 6 افعان مرتدین کو ہلاک کر دیا جب کہ درجنوں اس لڑائی میں زخمی ہو گئے۔

21دسمبر

☆صوبہ لوگر کے ضلع برک برکی میں امریکی جاسوس طیارے کو مجاہدین نے مار گرایا۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع علی نگر میں سڑک کنارے نصب ایک بم کے پھٹنے سے اتحادی فوج کا ایک ٹینک تباہ ہو گیا۔جس سے اس ٹینک میں سوار 4 کفار ہلاک اور باقی شدید زخمی ہو گئے۔

22دسمبر

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں مجاہدین اور صلیبی اتحادی فوج کے درمیان طویل جھڑپیں ہوئیں۔ان جھڑپوں میں 40 افعان فوجی اہل کار، 4 پولیس اہل کار اور 4 صلیبی فوجی مارے گئے۔جب کہ 35 سے زائد اتحادی اور افعان فوجی زخمی ہیں۔

☆صوبہ فراہ میں مجاہدین نے ایک ٹینک اور ایک فوجی گاڑی کو سڑک کنارے نصب بم سے نشانہ بنایا۔جس سے ٹینک اور گاڑی مکمل تباہ ہو گئے۔اس حملے میں 4 اتحادی اور 6 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

23دسمبر

☆صوبہ ننگرہار کے چپرہار ضلع میں مجاہدین صلیبی فوجی قافلے کو راکٹوں اور بارودی سرنگوں سے نشانہ بنایا گیا جس سے 2 امریکی ٹینک تباہ کر ہوئے اوران میں موجود 6 غاصب فوجی ہلاک ہو گئے جب کہ متعدد زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع گیرو میں مجاہدین اور امریکی فوج کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔اس لڑائی میں مجاہدین نے 6 امریکی فوجی ہلاک اور 4 کو شدید زخمی کر دیا۔

24دسمبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نہر سراج میں مجاہدین اور اتحادی فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئی۔مجاہدین نے اپنے حملوں میں ایک ٹینک کو بھی بارودی سرنگ سے تباہ کر دیا گیا اور اس میں موجود فوجی بھی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

☆ کابل میں ایک 40 سالہ ایک خاتون پولیس اہل کار نے ایک امریکی اہل کار کو فائرنگ کر کے مار دیا۔

☆صوبہ جوزجان کے ضلع فیض آباد ایک مجاہد نے چوکی کے اندر بیٹھے 4 افغان فوجیوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

25دسمبر

☆صوبہ قندہار کے ضلع خاک ریز میں مجاہدین نے ایک پولیس چوکی کو نشانہ بنایا۔جس سے اس چوکی میں موجود 6 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے،

☆صوبہ لوگر میں مجاہدین اور امریکیوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔جب ایک امریکی گشتی پارٹی مجاہدین کے نرغے میں آ گئی اس لڑائی میں 6 امریکی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

26دسمبر

☆صوبہ خوست میں ایک شہیدی مجاہد خوست کی سب سے بڑی ائیر بیس پر حملہ کرتے ہوئے تقریباً 100 سے زائد نیٹو اہل کاروں اوران کے کٹھ پتلیوں کو ہلاک کر دیا جب کہ

درجنوں کو زخمی کر دیا فدائی مجاہدین نے ائیر بیس کے مین گیٹ سے اپنی بارود سے بھری گاڑی لا کر ٹکرا دی۔ جس وقت یہ حملہ ہوا اس وقت ایک بڑی تعداد میں امریکی، نیٹو اور افغان فوجی ائیر بیس میں داخلے کے لیے گیٹ پر موجود تھے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برک برکی میں نیٹو فوج کا ایک ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا جس سے اس میں سوار 4 جارح ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ فاریاب کے ضلع غور ماچ میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ جس کے نتیجے میں 10 فوجی ہلاک ہوئے جب کہ 1 فوجی زندہ گرفتار کر لیا گیا۔ ایک گاڑی بھی حملے میں مکمل تباہ ہوگئی۔

27 دسمبر

☆صوبہ کنڑ میں چھاپہ درہ کے علاقے میں مجاہدین نے افغان فوج کو ایک جھڑپ میں بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ مجاہدین نے راکٹوں اور فائرنگ سے دشمن کی تین گاڑیاں تباہ کر دی اور 7 اہل کاروں کو جہنم واصل کیا۔

☆صوبہ ننگر ہار میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کے لیے آنے والے امریکی ہیلی کاپٹروں کی فائرنگ سے اُن کے اپنے 15 افغان اتحادی اور پولیس اہل کار ہلاک ہو گئے۔

28 دسمبر

☆صوبہ ننگر ہار مجاہدین اور اتحادی فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ جن کے نتیجے میں 8 نیٹو فوجی اور 7 افغان اہل کار ہلاک جب کہ کئی زخمی ہو گئے۔

29 دسمبر

☆صوبہ دائی کنڈی میں ضلع گیزاب میں نیٹو کے ایک سپلائی قافلے پر زبردست حملہ کیا گیا۔ جس میں دو ٹرک مکمل تباہ ہو گئے جب کہ تین کو نقصان پہنچا۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں ایک ایساف ٹینک مکمل تباہ ہو گیا اور ٹینک میں سوار 4 امریکی ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے

☆صوبہ ہلمند کے ضلع مرجاہ میں مجاہدین نے افغان فوجیوں پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 افغان فوجی ہلاک 2 شدید زخمی ہو گئے۔

30 دسمبر

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع برمل میں مجاہدین نے افغانی کٹھ پتلی فوج کی ایک گشتی پارٹی پر بارودی سرنگ سے حملہ کیا۔ اس حملے میں 8 مرتدین ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع واشیر میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ میں افغان پولیس کے 6 اہل کار ہلاک ہوئے۔

31 دسمبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں افغان فوج کی دو گاڑیاں مجاہدین کی لگائی کمین میں کی زد میں آ گئیں۔ اس حملے میں دونوں گاڑیوں کو تباہ کر دیا گیا اور ان میں سوار 3 فوجی ہلاک اور 3 شدید زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں مجاہدین نے کمین لگا کر نیٹو سپلائی کے ایک قافلے پر حملہ کیا۔ حملے میں جانی نقصان کے بارے درست اندازہ نہیں لگایا جا سکا البتہ دو گاڑیوں کو غنیمت کر لیا گیا۔

یکم جنوری

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع زرمت میں افغان فوجی جو امریکی مرکز میں محافظ کے طور پر تعینات تھا' نے فوجی مرکز میں فائرنگ کر کے 4 امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ امریکی فوج کی جوابی فائرنگ میں یہ مجاہد بھی شہید ہو گیا۔

☆صوبہ ننگر ہار میں جلال آباد شہر کے قریب مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر ایک بڑا حملہ کیا۔ اس حملے 11 آئل ٹینکروں کو جلا دیا۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع علیشنگ میں مجاہدین نے اتحادیوں کے ساتھ ایک جھڑپ میں 6 اتحادی غنڈوں کو ہلاک اور زخمی کر دیا۔

2 جنوری

☆صوبہ لغمان کے ضلع علیشنگ میں مجاہدین نے افغان فوجی قافلے پر بھرپور حملہ کیا۔ کئی گھنٹے جاری رہنے والی لڑائی میں 17 افغان فوجی ہلاک اور 13 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوائے برک زئی میں افغان فوج اور پولیس نے مجاہدین کے خلاف ایک مشترکہ آپریشن شروع کیا۔ جوابی کارروائی میں مجاہدین نے بارودی سرنگوں کا استعمال کیا جن کی زد میں آ کر 2 ٹینک اور ایک گاڑی تباہ ہو گئی۔ جس سے 8 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

4 جنوری

☆ صوبہ کنڑ کے ضلع دنگام میں مجاہدین نے ضلعی مرکز کو میزائلوں سے نشانہ بنایا۔ میزائیل مرکز کی عمارت پر ٹھیک نشانہ پر لگے اور مرکز کے ایک حصہ کو مکمل تباہ کر دیا۔ جس سے 6 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ قندہار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں ایک افغان فوجی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی اور اس میں سوار 8 فوجی ہلاک جب کہ 3 زخمی ہو گئے۔

5 جنوری

☆صوبہ قندھار کے صدر مقام قندھار شہر میں ایئر بیس پر مجاہدین نے 4 میزائل داغے۔ یہ میزائیل ٹھیک نشانے پر لگے جن سے ایک لانچینگ پیڈ اور رہائشی کوارٹروں کو شدید نقصان پہنچا۔ دشمن کے جانی نقصان کے بارے میں درست معلومات نہیں مل سکیں۔

☆ صوبہ ہرات کے ضلع شین ڈنڈ میں مجاہدین نے صلیبیوں کے پیدل فوجی دستے پر حملہ

کیا،اس حملے میں 3 صلیبی فوجی ہلاک ہو گئے۔

6 جنوری

☆صوبہ قندہار کے صدر مقام قندھار شہر میں صوبائی کونسل کی عمارت پر دو فدائی مجاہدین نے استشہادی عملیہ کیا۔اس کارروائی کے وقت صوبائی کونسل کا اجلاس جاری تھا۔فدائی کارروائی کے نتیجے میں 13 افراد ہلاک اور 17 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار میں قندھار ایئربیس کے قریب 4 بارودی سرنگ دھماکوں میں 15 اتحادی اور افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

7 جنوری

☆صوبہ خوست کے ضلع صابری میں مجاہدین نے امریکی فوجیوں کے پیدل دستے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 3 امریکی فوجی ہلاک اور 3 شدید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ بغلان کے ضلع نہجان میں نیٹو سپلائی قافلے کو نشانہ بنایا گیا۔جس سے سامان بھرے 2 ٹرالر تباہ ہو گئے۔

8 جنوری

☆صوبہ کنڑ کے صدر مقام اسد آباد میں مجاہدین اور صلیبی اتحادی فوجیوں کے مابین شدید جھڑپیں ہوئیں۔ان جھڑپوں میں 4 امریکی اور 6 افغان فوجی مارے گئے جب کہ 4 فوجی زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں افغان فوجی نے صلیبی چیک پوسٹ میں گھس کر شدید فائرنگ کی،جس کے نتیجے میں 8 صلیبی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

9 جنوری

☆صوبہ کنڑ کے ضلع اسمار میں مجاہدین نے اتحادی فوج کے مرکز پر مارٹر گولے داغے،جس سے مرکز کی عمارت کا ایک حصہ تباہ ہو گیا اور 3 صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں مجاہدین اور افغان پولیس کے مابین جھڑپ ہوئی۔اس جھڑپ میں 3 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔دشمن بھاری مقدار میں اسلحہ بھی چھوڑ گیا جسے مجاہدین نے غنیمت کیا۔

10 جنوری

☆صوبہ ننگرہار میں کے ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے ایک اتحادی فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا،جس کے نتیجے میں 4 صلیبی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔اس حملے میں صلیبی فوجیوں کی ایک گاڑی بھی تباہ کر دی گئی۔

☆صوبہ ننگرہار میں مجاہدین نے گھات لگا کر صلیبی فوجیوں پر حملہ کیا۔لڑائی میں 3 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔

11 جنوری

☆صوبہ لغمان کے ضلع علی نگر میں مجاہدین نے افغان کٹھ پتلی فوج کی ایک گاڑی کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا۔جس سے گاڑی مکمل تباہ ہو گئی۔اور اس میں سوار 7 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

12 جنوری

☆صوبہ ہلمند کے ضلع لشکر گاہ میں ایک افغان فوجی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی۔جس میں سوار 4 فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع گزرہ میں صوبائی مئیر عبدالرحمان سائیشانی کو مجاہدین نے دفتر سے اپنے گھر جاتے ہوئے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 4 ٹرک تباہ کر دیے۔

13 جنوری

☆صوبہ فراہ کے ضلع بکوا میں مجاہدین نے نیٹو فوجی وسپلائی قافلے پر بڑا حملہ کیا۔دشمن کے جانی نقصان کی درست اطلاع نہیں مل سکی۔

☆صوبہ زابل کے ضلع ارغان آباد میں ترانہ چیک پوسٹ پر مجاہدین نے زوردار حملہ کیا۔اس حملے میں 6 مرتدین ہلاک ہوئے۔

14 جنوری

☆صوبہ نورستان میں مجاہدین اور مقامی پولیس اور فوج میں شدید لڑائی ہوئی۔کئی گھنٹے طویل ان جھڑپوں میں 5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع ماراورا میں مجاہدین نے چیک پوسٹ پر حملہ کر دیا۔اس حملے میں چیک پوسٹ تباہ اور 3 فوجی جہنم واصل ہو گئے۔

15 جنوری

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع مومند درہ میں مجاہدین نے ایک فوجی قافلے پر بڑا حملہ کیا۔اس حملے میں ایک گاڑی کو بارودی سرنگ سے بھی تباہ کیا گیا۔اس حملے میں 5 فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ لغمان میں علی نگر ضلع میں ایک فوجی ٹینک کو بارودی سرنگ کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔جس سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار 2 فوجی ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۲ستمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل حلیم زئی کے علاقے سامی خیل میں بارودی سرنگ دھماکہ ہوا، سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۳دسمبر: پشاور کے علاقے ڈھکی نعل بندی میں اے این پی کے سینئر صوبائی وزیر بشیر بلور پر فدائی حملہ کیا گیا۔جس کے نتیجے میں بشیر بلور، اُس کا پرسنل سیکرٹری نور محمد، ایس ایچ او عبدالستار خان اور اے این پی کا مقامی رہنما شاہ جہان درانی ہلاک ہوگئے۔

۲۵دسمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں فورسز کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا، سیکورٹی ذرائع نے ۲ ایف سی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۷دسمبر: ایف آر پشاور میں فورسز کی چیک پوسٹوں پر مجاہدین نے راکٹ حملے کیے۔ سرکاری ذرائع نے ۴ لیویز اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۷دسمبر: ایف آر پشاور میں جانی خاورہ، زرکہ اور زخئی میں سیکورٹی چیک پوسٹوں پر مجاہدین نے حملے کیے اور لیویز کے ۳۳اہل کاروں کو گرفتار کرلیا۔

۳۰دسمبر: ایف آر پشاور سے مجاہدین کی طرف سے گرفتار کیے گئے ۲۳لیویز اہل کاروں کو قتل کردیا گیا۔

۳۰دسمبر: شمالی وزیرستان میں میران شاہ دتہ خیل روڈ پر سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا۔سیکورٹی ذرائع نے ۲ فوجیوں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

یکم جنوری ۲۰۱۳ء: شمالی وزیرستان کے علاقے ٹول خیل میں سڑک کنارے نصب بم دھماکہ ہوا۔سیکورٹی ذرائع نے ۴ فوجیوں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۷جنوری: مہمند ایجنسی کی تحصیل خوبزئی کے علاقہ مارغانو جالہ میں فورسز کی پوسٹ کے قریب بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۲ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۷جنوری: لکی مروت کے علاقہ برخی کورونہ میں مجاہدین سے مقابلہ میں انسپکٹر اسماعیل ہلاک اور ایک پولیس اہل کار شدید زخمی ہوگیا۔

۸جنوری: خیبر ایجنسی میں لنڈی کوتل کے مقام پر بم دھماکہ ہوا۔سرکاری ذرائع نے امن لشکر کے ایک اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۹جنوری: پشاور میں پیپلز پارٹی کرم ایجنسی کے صدر ڈاکٹر ریاض حسین کو فائرنگ کر کے قتل کردیا گیا۔

۱۲جنوری: چارسدہ کے علاقے شہید قلعے میں اے این پی کے سابق صوبائی وزیر بشیر خان عمرزئی کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا، جس بشیر خان، سابق تحصیل ناظم ظفر اللہ خان اور تین پولیس اہل کاروں سمیت اے این پی کے ۱۴افراد زخمی ہوئے۔

۱۳جنوری: شمالی وزیرستان میں میران شاہ رزمک روڈ پر سیکورٹی فورسز کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم سے نشانہ بنایا گیا، سرکاری ذرائع نے ۱۷ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۳جنوری: چارسدہ کی تحصیل شب قدر میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر حملہ کیا گیا، سرکاری ذرائع نے ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۴جنوری: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں سیکورٹی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا، سرکاری ذرائع نے ۹ ایف سی اہل کاروں اور ۷ خاصہ دار اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۵جنوری: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں مجاہدین اور سیکورٹی اہل کاروں کے مابین جھڑپ ہوئی۔سرکاری ذرائع نے سیکورٹی فورسز کے ۸ اہل کاروں کے ہلاک اور ۲۶ کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

....

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۸دسمبر ۲۰۱۲ء: شمالی وزیرستان میں شوال کے علاقے مانا گربت میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گھر پر ۸ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۵افراد شہید اور ۲ شدید زخمی ہوگئے۔

۲جنوری: جنوبی وزیرستان میں انگور اڈہ کے علاقے میں امریکی ڈرون طیاروں نے ایک گھر پر ۴ میزائل داغے، جس سے گھر میں موجود ۵ افراد شہید اور متعدد شدید زخمی ہوگئے۔

(بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

13جنوری: صوبہ زابل.........ضلع ارغون آباد.........فوجی چیک پوسٹ پر مجاہدین کا حملہ.........6افغان فوجی ہلاک

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

ڈرون حملوں پر پاکستانی حکومت اب احتجاج نہیں کرتی: امریکی اخبار

امریکی اخبار ''واشنگٹن پوسٹ'' نے لکھا ہے کہ'' حالیہ ڈرون حملوں میں تیزی پر اب پاکستانی حکومت عوامی سطح پر احتجاج نہیں کرتی۔ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں ڈرون حملوں میں تیزی کا مقصد افغان حکومت کے مخالفین کو کمزور کرنا ہے، اس کے ساتھ القاعدہ سمیت دیگر گروپوں پر واضح کرنا ہے کہ امریکہ ۲۰۱۴ء میں افغانستان سے انخلا کے بعد بھی ان کے لیے خطرہ رہے گا''۔

دوسوسے زائد لیویز اہل کاروں نے ڈیوٹی دینے سے انکار کردیا

پشاور سے ملحقہ نیم قبائلی علاقے میں تعینات دوسو سے زائد لیویز اہل کاروں نے ڈیوٹیاں دینے سے انکار کردیا ہے اوران علاقوں میں لیویز کی چیک پوسٹیں کئی ہفتوں سے خالی پڑی ہیں۔ ایف آر پشاور سے ۲۷ دسمبر کو ۲۲ لیویز اہل کاروں کے قتل کے بعد دوسرے لیویز اہل کار خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔ ان اہل کاروں کا کہنا ہے کہ ہمارے پاس جدید اسلحہ ہے نہ ہی ہمیں مناسب تربیت فراہم کی گئی ہے۔ جب کہ ہماری چوکیاں بھی غیر محفوظ ہیں۔

امریکہ نے پاکستان کو ٦٨ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر جاری کردیے

امریکہ کی جانب سے پاکستان کو' کولیشن سپورٹ فنڈ' کی مد میں ٦٨ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر جاری کردیے گئے۔ پاکستانی وزیر مملکت برائے خزانہ سلیم مانڈی والا نے کہا کہ ''پاکستان کو یہ رقم'' دہشت گردی کے خلاف جنگ'' میں ہونے والے اخراجات کی مد میں ادا کی گئی ہے۔ پاکستان نے سی ایس ایف کی مد میں امریکی حکومت سے اڑھائی ارب ڈالر کا مطالبہ کیا تھا جس میں سے ایک ارب بیس کروڑ ڈالر کی پہلی قسط گزشتہ سال اگست میں جاری کردی گئی تھی ، اس کے بعد اب ٦٨ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کی دوسری قسط ادا کی گئی ہے۔ اب 'کولیشن سپورٹ فنڈ' کے ساٹھ کروڑ ڈالر امریکہ کے ذمے ہیں''۔

امریکہ کو طورخم اورچمن بارڈر سے فوجی سامان لے جانے کی اجازت

حکومت پاکستان نے امریکہ کو چمن اور طورخم بارڈر کے راستے امریکی فوجی ساز وسامان افغانستان لے جانے کی اجازت دے دی ہے۔ ترمیم شدہ کسٹمز جنرل آرڈر ۲۰۱۲ء کے مطابق ''امریکہ کو طورخم اور چمن بارڈر سے افغانستان اسلحہ لے جانے کی اجازت ہوگی تاہم خطرناک، نقصان دہ اور کیمیائی ہتھیار لے جانے کی اجازت نہیں ہوگی''۔ یاد رہے کہ فوجی ساز وسامان کی ترسیل پر وہ تمام شرائط لاگو ہوں گی جو نیٹو سپلائی پر لاگو ہیں۔ یعنی یہ تمام سامان پاکستان سے بلامعاوضہ جائے گا اور پاکستانی حدود کے اندر اس کی حفاظت کی ذمہ داری پاکستانی سیکورٹی اداروں کے سپرد ہوگی۔

لاپتہ افراد کی واپسی کے لیے رینجرز افسران رشوت لیتے ہیں

لاپتہ افراد کی واپسی کے عوض رشوت وصول کرنے والے رینجرز افسران کے خلاف ورثا عدالتوں میں پہنچ گئے۔ یکم اگست ۲۰۱۰ء کو کراچی میں پرانی سبزی منڈی کے قریب سے لاپتہ ہونے لیاری کے تین معروف ٹرانسپورٹرز اور سنٹرل جیل کے ایک ہیڈ کانسٹیبل کے ورثا سے رینجرز کے انسپکٹر شیر افسر نے ۵ لاکھ میں سودا کرکے ایک لاکھ وصول کیے۔ لاپتہ افراد کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ انہیں مغویوں کی بازیابی کے لیے بلیک میل کرنے اور رقم وصول کرنے میں ایک افسر کے علاوہ دیگر افسران بھی ملوث تھے مگر ان کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کے گھر والوں کو ۳ سال گزر جانے کے باوجود لاپتہ افراد کا کوئی سراغ ملا ہے۔

الطاف حسین کا سپاہی بن کر خلافت راشدہ کے لیے جدوجہد کروں گا: طاہر اشرفی

پاکستان'' علما'' کونسل کے چیئر مین طاہر اشرفی نے کہا ہے کہ وہ اور ایم کیو ایم خلافت راشدہ کے عادلانہ اور منصفانہ نظام کے لیے مشترکہ جدوجہد کریں گے۔ نائن زیرو پر متحدہ رہ نماؤں سے ملاقات کے بعد گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ'' ایم کیو ایم سے قربتیں مزید پروان چڑھیں گے۔ الطاف حسین نے سائیکل اور ریڑھی والوں کو پارلیمنٹ میں بھیج کر خلافت راشدہ کے نفاذ کی بات کی ہے۔ ہم ان کے سپاہی بن کر اس جدوجہد میں ان کے ساتھ ہیں۔ قدرت نے الطاف حسین کو سیاسی بصیرت کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی نوازا''۔

لاہور میں ۵ ہزار جوئے اورقحبہ خانے،پولیس سرپرست بن گئی

لاہور میں اس وقت ۳ ہزار سے زائد جوا خانے اور ۲ ہزار سے زائد قحبہ خانے موجود ہیں جو پولیس کے زیر سایہ اپنا مکروہ دھندا جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جب کہ لاہور بھر کے مختلف تھانوں میں قحبہ خانوں کے خلاف صرف ساڑھے چار سو مقدمات درج ہوئے۔

15 جنوری: صوبہ ننگرہار............ضلع مومند درہ............مجاہدین کا ایک فوجی قافلے پر حملہ............ایک گاڑی بارودی سرنگ سے تباہ............5 فوجی ہلاک............5 زخمی

یمن میں امریکی سفیر کے قتل پر ۳ کلو سونا انعام دینے کااعلان

جماعۃ القاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب نے یمن میں تعینات امریکی سفیر کے قتل پر ۳ کلوسونا انعام میں دینے کا اعلان کیاہے۔جب کہ الملاحم میڈیا کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس شخص کو ۵۰ لاکھ یمنی ریال دیے جائیں گے جو یمن میں موجود کسی امریکی فوجی کو مارے گا۔

امریکہ میں غریبوں کی تعداد میں ٦٠ فی صد اضافہ

امریکی محکمہ مردم شماری کے مطابق ملک میں غریبوں کی تعداد میں ٦٠ فی صد تک کا ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔امریکہ میں غریبوں کی تعداد ٦ ۴ ملین تک پہنچ گئی ہے، زیادہ تر افراد حکومت کی جانب سے دی جانے والی امداد سے گزر بسر کررہے ہیں۔امریکی حکومت کی جانب سے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق بے گھر افراد کی تعداد ٦ لاکھ سے زیادہ ہوگئی ہے جب کہ اس میں روز بروز اضافہ بھی ہورہا ہے۔

لندن میں بے گھروں کی تعداد ۴۳ فی صد بڑھ گئی

برطانیہ میں معاشی بحران شدت اختیار کر گیا ہے۔ ۲۰۱۲ء میں فٹ پاتھوں پر مقیم بے گھروں کی تعداد ۴۳ فی صد بڑھ گئی ہے۔بیش تر کے لیے ذاتی گھر کا تصور ہی محال ہے جب کہ کرائے پر رہائش بھی پہنچ سے باہر ہوگئی ہے۔الجزیرہ ٹی وی کے مطابق بیش تر بے گھر افراد فٹ پاتھوں، ریلوے اسٹیشنوں، پارکوں اور متروک عمارتوں میں رہتے ہیں۔مہنگائی و بے روزگاری کی وجہ سے پہلی بار لندن کے مکین باسی کھانے کے لیے خیراتی اداروں کا رخ کرنے لگے ہیں۔یورپ میں جاری سردی کی شدید لہر کی وجہ سے روزانہ فٹ پاتھ پر رہنے والے کئی افراد مر رہے ہیں۔

امریکہ میں یومیہ ایک سو افرادخودکشی کرنے لگے

امریکی ماہرین نفسیات کی ایک تازہ تحقیقی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ امریکہ میں ہر سال خودکشیوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔اوسطاً روزانہ ایک سو افراد خودکشی کرتے ہیں۔ ۲۰۱۲ء میں چھالیس ہزار امریکیوں نے اپنے ہاتھوں زندگی کا خاتمہ کیا لیکن یہ پہلی بار ہے کہ خودکشی کرنے والے افراد میں زیادہ تعداد نوجوانوں کی ہے۔الجزیرہ کے مطابق ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکہ میں ہر ۸ میں سے ایک نوجوان اپنی زندگی کا خاتمہ چاہتا ہے۔گزشتہ سال خودکشی کرنے والوں میں ۱۰ بچے بھی شامل تھے اور ٦ ہزار ۵ سو نابالغ لڑکوں نے خودکشی کی کوشش کی جسے ناکام بنایا گیا۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ۱۰ سے ۲۴ سال کے ۱۲ فی صد افراد خودکشی کرنے کا سوچتے ہیں اور ۴ فی صد ہر وقت خودکشی کے لیے مناسب موقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔

امریکہ :ہر ۸۰ منٹ میں جنگ سے واپس آنے والا ایک فوجی خود کشی کرنے لگا

امریکی اخبار ''نیویارک ٹائمز'' نے پینٹا گون کے حوالے سے اپنی ایک رپوٹ میں کہا ہے کہ امریکہ میں ہر ۸۰ منٹ میں جنگ سے واپس آنے والا ایک فوجی خودکشی کر لیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

۳ جنوری: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں امریکی ڈرون طیارے نے ایک گاڑی پر ۳ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید ہوئے۔

۳ جنوری: جنوبی وزیرستان میں انگوراڈہ کے علاقہ سراکنڈہ میں طالبان رہ نما ملا نذیر رحمہ اللہ کی گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۲ میزائل داغے گئے۔اس حملے کے نتیجے میں ملا نذیر رحمہ اللہ دیگر ۸ مجاہدین کے ہمراہ شہادت کے مرتبہ سے سرفراز ہوئے۔

۳ جنوری: شمالی وزیرستان کے علاقے مبارک شئی میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گاڑی پر ۴ میزائل داغے۔جس کے نتیجے میں گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور ۱۳ افراد شہید ہوئے۔

٦ جنوری: جنوبی وزیرستان کے علاقہ بوبڑ میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں نے ۸ میزائل داغے۔جس کے نتیجے میں ۱۸ افراد شہید اور ۷ شدید زخمی ہوگئے، گھر بھی مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

۸ جنوری: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں حیدر خیل کے علاقے میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گھر پر ۸ میزائل داغے، جس سے گھر میں آگ لگ گئی اور ٦ افراد شہید جب کہ ۴ شدید زخمی ہوگئے۔

۸ جنوری: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقے خسو خیل میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیارے سے ۲ میزائل داغے گئے۔اس میزائل حملے میں ۳ افراد شہید ہوئے۔

۱۰ جنوری: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں امریکی جاسوس طیارے سے ایک گھر پر ۴ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ٦ افراد شہید ہوئے۔

☆☆☆☆☆

15 جنوری: صوبہ لغمان............علی نگر ضلع............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک فوجی ٹینک تباہ............2 فوجی ہلاک............2 زخمی

یہ اہلِ عشق ہیں

یہ اہلِ عشق ہیں جو بے سروسامان لڑتے ہیں
نہتے بھی اگر ہوں تو علی الاعلان لڑتے ہیں

نہ دنیاوی ستائش کی تمنا دل میں رکھتے ہیں
سمجھ کر اک فریضہ مہتم بالشان لڑتے ہیں

اثر لیتے نہیں ایماں فروشوں کی نصیحت کا
بحکمِ ربِ کعبہ برسرِ میدان لڑتے ہیں

یہ دیوانے، یہ پروانے خطِ اول کے شیدائی
لیے دل میں خدا کے وصل کا امکان لڑتے ہیں

کبھی طوفان کی مانند جا پڑتے ہیں دشمن پر
دفاع کرنا پڑے تو صورتِ چٹان لڑتے ہیں

جہاد ان کا، قتال ان کا دلائل سے مزین ہے
بلا مقصد جھگڑتے ہیں نہ بے عنوان لڑتے ہیں

عجب ہی لطف ہے حق کے لیے جان سے گزرنے کا
زمین، زن، رز کی خاطر تو سبھی انسان لڑتے ہیں

زبان و قوم پر لڑنا تو جمہوری تماشا ہے
وہ دہشت گرد ہیں جو باعثِ ایمان لڑتے ہیں

یہ لفاظی اُنہی پُرنور چہروں کی بدولت ہے
ہتھیلی پر لیے جو اپنے جسم و جان لڑتے ہیں

بچانا جان کا لازم ہے ہر انسان پر وامقؔ
برائے زندگی انسان کیا حیوان لڑتے ہیں

نوید وامقؔ انصاری

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا فتویٰ اور ان کا عمل

''۱۴۵ ہجری کا واقعہ ہے کہ خلفائے بنوعباس کے فرماں روا منصور عباسی کے خلاف بصرہ وغیرہ میں محمد نفس زکیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابراہیم نفس مرضیہ رحمۃ اللہ علیہ دو بھائیوں نے تنفیذ شریعت اور اقامت دین حقہ کی غرض سے مسلح جہاد کا اعلان کیا۔ان حضرات کو کئی شہروں میں نمایاں کامیابی بھی حاصل ہوئی ۔جہاں پر یہ حضرات قابض ہو جاتے تھے وہاں مکمل طور پر شریعت نافذ کرتے تھے۔اس موقع پر جہاں دیگر علمائے کرام ان کے حامی تھے وہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس تحریک کے روح رواں تھے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، ابراہیم نفس مرضیہ رحمۃ اللہ علیہ کی حمایت کے لیے لوگوں کو علی الاعلان جہاد پر ابھارتے تھے اور لوگوں کو حکم دیتے تھے کہ ان کے ساتھ ہو کر حکومت کا مقابلہ کرو۔امام زفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ان کی حمایت میں بڑے شدومد کے ساتھ بولنے لگے تھے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ امام صاحب حکومت کے انتقام اور داروگیر سے قطعاً بے پروا ہو کر اعلانیہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی حمایت کا دم بھرنے لگے اور نہ صرف خود بلکہ جو بھی ان کے زیر اثر تھا اس کو ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی حمایت پر آمادہ کرتے تھے اور امر کرتے تھے۔اگر امر کے اصطلاحی معنی لے لیے جائیں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اُن کا ساتھ دے کر حکومت ظالمہ کے مقابلے کو فرض قرار دیتے تھے اور کیسا فرض؟ ذرا دیکھو! کوفہ کے مشہور محدث ابراہیم بن سویدؒ کا بیان ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے ابراہیم نفس مرضیہ رحمۃ اللہ علیہ کے خروج کے زمانہ میں دریافت کیا کہ حج جو فرض ہے' کے ادا کرنے کے بعد آپ کا کیا خیال ہے کہ مزید حج کرنا زیادہ بہتر ہے یا اس شخص یعنی ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت میں حکومت کا مقابلہ کرنا زیادہ ثواب کا کام ہے؟ ابراہیم بن سویدؒ کہتے ہیں کہ غور کے ساتھ میں نے دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرما رہے ہیں کہ اس جنگ میں شرکت ایسے پچاس حج سے زیادہ افضل ہے''۔

(امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی مولفہ مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ، ص ۳۴۳)